اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول،افسانہ،کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

باکس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels	Novels Categories
Novel Name : Yaar E Sitamgar	Web Special
Jaan E Aziz Novel By Dua Khan	Short Novels
Lams E Junoon By Zoya Ali Shah	Long Novels
Teri Rahguzar Novel By Kitab Chehra	Digest Novels
Bismil Novel By Mehrunnisa Shahmeer	Romantic Novels
Shiddat E Yaar Novel By Zoya Ali Shah	Facebook Novels
Ishq E Maknoon Novel By Maryam Jutt	Ebook Novels PDF
Saza E Ishq Novel By Shahzmeen Mehdi	Youtube Novels PDF
Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal	

مکمل ناول

Wo Kon Thi

UMAIMA KHAN

ایکسپو سینٹر اسلام آباد میں مختلف جگہوں سے آئے ہوئے مصوروں کے شاہکاروں کی نمائش تھی جو ہر سال پورا ہفتہ چلتی تھی۔ آج اس نمائش کا آخری روز تھا۔

بلیک ٹیکسڈو میں ملبوس ایک خوبرو جوان ہر پینٹنگ کو غور سے دیکھتا اور آگے بڑھ جاتا۔ معاً وہ ایک پینٹنگ کے سامنے رکا اور کئی لمحے اسے دیکھتا رہا۔

Zubi Novels Zone

وہ کالے رنگ سے بنی ایک عورت کہ تصویر تھی جس کا ایک رخ ہنس رہا تھا تو دوسرا رو رہا تھا۔ صرف ایک ہی رنگ کے استعمال سے شیشے کے اوپر اس عورت کو اتنی خوبصورتی سے بنایا گیا تھا کہ دیکھنے والا مبہوت رہ جاتا،، جیسے وہ رہ گیا تھا۔

واؤ"" اسکے لب پھیلے۔ نگاہیں ارد گرد دوڑائی تا کہ اسکے مالک کو تلاش "" کر سکے۔

Zubi Novels Zone

یہ میری پینٹنگ ہے۔"" وہ ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ ایک "" خوبصورت آواز سماعتوں سے ٹکرائی۔ اس نے رخ موڑ کر دیکھا جہاں کوئی بائیس،، تئیس سال کی لڑکی سکارف سر پر اچھے سے ٹکائے اس پینٹنگ کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ اسکے ساتھ ہی دو اور لڑکیاں بھی تھیں جو اسکا

جائزہ لے رہی تھیں،،اور یہ پہلی بار تو نہیں ہوا تھا،،وہ جہاں جاتا لوگ اسے دیکھتے رہ جاتے،،سوائے اس پہلی لڑکی کے۔

بہت خوبصورت ہے""وہ سوچوں سے نکلتا پینٹنگ دیکھ کر صدق دل "" سے بولا۔مقابل نے سر خم کر کے شکریہ ادا کیا۔

خریدنا چاہتا ہوں۔""اس نے اپنے سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑے "" اپنے سیکرٹری کو اشارہ کرتے ایک نگاہ سفید رنگ کے سکارف میں چھپے اسکے چہرے پر ڈالی۔وہ ہلکا سا مسکرائی اور آگے بڑھ کر پینٹنگ کے ساتھ لگا ٹیگ اسکے سامنے کیا۔

"" Not for sale ""

وہ لمحے بھر کیلئے مایوس ہوا تھا کیونکہ وہ ہر حال میں یہ خرید نا چاہتا تھا۔ عورت ذات کی صحیح عکاسی کرتی یہ گلاس پینٹنگ پہلی نگاہ میں ہی اسکے دل کو چھو گئی تھی۔

"""منہ مانگی قیمت دینے کو تیار ہوں۔""" وہ پینٹ کی جیب میں ہاتھ پھنساتا ذرا سا آگے ہوا کیونکہ وہ اسکی دوستوں کی کھسر پھسر سن چکا تھا جو اسے دینے کا کہہ رہی تھیں۔

"""احساسات کی قیمت نہیں ہوتی مسٹر۔اس پینٹنگ میں رنگ استعمال نہیں ہوا ایک مصور کے جذبات اور احساسات استعمال ہوئے ہیں۔ """ رہی بات پیسوں کی،،،تو ان کی ضرورت نہیں مجھے۔ وہ قطعیت سے کہتی اسکے چہرے کے بدلتے رنگ نظر انداز کر گئی۔

اس نمائش میں رکھی جانے والی ہر پینٹنگ کھڑے کھڑے خرید سکتا ہوں. """" وہ چٹکی بجاتا بولا۔ ارادہ اسے اپنی شہرت اور سٹیٹس سے مرعوب کرنے کا تھا۔

"""" غلط کہا۔ ہر پینٹنگ نہیں کیونکہ میں اپنی پینٹنگ کسی حال میں نہیں دینے والی۔

خیر چھ بج چکے ہیں،،، نمائش کا وقت ختم۔ """" وہ قطعیت سے کہتی اپنی پینٹنگ اٹھا کر ریسپیشن کی جانب بڑھ گئی،،، پیچھے اسامہ لغاری اسکی ہمت پر ساکت کھڑا تھا۔

کیا وہ اسکے حسن اور پیسوں سے مرعوب نہیں ہوئی تھی؟

لیکن کیوں؟

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کون تھی وہ جو اسامہ لغاری کو ایک نظر دیکھ کر نگاہیں موڑ گئی تھی۔ کون تھی وہ جو اسکی پیشکش رد کر گئی تھی؟

وہ کون تھی؟

****

"""پاگل دے دیتی تو،، ہائے کتنا ہینڈسم تھا۔ میرا تو دل کر رہا تھا پر وپوز کر دوں اسے۔""" وہاں سے نکلتے ہی اسکی دونوں دوستیں اسے آڑے ہاتھوں لے چکی تھیں۔ اور اب دونوں اسکے دائیں بائیں چلتیں اسکے ضبط کا اچھا خاصا امتحان لے رہی تھیں۔

اور میرا دل کر رہا تھا تم لوگوں کی آنکھیں نکال دوں۔ایسے کون کرتا """" ہے یار،،، بلکل پاگل ہو تم دونوں۔""""وہ پینٹنگ ہاتھ میں لیے پارکنگ کی طرف بڑھتی ہوئی بولی اور ہمیشہ کی طرح آج بھی انہیں جھڑک ڈالا۔

ارے تم تو ہو ہی بد ذوق۔اسکی آنکھیں کتنی نشیلی تھیں۔""""ساتھ """" چلتی اسکی دوست نے اسکے کندھے پر ہلکی سی چپیت ماری اور پھر کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔انداز صاف اسے چڑانے والا تھا۔

نشہ کر کے آیا ہوگا۔""""وہ بے زاری سے بولی۔اسے کسی انجان شخص """" کی شان میں قصیدے پڑھنے یا سننے میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔

چلو بات ہی ختم کردی تم نے۔ """"

تم جیسی آدم بے زار لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی۔"""دوسری دوست نے منہ کے زاویے بگاڑی۔اسکے انداز پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دی۔

اب دیکھ لو۔"""وہ رک کر اسکی طرف مڑی اور چہرہ اسکے سامنے کیا۔ """

وہ تینوں اپنے دھیان میں اتنی مگن تھیں کہ اپنے پیچھے آتے اسامہ لغاری کو دیکھ ہی نہ پائیں۔

اچانک وہ انکے پیچھے سے آیا اور اسے بری طرح دھکا دیا۔پینٹنگ اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر سڑک پر گری اور شیشہ ٹوٹ کر کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔

وہ تینوں ہکا بکا سی کھڑی تھیں،،، نگاہیں موڑ کر دیکھا تو ساکت رہ گئیں۔ وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے شیشے کے ٹکڑوں کو دیکھتا مزے سے سیٹی بجا رہا تھا۔

""""جو چیز میری نہیں ہو پاتی،، میں اسکا یہی حال کرتا ہوں۔ چچچچچ تمہاری محنت ضائع گئی۔"""" وہ دل جلانے والی مسکراہٹ اچھالتے ہوئے بولا۔

مقابل کا دل رو یا تھا۔اپنی تین ماہ کی محنت ہو ٹکڑوں میں بٹا دیکھ کر۔

""""پھر تو میرا خیال ہے آپ کو کسی ماہر نفسیات کی ضرورت ہے۔رہی بات اس پینٹنگ کی،، تو اسے توڑنے سے کیا ہوا؟

کچھ بھی تو نہیں۔افسوس کی بات ہے آپ اسے میرے دماغ سے نکالنے میں ناکام ٹھہرے ہیں۔

میں نئی بناؤں گی وہ بھی اسے زیادہ خوبصورت۔

ملیں گیں ایک نئی پینٹنگ کے ساتھ اسی ایکسپو سینٹر میں۔خدا حافظ۔""""وہ ساکت ہوا تھا۔وہ تو سوچ رہا تھا کہ اپنے شاہکار کو یوں کرچیوں میں بٹا دیکھ کر وہ روئے گی،، چلائے گی،،اسکے برعکس سب الٹا ہو گیا۔وہ تو دھیمے لہجے میں کہہ کر وہاں سے چلی گئ تھی۔

نا کوئی بدتمیزی،،نا کوئی چیخنا چلانا،،آج کے دور میں اسکی قدر برداشت،،وہ بھی ایک لڑکی میں۔اسامہ لغاری کیلئے حیرت کا سماں تھا۔

اسکے دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اور اسکی دوستوں نے بڑے بڑے ٹکڑے اُٹھائے۔اسکی دوستیں جو پہلے اسے ستائشی نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں،اب ایک نفرت بھری نگاہ اس پر ڈالتے آگے بڑھ گئیں۔جبکہ اس لڑکی نے ایک بھی غلط نگاہ اس پر ڈالنا گوارا نہیں کی تھی۔

وہ ہنوز اپنی جگہ پر جما ہوا تھا۔ آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر نیچے پڑے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو دیکھا۔ ایک ٹکڑے پر چھوٹا چھوٹا کچھ لکھا ہوا تھا،،، اس نے ہاتھ بڑھا کر وہ شیشے کا ٹکڑا اٹھایا۔

اسکے عنابی لب ہلکے سے ہلے،،، وہ اسکا نام تھا۔ نگاہیں اسکی تلاش میں چاروں طرف دوڑائیں مگر وہ کہیں نہیں تھی۔

وہ جا چکی تھی،،، مگر اپنا نام جانے انجانے میں چھوڑ گئی تھی۔

ہاں لیکن ایک وعدہ بھی کر گئی تھی،،، ایک بہترین شاہکار کے ساتھ پورے ایک سال بعد اسکے روبرو ہونے کا۔

اٹیٹیوڈ! مجھے پسند آیا۔ """"

ملتے ہیں پورے ایک سال بعد۔"""" وہ عجیب انداز میں مسکراتا پارکنگ کی جانب بڑھ گیا۔

****

موسم کی خرابی کے باعث فلائٹ ایک گھنٹہ لیٹ تھی۔وہ وہیں بیٹھ گیا کیونکہ واپس جانا فضول تھا۔

کافی ہاتھ میں پکڑے وہ موبائل دیکھنے لگا۔ضروری میسجز دیکھنے کے بعد اس نے فیسبک کھولی اور ایسے ہی اوپر نیچے کرنے لگا۔معاً اپنی تصویر پر ایک کمنٹ دیکھ کر وہ ٹھٹھکا۔

"" Your eyes ""

اس تصویر میں وہ سمندر کنارے کھڑا مسکرا رہا تھا،،آنکھوں میں پانی کو دیکھ کر چمک تھی،،،جس کو دیکھتے مقابل نے ایموجیز کے ساتھ تجزیہ دیا تھا۔

اس کی کلاس فیلوز سے اتنی دوستی تو نہیں تھی کہ وہ یوں کمینٹ کرتیں۔تو پھر کون تھی یہ؟

اس نے غیر ارادی طور پر اس حورالعین نامی لڑکی کی پروفائل پر کلک کیا مگر وہاں کچھ نہیں تھا۔وہ ٹھٹکا جب اس نے اسی نام سے فرینڈ ریکوئسٹ آئی دیکھی۔کچھ سوچتے اس نے قبول کی۔

پہلی فرصت میں وہ کمینٹ ڈیلیٹ کیا ورنہ کچھ بعید نہ تھا کہ اسکے دوست اسکا ریکارڈ لگاتے،،اور دوبارہ سے فیسبک سکرول کرنے لگا۔

فلائٹ کی اناؤنسمنٹ ہوئی تو اس نے فون بند کر کے جیب میں ڈالا اور اٹھ کر اپنے سامان کی جانب بڑھ گیا۔

****

گڈمارننگ باباجان!""ناشتے کی میز پر اخبار پڑھتے یوسف رضا کی "" سماعتوں سے جونہی یہ خوبصورت سی آواز ٹکرائی انہوں نے گردن موڑ کر آواز کے تعاقب میں دیکھا،چہرے پر بے تحاشا مسکراہٹ دوڑ گئی۔

لان کے پرنٹڈ سوٹ میں ملبوس دوپٹہ ایک کندھے پر ڈالے، سر پر اچھے سے سکارف لپیٹے، گل رعنا ایک ایک قدم اٹھاتی انکی طرف بڑھ رہی تھی۔ اپنی جان کو دیکھ کر ان کی مارننگ واقعی گڈ ہو گئی تھی۔

"""" گڈ مارننگ میرا بچہ۔ اتنی صبح صبح کہاں جا رہی ہو آپ؟"""" انہوں نے اخبار سائیڈ پر رکھتے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

وہ کرسی گھسیٹ کر انکے سامنے بیٹھ گئی۔

"""" بابا ہانی کا برتھڈے آنے والا ہے اور وہ چاہتی ہے کہ میں گفٹ کے طور پر اسکا سکیچ بناؤں۔ اسی لیے اسکے گھر جانا ہے۔"""" اس نے جوس اپنے گلاس

میں ڈالتے ہوئے بتایا۔یوسف رضا نے ہلکا سا ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

""""بہت شرارتی ہے۔""""انہوں نے چائے کا کپ اُٹھاتے کہا تو وہ بے ساختہ ہنس دی۔

""""بابا شرارتی نہیں پوری آفت کی پڑیا ہے۔اب بر تھڈے گفٹ کوئی گن پوائنٹ پر تھوڑی لیتا ہے۔میرا ارادہ تو خالی پارٹی انجوائے کرنے کا تھا،، مجھے کیا پتا تھا اسکی بر تھڈے اتنی مہنگی پڑے گی مجھے۔""""وہ ہنستے ہوئے بولی تو یوسف رضا بھی قہقہ لگا اٹھے۔

""""انکل اور خالا پر تو نہیں گئی،، آپ کے فرینڈ اور خالا تو تو کتنی پولائیٹ ہیں۔""""اس نے منہ بسورا تھا،،یوسف رضا نے نفی میں سر ہلایا۔

""""شکر کرو میرے دوست پر نہیں چلی گئ،،ورنہ تباہیاں مچاتی۔""""گل نے ہنستے ہوئے آنکھیں گھمائیں۔ابھی کم تباہیاں تھوڑا مچاتی تھی وہ!

""""بس پھر اس دفعہ آپکی اور انکل کہ لڑائی پکی ہے۔کیونکہ میں فسادی بن کر جاؤں گی وہاں۔""""وہ آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے بولی۔یوسف رضا نے ڈر کر سینے پر ہاتھ رکھا۔انکے انداز پر وہ ہنسی تھی۔

""""زاویار بھائی کہاں ہیں؟""""اس نے ارد گرد نگاہ دوڑاتے پوچھا۔اب تک تو اسے ناشتے کی میز پر آجانا چاہیے تھا۔

""""لو مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہیں آپ؟""""

ہانیہ نے نہیں بتایا آپ کو۔ آج اسفندیار آرہا ہے تو وہ صبح ہی چلا گیا تھا۔ ""گلِ رعنا نے سر پر ہاتھ مارا۔ پچھلے دو مہینوں سے وہ ہانیہ کے منہ سے اسفندیار نامہ سن رہی تھی،،اور وہ کیسے بھول گئی۔

""اوہو۔ بھول گئی میں۔ مجھے نہیں جانا چاہیے پھر،،وہ تیاریاں وغیرہ کر رہے ہوں گیں،اچھا تو نہیں لگتا نا۔ ""ہو جوس کا گلاس واپس رکھتے ہوئے بولی۔

""بیٹا ہم ادھر انوائٹڈ ہیں ڈنر پر۔اور اچھا کیا نہیں لگتا؟؟ ہمارا اپنا گھر ہے وہ ،،ہمارا دل کرے تو ہم بوریا بستر ہی وہیں جمالیں۔""انہوں نے رعب سے کہا تھا،، گل کھلکھلادی۔

چلیں پھر میں چلتی ہوں۔شام میں ملیں گیں وہیں پر۔میں زاوی بھائی سے کہہ دوں گی کہ آپ کو لے جائیں۔آپ بالکل بھی ڈرائیو نہیں کریں گیں۔"""وہ کسی استاد کی طرح ہدایات جاری کر رہی تھی اور یوسف رضا کے پاس ہر بات پر اثبات میں سر ہلانے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

"""گڈ بوائے۔"""وہ بچوں کی طرح بولتی انکے گال کھینچ کر باہر نکل گئی پیچھے وہ ہنس دیے۔

Zubi Novels Zone

"""اسفندیار آرہا ہے!ہنہہہہ۔
زہر لگتے ہیں مجھے ایسے لوگ جو اپنا ملک چھوڑ کر باہر جاتے ہیں۔۔ایم بی اے یہاں بھی تو ہو سکتا تھا،،اتنی اچھی یونیورسٹیاں ہیں یہاں مگر نہیں انہیں تو باہر جا کر ڈھنڈورا پیٹنا ہوتا ہے کہ ہمارا ملک اس قابل نہیں ہے کہ ہم جیسے ہونہار طالب علموں کو ایم بی اے پڑھا سکے۔"""گاڑی ریورس

کرتے ہوئے وہ بے زاریت سے بولی۔اسے کوفت ہوتی تھی ایسے لوگوں کی شان میں قصیدے سن کر اور انکی آؤ بھگت دیکھ کر۔

اور پھر چودہ آگست یا تئیس مارچ کو سبز اور سفید لباس پہن کر ہاتھ میں """ جھنڈیاں پکڑتے ہیں،، گھروں پر لائیٹیں لگاتے ہیں اور ظاہر ایسے کرتے ہیں کہ ان سے بڑا محب وطن کوئی ہے ہی نہیں۔

اففف کتنا تضاد ہوتا ہے انکے قول و فعل میں۔"""گاڑی سڑک پر ڈالتے وہ احتیاط سے ڈرائیو کرنے لگی۔ساتھ ساتھ بڑبڑاہٹ بھی جاری تھی۔خود سے باتیں کرنا اسے شروع سے ہی پسند تھا،،اسلیے ہر موضوع پر وہ خود سے بات کرنے کی عادی تھی۔کیونکہ انسان کو سب سے بہتر طور پر سمجھنے والا وجود وہ خود ہی ہے،،، کوئی بھی انسان ہمیں اچھے سے نہیں سمجھ سکتا۔ سوائے خود کے۔

اس نے گاڑی بک شاپ کے باہر روکی تا کہ سامان خرید سکے،،، واپسی پر اسکے ہاتھ میں مختلف قسم کے رنگ اور برش تھے۔ جنہیں گاڑی کی پچھلی سیٹ پر رکھتے اس نے گاڑی مخصوص رفتار میں دوڑادی۔

****

"""" ارے لڑکی،، زرا تیزی سے ہاتھ چلا۔ میرا پتر پورے دو سال بعد آرہا ہے۔ """"

"""" تم یہ پھول اس کونے میں رکھو۔ """"

"""" لڑکی،،، سارا دن سوئی رہنا تم۔ اچھے سے جھاڑو نکالو۔ """"

فرحانہ اچکزئی چادر کا پلو درست کرتیں ملازمین کی فوج کو ہدایات دے رہی تھیں۔ چہرے پر رونق تھی جو بیٹے کی آمد سے مشروط تھی۔

اسلام علیکم خالا ! """ گلے کے گرد بازو حائل کرتے کسی نے باآواز سلام """ کیا تھا،، کہ اس اچانک افتاد پر وہ دہل کر رہ گئیں۔

گل،، تم کب آئی میرا بچہ۔ """

بھائی صاحب

نہیں آئے کیا؟ """ اسکا ماتھا چومتے انہوں نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ وہ میز پر پڑی ٹوکری سے سیب اٹھا کر کھاتی نفی میں سر ہلانے لگی۔ نگاہیں حیرت زدہ سی گھر میں گھوم رہی تھیں جس کا نقشہ ہی بدلا ہوا تھا۔ سیب ایکدم گلے میں پھنسا تھا۔ یقیناً یہ اسفندیار کی آمد کی وجہ سے تھا۔

تیاریاں تو ایسے ہو رہی ہیں جیسے سعودی شہزادے دورے پر آرہے """" ہیں۔"""" وہ بڑبڑائی۔

وہ شام تک آئیں گیں خالا۔"""" انہیں جواب دے کر گلِ رعنا اوپر کی """" طرف بھاگی تھی،،، فرحانہ صاحبہ جانتی تھیں وہ کہاں گئی ہو گی اور یہ بھی جانتی تھیں کہ اب دو گھنٹوں سے پہلے واپسی نہیں ہونے والی نہ اسکی نہ ہی انکی لاڈلی کی جس کی ابھی تک صبح ہی نہیں ہوئی تھی۔

چاولوں کو دم لگا دیا؟"""" وہ سر جھٹک کر کچن کی طرف بڑھ گئیں اور ہر """" کھانے کا ڈھکن اٹھا اٹھا کر کھانا دیکھنے لگیں۔

ہانی اٹھو،،،"""" وہ کینوس سیٹ کرتی برش اور دیگر سامان سیٹ کرنے """" لگی تا کہ زبردستی کا تحفہ تیار کر سکے۔

! نام تو تمہارا اتنا پیارا ہے،، گلِ رعنا """"

یہ تمہارا مزاج کانٹوں جیسا کیوں ہے؟""""وہ کمبل پھینکتی ہوئی بولی،، اس نے برش اٹھا کر اسے مارا جو سیدھا اسکے سر پر جا لگا۔ وہ سر سہلاتے اسے منہ ہی منہ میں گالیوں سے نوازنے لگی۔

دو منٹ میں پیارے سے حلیے میں آؤ۔ تاکہ میں کام شروع کر سکوں۔ """"
جلدی۔""""وہ اسے واشروم میں دھکا دیتی کمفرٹر کی تہہ لگانے لگی۔ کمرہ کی حالت ٹھیک کرنے کی بعد وہ صوفے پر بیٹھ کر اسکا انتظار کرنے لگی۔

گل سنو!""""وہ باہر آتے ہی تجسّس سے بھرپور انداز میں بولی۔ """"

ہانیہ خاموش ہو کر بیٹھو۔""" وہ آنکھیں دکھاتی اسے بٹھانے لگی اور خود """ کینوس کے پاس جا کھڑی ہوئی۔

یار آج اسفی بھائی آ رہے ہیں۔""" گل نے تاسف سے سر ہلایا اور """ آہستہ آہستہ ہاتھ چلاتی سکیچ بنانے لگی۔

یار تھوڑا انٹرسٹ شو کرو،، تاکہ مجھے بات کرنے کا مزہ آئے۔""" گلِ """ رعنا نے اب بھی کوئی جواب نہ دیا۔

اوئے تجھ سے بات کر رہی ہوں۔""" وہ بمشکل اپنی جگہ پر بیٹھی بولی۔ """ کیونکہ یہاں سے ملنے کا مطلب تھا ایک خوبصورت سکیچ سے محروم ہونا۔ اسکی بیزاری دیکھتے وہ مسکراہٹ ضبط کرتے ہاتھ چلا رہی تھی۔

ایک نمبر کی ڈھیٹ عورت ہو۔پتا نہیں کونسا منحوس دن تھا جب تم سے """ دوستی کی۔ ہنہہہہ۔""" وہ آواز کو سنے لگی مگر دوسری طرف سے گہری خاموشی تھی۔

گونگی،، جواب تو دے دو۔""" کچھ لمحوں کے توقف کے بعد وہ بے زار """ ہوتی بولی۔ وہ کیسے اپنی زبان کو گھٹنے کیلئے بند کر سکتی تھی۔ صد شکر تھا کہ رات کو سوتے ہوئے بولنے کی عادت نہیں تھی ورنہ وہ تب بھی بولتی رہتی۔

مر و جا کر۔""" وہ ناراضگی سے بول کر اسے گھور گھور کر دیکھنے لگی جو """ دوپٹہ سر پر لیے پوری طرح سے اپنے کام کی طرف متوجہ تھی۔اس نے خاموش رہنا مناسب سمجھا تھا کیونکہ اس سے کسی صورت جواب کی توقع نہیں تھی۔

Zubi Novels Zone

****

لان میں پر تکلف ڈنر کا انتظام کیا گیا تھا۔وجہ اسفندیار کی دو سال بعد واپسی تھی۔

""" ہاں تو اسفی کیا ارادہ ہے آگے کا؟"""یوسف رضا نے کھانا کھاتے ہوئے پوچھا۔

""" خالو ڈیڈ کا اتنا بڑا بزنس ہے،،، ظاہر ہے اسی کو سنبھالوں گا اور عیاشی کروں گا۔"""وہ شریر لہجے میں بولا تو محفل زعفران بنی۔

"""" یہ بھی صحیح ہے عیاشی کی بات آئے تو سب کو پاکستان یاد آجاتا ہے۔""""

پلیٹ میں چمچ ہلاتے وہ بے دلی اور تاسف سے بولی تو سب خاموشی سے اسے دیکھنے لگے۔

خاموشی محسوس کرتے اس نے سر اوپر اٹھایا، تو سب کو خود کو تکتے پا کر آنکھیں دائیں بائیں گھمائیں۔

"""" کیا میں نے دل میں نہیں بولا؟"""" اسکے معصوم انداز پر سب ہنسے تھے۔

"""" دل کی بات زبان پر آہی جاتی ہے۔"""" محمود اچکزئی نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ شرمندہ ہو کر رہ گئی۔

تم ابھی بھی وہ ٹیپیکل پاکستانی ٹائپ ہو گل؟""""اسفندیار نے ہنستے""""
ہوئے پوچھا۔دوسری طرف بڑے اپنی باتوں میں مگن ہو چکے تھے۔

یہ ٹیپیکل پاکستانی کیا ہوتا ہے؟ """"
یا تو پاکستانی ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔
ہاں ہو سکتا ہے کہ آدھی زندگی فرنگیوں کے ملک میں گزارنے والوں کیلئے
یہ کوئی نیا نام ہو۔""""وہ مخصوص دھیمے لہجے میں بولی تو اسکے چہرے کے
تاثرات بدلے۔

اسفی بھائی،، یہ لزانیا کھائیں۔میں نے اپنے ہاتھوں سے اسے ٹیبل پر """"
لگایا ہے۔""""ہانیہ نے ماحول میں یکدم چھا جانے والی کشیدگی محسوس کرتے
شرارت سے کہا۔ساتھ ہی اسے کہنی ماری تاکہ وہ خاموش رہے۔

ہاں،،اتنی توفیق کہاں کہ خود بنالو۔"""سامنے بیٹھے زاویار یوسف نے """ ٹھوکا مارا۔

اوووو ہیلو۔نوکروں کی یہ فوج اس لیے نہیں رکھی بابا نے کہ میں کام """ کروں۔"""اسکے نزاکت سے بھرپور انداز پر شیراز نے آنکھیں گھمائیں وہیں اسفندیار بہن کی بات پر ہنسا تھا۔

ماحول ایکدم سے بدلا تھا۔

سب باتوں میں مشغول ہوگئے،،گلِ رعنا بے دلی سے کھانے کی پلیٹ میں چمچ ہلاتی رہی۔موڈ خراب ہوچکا تھا،،اور یہ کوئی نئ بات نہیں تھی،،وہ یونہی چھوٹی چھوٹی باتوں کو دل سے لگاکر گھٹنوں اداس رہتی تھی۔

****

وہ تھک کر کمرے میں آیا تو ارادہ سونے کا تھا۔کیونکہ آج کا دن تھکن سے بھرپور تھا۔

وہ فریش ہو کر باہر آیا تو فون اٹھا کر لیٹ گیا۔

میسینجر پر آئے میسج پر اس نے الجھتے ہوئے میسج دیکھا۔یہ اسی آئی ڈی سے میسج کیا گیا تھا جس کی فرینڈ ریکوئسٹ وہ ائیر پورٹ پر قبول کر چکا تھا۔

""ہیلو ہینڈسم"""اس نے ایک نظر دیکھ کر نظر انداز کیا۔یقیناً کوئی اسے تنگ کر رہا تھا۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ پھر سے نوٹیفیکیشن نمودار ہوا۔

میسج دیکھ کر بھی جواب نہ دینا بھی ایک آرٹ ہے۔اور آپ تو مجھے """ ویسے بھی بہت بڑے آرٹسٹ لگتے ہیں۔"""وہ اسکے انداز پر بے ساختہ ہنسا۔عجیب پاگل لڑکی تھی۔

بے وقوف۔"""بڑبڑاتے ہوئے اس نے فون سائیڈ پر رکھااور کمبل """ تان کر سونے کیلئے لیٹ گیا۔
تھکن کے باعث نیند کی دیوی جلد ہی اس پر مہربان ہو گئی تھی۔

****

اٹھ جا کوئی کام بھی کر لیا کر،پڑھ کر کونسا افسر لگنا ہے تو نے۔""""اس """ نے گہری سانس بھر کر کتاب سے سر اٹھایا۔ایک لمحے کیلئے شک ہوا کہ کیا وہ واقعی اسکی سگی ماں ہی ہے؟

امی آٹا گوندھ دیا ہے،، کھانا بھی بنالیا ہے،، ابھی بیٹھی ہوں پڑھنے۔ """"

""""اس نے بمشکل لہجے کی تلخی چھپا کر سامنے دیکھا جہاں اسکی ماں اسکی چھوٹی بہن کے بالوں میں تیل لگا رہی تھی اور ساتھ ہی والہانہ محبت کا اظہار بھی کر رہی تھیں۔

اس نے مٹھیاں بھینچ کر اپنے ہاتھوں پر نگاہ ڈالی،، سانولے ہاتھوں کو دیکھ کر اسے خود سے نفرت ہوئی تھی۔ دوسری نگاہ اپنی سفید رنگت کی حامل بہن کی طرف گئی جو ماں باپ کی محبت اور الفت کا واحد مرکز تھی۔ غصے کی ایک لہر اسکے رگ و پے میں سرایت کر گئی۔

کیا کالا ہونا اسکا قصور تھا؟

کیا ایک ماں بھی اپنے بچوں میں تفریق کر سکتی ہے؟

وہ کیسی ماں تھی جو ایک بیٹی کو آسمان پر بٹھائے ہوئے تھی تو دوسری کو ہر لمحہ زمین پر پٹختی تھی؟

لاتعداد سوچیں دماغ میں رقص کرنے لگیں،،ایکدم ہی اسکا دل سامنے پڑی کتابوں سے اچاٹ ہو گیا۔

اس نے رجسٹر کے کھلے صفحے کو ہاتھوں میں دبوچ کر پھاڑ ڈالا۔مگر پھر بھی غصے ٹھنڈا نہ ہوا تو بال پین دباد با کر رجسٹر پر مارنے لگی تا کہ اندر امڈتے وحشتوں کے طوفان کی شدت کو کم کر سکے۔

غصہ پھر بھی کم نہ ہوا تو آہستہ سے اٹھی اور اپنی بہن کے کمرے کی طرف بڑھی۔اسکی پسندیدہ لپ سٹک اٹھا کر باہر ڈسٹبن میں پھینکی تو جلتے دل کو قرار آیا۔

ایسا ہے تو ایسا ہی صحیح۔""دانت پر سختی سے دانت جماتے کہا،،اس ""
عمل سے تھوڑا سکون حاصل ہوا تھا۔

امی بھوک لگی ہے۔""اسکی سماعتوں میں نزاکت سے بھرپور آواز ""
ٹکرائی۔

نشال جا کر روٹی پکا۔""اگلے ہی لمحے فرمان جاری ہوا تھا۔اس نے ضبط ""
کی خاطر مٹھیاں بھینچیں۔
کیا وہ نوکرانی ہے؟ دل میں بیک وقت درد،، حسد اور غصے کے طوفان اٹھنے
لگے۔

پڑھ رہی ہوں میں۔ جس کو بھوک ہے وہ خود بنا لے۔"""بد تمیزی """ سے کہتی وہ کتابوں پر جھک گئی۔ کانوں میں اب اسکی ماں کی آوازیں گونج رہی تھی۔

ہے ہی نافرمان۔ زبان تو دیکھو کتنی چلتی ہے!"""وہ بہری بنی بیٹھی """ رہی۔ لاکھ کوششوں کے باوجود بھی وہ مقام حاصل نہیں کر پا رہی تھی جو بغیر محنت کے اسکی بہن کو ملا تھا۔ تو پھر وہ کیوں اپنی جان عذاب میں ڈالتی؟

ماں کو جواب دیتی ہے،،، شرم تو آتی نہیں ہے۔ سارا دن فون ہوتا ہے """ """ یا یہ ہوتی ہے۔ کچھ کہہ دو تو لمبی زبان چلانا شروع ہو جاتی ہے۔
وہ آنکھیں غیر مرئی نقطے پر گاڑے رجسٹر پر آڑھی ترچھی لکیریں کھینچنے لگی۔ سر میں ہمیشہ کی طرح درد شروع ہو گیا تھا۔
مگر اسے پرواہ نہ تھی۔

اس نے اپنی سانولی کلائی پر نظر ڈالی تو اسے خود سے ایک بار پھر پہلے سے بڑھ کر نفرت ہونے لگی۔

غصے سے اس نے اپنی کلائی پر بے دردی سے بال پین مارنا شروع کر دی،، کہ جلد سرخ ہو گئی۔ درد کا احساس ہوا تو خود ہی تھک ہار کر دوپٹہ منہ پر ڈال کر لیٹ گئی اور خاموش آنسوؤں کو چپکے سے بہہ جانے دیا۔ اب تو بہانہ بھی مل گیا تھا آنسوؤں کا،، کیونکہ کلائی پر اپنی بے دردی کی وجہ سے جلن جو بڑھتی جا رہی تھی۔

****

اسے سوئے ہوئے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ دھڑا دھڑ دروازہ بجنے لگا۔ اسفندیار نے نیند سے بوجھل آنکھیں کھولتے،، دروازہ بجانے والے کو کئی

گالیوں سے نوازا۔ مگر باہر والا شاید ڈھیٹ تھا،، تبھی دروازہ بجائے چلے جا رہا تھا۔

""" صبر کرلو یار۔ """وہ زیر لب بڑبڑاتا،، پیروں میں چپل ڈال کر دروازہ کھولنے لگا۔سامنے زاویار کو ہاتھ میں سوڈے کی بوتل پکڑے کھڑا دیکھ کر وہ بھنا اٹھا۔

""" یار تجھ میں زرا لحاظ یا شرم ہے،،، بڑا کمینہ انسان ہے تو۔میں سو رہا تھا اور تو گدھوں کی طرح دروازہ پیٹ رہا ہے۔

میزز کہاں ہیں تیرے؟""" زاویار بوتل منہ کو لگائے بے زاری سے اسے سنتا رہا۔

""""ابے او انگریز کی اولاد۔ ہم ایسے ہی ہیں،،، دو سال باہر رہ کر تو شہزادہ ولیم نہیں بن گیا،، تو اسفندیار اچکزئی تھا اور یہی رہے گا۔

آیا بڑا میرز کہاں ہیں؟ ہنہہہہ """"اسفندیار نے اپنی بات کے الٹے جواب پر اسے خون آشام نظروں سے گھورا۔ وہ اپنی نیند کا رونا رو رہا تھا،، اور وہاں جناب اسے باہر جانے کا طعنہ مار رہے تھے۔

""""کام کیا ہے؟""""مزید بحث کی بجائے اس نے جمائی روکتے ایک نظر گھڑی پر ڈالی جہاں ساڑھے بارہ بج رہے تھے۔ عام روٹین میں تو اس وقت وہ کبھی نہ سوتا مگر آج سفر کی تھکان تھی کہ بستر کو دیکھتے ہی آنکھیں خود بخود بند ہو رہی تھیں۔

""""دو منٹ میں نیچے آؤ۔ ایک تو ہم تمہاری وجہ سے یہاں رکے ہیں،، اور تم ہو کہ گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہے ہو۔

باربی کیوکر رہے ہیں ہم، فریش ہو کر آجا بیٹا،، ورنہ اب کی بار دروازہ بجے گا نہیں بلکہ ٹوٹے گا۔""زاویار مسکراہٹ دباتا اسکی شکل پر بجے بارہ نظر انداز کرتا واپس مڑ گیا۔

پیچھے وہ اپنی نیند قربان ہونے کے غم میں بستر پر ڈھے سا گیا۔

****

آج رات وہ سب کے اصرار پر اچکزئی ہاؤس ہی رک گئے تھے۔یہ کوئی نئ بات نہیں تھی،، اکثر وہ لوگ ایک دوسرے کے گھر ٹھہرتے رہتے تھے۔

کیونکہ ایک طرف محمود اچکزئی اور یوسف رضا جگری یار تھے،، تو وہیں دونوں کی بیگمات بہنیں تھیں۔

محمود اچکزئی مالی حیثیت میں یوسف رضا سے زیادہ امیر تھے۔مگر یہ فرق انہوں نے کبھی رشتوں میں حائل نہیں ہونے دیا تھا۔

مسز شبانہ یوسف گل رعنا کی پیدائش پر وفات پا گئیں تھیں،،،اسلیے دونوں بہن بھائیوں کی تربیت فرحانہ اچکزئی کی زیر نگرانی ہوئی تھی۔الگ گھر میں رہنے کے باوجود دونوں گھروں کے مکین ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے۔

لہذا آج اسفندیار کے واپس آنے کی خوشی میں وہ تینوں رات رکنے پر بخوشی آذراضی ہو گئے تھے۔

باربی کیو کا آئیڈیا زاویار کا تھا،، جس میں ہانیہ نے اسکا بھرپور ساتھ دیا تھا۔
کھانے کی بات ہو اور ہانیہ محمود انکار کرے،، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔
اسلیے وہ دونوں پورے جوش و خروش کے ساتھ ملازموں کے ساتھ سامان سیٹ کروا رہے تھے۔

گل ان سے تھوڑے سے فاصلے پر بنی چھوٹی چھوٹی سیڑھیوں پر بیٹھی انہیں دیکھ رہی تھی۔

""" زاوی یہاں درخت کے نیچے مت کرو۔""" اسے درخت کے نیچے انگیٹھی رکھواتے دیکھ کر اس نے ٹوکا۔ زاویار ملازم سے کہہ کر اسکی جگہ بدلوانے لگا۔

اسفندیار مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق کافی کا مگ ہاتھ میں پکڑے وہاں آیا، گل رعنا کو تنہا بیٹھا دیکھ کر وہ اسکے پاس نچلی سیڑھی پر جا بیٹھا۔ وہ غیر محسوس انداز میں زرا سا سائیڈ پر کھسکی۔

""" بیٹا کر تو تیار،، میں وہاں نہیں آنے والا۔""" زاویار کو اشارہ کرتا وہ مزے سے کافی پینے لگا۔ گل خاموشی سے بیٹھی رہی۔

سنا تھا وقت انسان کو بدل دیتا ہے،، تم بلکل نہیں بدلی۔"""" تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اسکی سماعتوں سے اسفندیار کی آواز ٹکرائی،،اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔

کیا بدلاؤ چاہتے تھے آپ؟""" وہ پر اعتمادی سے بولی۔اسفندیار سوچ میں پڑ گیا۔ """"

مجھے لگا تھا کہ ہانی کے ساتھ رہ رہ کر تم پٹر پٹر بولنا شروع کر دو گی! """" مگر یہاں تو اتنی لمبی تقریر کے بعد محترمہ صرف ایک لفظ بولتی ہیں اور وہ ہے "ہمم"""۔"""اسکے انداز پر نا چاہتے ہوئے بھی وہ ہنس دی۔

کم بولو،، اچھا بولو۔ """""

بس اسی آزمودے پر عمل پیرا ہوں۔

ہاں لیکن اپنے ساتھ اب بھی دل کھول کر باتیں کرتی ہوں۔""" اس کے انکشاف پر اسفندیار بے ساختہ ہنسا۔

نہ کرو یار۔کم از کم یہ عادت تو چھوڑ دینی چاہیئے تھی تمہیں""" وہ ہنستے """ ہوئے بولا۔گل نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

خود سے باتیں کرنا اچھا ہوتا ہے۔بہت سے مسائل کا حل مل جاتا ہے،، """ اور شرمندگی بھی نہیں اٹھانی پڑتی۔""" وہ کندھے اچکاتی مطمئن سی بولی۔ اسفندیار سر ہلاتا کافی کا گھونٹ بھرنے لگا۔

پینٹنگ کیسی چل رہی ہیں تمہاری؟""" اس نے پوچھا۔ """

اچھی چل رہی ہیں۔"""اس نے مختصر سا جواب دیا تھا۔دونوں کے """
درمیان پھر سے خاموشی حائل ہو گئی۔

ایک بات بتاؤں بھائی۔"""ہانیہ انکے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔دونوں """
پوری طرح اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

آپ اسے سخت زہر لگتے ہیں۔"""دونوں نے بیک وقت ایک """
دوسرے کو دیکھا،،ایک کی آنکھوں میں بے یقینی تھی تو دوسرے کی
آنکھوں میں ہانیہ کی بات سے تضاد۔

کیوں؟"""اس نے حیرت سے نکلتے ہانیہ سے پوچھا۔گل نے نظر بچا کر """
اسے چٹکی کاٹی،،مگر وہ بھی اپنے نام کی ایک ہی تھی۔

بقول مس گلِ رعنا کے،، جب اپنے ملک میں تمام سہولیات موجود """
ہیں تو دوسرے ملک جاکر دھکے کھانے والا بے وقوف ہوتا ہے۔

جیسے کہ آپ!

یہ میں نے نہیں اس نے کہا۔"" وہ اسکے سامنے بات کھلنے پر شرمندگی سے
نگاہیں جھکا کر ناخن کھرچنے لگی۔ دل میں ہانیہ کی کلاس لینے کا مصمم ارادہ
باندھ لیا تھا۔ اسفندیار کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

بھائی کی چمچی۔ ٹھیک ہی تو کہتی ہے میری بہن۔ """
اسے کتنا روکا تھا کہ نہ جا،، دونوں بھائی یہاں ساتھ ایم بی اے کرتے ہیں،،
لیکن یہ بے وفا دھوکہ دے گیا مجھے۔"" زاویار نے آکر گل کی سائیڈ لیتے
دونوں کو لتاڑا۔

بس کردو تم لوگ۔اب آگیا ہوں،،جان لوگے کیا میری۔""وہ سر ""
جھٹک کر کافی کا مگ رکھ کر انگیٹھیوں کی طرف بڑھ گیا جہاں سے آتی باربی
کیو کی مزیدار خوشبو بھوک تازہ کر رہی تھی۔

****

نشال فیئر ویل پر آرہی ہو؟""کالج کے گراؤنڈ میں وہ اکیلی بیٹھی زمین ""
کھرچ رہی تھی جب اسکی دوست ماہین وہاں آئی۔اس نے آہستہ سے سر
اٹھا کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر واپس اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔

نہیں۔""قطعیت سے انکار کرتے اسکی طرف دیکھنے سے گریز کیا ""
تھا۔

کیوں؟ یار سال میں ایک دفعہ تو موقع آتا ہے کہ بندہ کھل کر انجوائے """ کرے۔اور تم آ ہی نہیں رہی۔""" ماہین کے لہجے میں افسوس کے ساتھ ساتھ سرزنش بھی تھی۔

ہمارے ددھیال میں شادی ہے،،اسلیے نہیں آسکتی۔"""اس نے مسکرا """ کر اسے مطمئن کرنا چاہا۔مگر مقابل اداس ہو چکی تھی۔

یار،،، بالکل مزہ نہیں آئے گا تمہارے بغیر۔"""اس کے لہجے میں """ افسوس تھا۔نشال بے حسی کی تصویر بنی خاموشی سے مٹی سے کھیلتی رہی۔

کیا فرق پڑتا ہے؟ ویسے بھی میرا اور تمہارا کیا جوڑ؟"""وہ خود ترسی اور """ خوداذیتی کی انتہاؤں پر تھی۔اشارہ دونوں کے مابین کلاس ڈیفرنس اور حسن

کی طرف تھا۔ کہاں وہ گہری سانولی رنگت والی بے مول سی نشال حسین،،
کہاں وہ بے پناہ حسن کی مالک انمول ماہین لغاری۔

""تمہیں دو تھپڑوں کی ضرورت ہے۔"" توقع کے عین مطابق اسکی
بات سے ماہین کے بے داغ چہرے پر سرخیاں گھلنے لگیں۔

""میں گھر جا رہی ہوں۔"" اس نے بیگ اٹھاتے ہوئے کہا۔ ماہین وہیں
بیٹھی اسے عجیب نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

""خود ترسی سے باہر نکلو۔ یہ رنگ نسل،، ذات پات صرف دنیاوی
چیزیں ہیں۔ کردار آئینے کی مانند شفاف ہو تو یہ چیزیں معنی نہیں رکھتیں۔
"" اس نے اپنے تئیں سمجھانا چاہا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کوشش کرتی ہوں،، لیکن یہ دنیا ایک لمحے میں زمین پر پٹخ دیتی ہے۔ یہ """ حسن پرستوں کی دنیا ہے یہاں کردار کوئی نہیں دیکھتا۔ لوگ حسن دیکھتے ہیں اور پھر خراج پیش کرتے ہیں۔

کردار کی بات صرف موٹی موٹی کتابوں میں اچھی لگتی ہے،، حقیقت بہت مختلف ہے۔""" اسکے گلے میں آنسوؤں کا گولا اٹکنے لگا۔ جسے اس نے بڑی مشکل سے اندر اتارا۔

آؤ تمہیں گھر چھوڑ دوں؟""" وہ اسکی حالت کے پیش نظر بحث کا """ ارادہ ملتوی کر گئی۔ نشال خاموشی سے اسکے ساتھ چل دی۔

کچھ کھائیں؟""" اس نے گاڑی چلاتے پوچھا۔ نشال نے نفی میں سر """ ہلا یا۔ وہ اسے تاسف سے دیکھ کر رہ گئی۔

""اندر نہیں آؤ گی؟"" گھر کے سامنے گاڑی رکی تو اس نے مروتاً پوچھا۔ ""

""کیوں نہیں آؤں گی؟ بلکل آؤں گی۔"" وہ ہشاش بشاش سی چشمہ اتار کر اسکے پیچھے آئی۔ نشال ہلکا سا ہنس کر دروازہ بجانے لگی۔

دروازہ اسکی بہن عیشال نے کھولا تھا۔ دونوں کو ساتھ دیکھتے وہ بے ساختہ ہنسی کہ نشال اور ماہین نے ہونقوں کی طرح ایک دوسرے کو دیکھا .

""بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی آیا ہے۔"" کہتے ساتھ ہی وہ ہنستی چلی گئی۔ "" دوست کے سامنے مارے شرمندگی کے نشال نگاہ تک نہ اٹھا پائی۔ جبکہ ماہین اسکی زبان کے جوہر دیکھتی ہونق زدہ سی کھڑی تھی۔

میں چلتی ہوں۔""" کچھ سمجھ نہ آئی تو وہ آنکھوں پر کالا چشمہ چڑھاتی """ گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔ جاتے جاتے اسکی بہن پر ایک تیکھی نگاہ،،،اور نشال پر ترحم آمیز نگاہ ڈالنا نہیں بھولی تھی۔

آجاب اندر۔ """"

میڈم نے کتابیں چاٹ کر وزیر اعظم لگنا ہے۔

اماں محلے میں گئی ہیں،،،سالن بنالو۔ابا بھی آتے ہوں گیں۔""""اسے حکم نامہ سناتی وہ کمرے میں بند ہو گئی۔نشال نے آنکھیں سختی سے بند کر کے آنسوؤں کو اندر اتارا،،اور بیگ چار پائی پر رکھتی،،واش بیسن پر جھک کر منہ پر پانی کی چھینٹیں مارنے لگی۔

صابن سے کئی بار منہ دھونے کے بعد بھی رنگت سانولی کی سانولی ہی تھی۔

وہ مٹھیاں بھینچتی دوپٹے سے منہ رگڑ رگڑ کر صاف کرتی شیشے کے آگے سے ہٹ گئی۔

****

گڈایونگ ""رف سے حلیے میں شرٹ کو کہنیوں تک فولڈ کیے ""
اسامہ چلتا ہوا ماہین کے پاس آیا جو لان میں لگے جھولے پر بیٹھی سوچوں میں گم تھی۔

آپ کب آئے بھائی؟ """وہ حیرت اور خوشی سے اسکے ساتھ لپٹی۔ """
اسامہ نے ہلکا سا مسکرا کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔

جب تم خوابوں کے جہاں میں کھوئی ہوئی تھی۔ """کوٹ سامنے """ پڑے صوفے پر پھینکتے وہ اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔""وہ ہلکا سا مسکرائی۔ ""

آپ بتائیں کتنے دنوں کیلئے آئے ہیں؟میں بتا رہی ہوں اس دفعہ میں ""
جلدی بلکل بھی نہیں جانے دوں گی""اسامہ نے انگوٹھے سے گال
سہلایا۔ماہین نے شاکی نگاہوں سے اسے گھورا۔

ارے یہیں ہوں میں،، تم بتاؤ اداس کیوں تھی؟""وہ اسکا دل رکھنے ""
کی غرض سے کہتا سہولت سے موضوع بدل گیا وہ ایک لمحے کیلئے سٹپٹائی۔

نہیں بس ایسے ہی۔""اس نے ٹالنا چاہا۔ ""

ہممممم،،،اگر کوئی بات ہے تو بتادو،،ورنہ تم جانتی ہو کہ تمہاری """"
پریشانی اور اداسی کی وجہ کو جڑ سے اکھاڑنے میں مجھے ایک سیکنڈ لگے گا۔""""
وہ بیک وقت خوفزدہ اور خوش ہوئی تھی۔
خوفزدہ اسکے جنون سے،اور خوش اسکی محبت سے۔

ویسے بڑی لکی ہو گی آپ کی وائف،،آل آن ون پیس ہیں آپ۔""""وہ """"
شرارت سے گویا ہوئی۔اسامہ بے ساختہ ہنس دیا۔
ذہن کے پردے پر کوئی عکس لہرایا،،وہ دم بخود ہوا تھا۔
مگر اگلے ہی لمحے سر جھٹک دیا۔

خیر تمہاری وہ روتو دوست کیسی ہے جو ہر وقت رونے کو تیار رہتی ہے؟""""
""""جھولا ہلکا سا ہلاتے اس نے نشال کی بابت پوچھا۔

بھائی! میری دوست کو کچھ مت کہیں""" وہ لمحے میں سیریس ہوئی """ تھی۔اسامہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

اچھا اچھا ریلکس۔کچھ نہیں کہہ رہا نشال میڈم کو۔"""اسامہ نے ہاتھ """ اٹھا کر گویا سرنڈر کیا تھا۔

موم ڈیڈ کہاں ہیں؟"""اس نے ادھر ادھر دیکھتے پوچھا اور اسے اپنے """ ساتھ لیے اندر کی جانب بڑھ گیا۔

****

نوٹیفیکیشن کی آواز پر اس نے کتاب سے نظریں ہٹا کر فون کی طرف دیکھا۔ میسنجر سے میسج آیا تھا۔اس نے ناچاہتے ہوئے بھی اُٹھالیا۔

مقابل آنلائن بھی ہو اور جواب نہ دے۔ """

""" یہ وقت خود پر آئے تب ہی احساس ہوتا ہے۔

وہ الجھ کر ہنسا۔ جو بھی تھا یہ لڑکی دلچسپ تھی جو جان پہچان نہ ہونے کے باوجود یوں مخاطب تھی جیسے بچپن کی سہیلی ہو۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے کتاب سائیڈ پر رکھی اور میسج ٹائپ کرنے لگا۔

محترم یا محترمہ جو بھی ہیں آپ۔ کیا آپ ہر کسی سے یہی شکوہ کرتی ہیں """ ؟

کیونکہ ہماری کوئی جان پہچان تو ہے نہیں جو آپ یوں مخاطب ہیں۔"""" میسج لمحے کے ہزارویں حصے میں سین ہوا تھا۔

یار جینڈر تو چینج مت کریں۔""""اسکی بے تکلفی پر اسفندیار کے ماتھے پر بلوں کا اضافہ ہوا۔اس نے انگلی کیا پکڑائی،، مقابل گلے لگنے کو اتاولی ہو رہی تھی۔

یار؟""""غصے والے ایموجیز سے اس نے میسج بھیجا۔""""

اسفندیار نام ہے آپ کا،، تو میں نے آپ کو یار کہہ لیا۔پورا نام کافی بڑا ہے نا!""""اس نے شرمندہ ہوئے بغیر کمال ڈھٹائی سے کہا تھا۔وہ ابرو اچکا کر رہ گیا۔

خیر۔کیوں تنگ کر رہی ہیں آپ مجھے؟""""اس نے نیم دراز ہوتے"""" میسج بھیجا۔

کب تنگ کیا؟""کمال خوداعتمادی تھی۔وہ لمحے بھر کیلئے لاجواب "" ہوا۔

کسی کو بلاوجہ میسج کرنا تنگ کرنے کے زمرے میں ہی آتا ہے۔""" "" اس نے گویا اسکی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔

بلاوجہ تو نہیں کر رہی میں؟""جواب فور آسے آیا تھا۔وہ اسکی ٹائپنگ "" سپیڈ اور حاضر جوابی پر فون کو گھور کر رہ گیا۔

وجہ بتادیں پھر؟""وہ جانے کیوں اسکے ساتھ بحث کر رہا تھا،اسے خود "" بھی اندازہ نہیں تھا۔

ہر چیز کی وجہ جاننا ضروری نہیں ہوتا۔""ایک بار پھر سے جواب حاضر "" تھا۔

وہ چکرا گیا۔وہ لڑکی کافی شاطر اور بدماغ لگی تھی۔

اپنا تعارف کروانا پسند کریں گیں محترمہ یا پھر میں اپنے فون میں موجود "" بلاک کے آپشن کو استعمال میں لاؤں۔""اسفندیار نے دانت پیستے بے زار ہو کر مسیج ٹائپ کیا۔

عجیب لڑکی تھی،،اپنی ہی بات سے مکرا سے گھما رہی تھی۔

تعارف؟ ""

ہم گمنام لوگ ہیں جناب۔ہمارا تعارف ہمارے الفاظ ہیں۔

رہی بات بلاک کی،،، تو یہ بھی خوب کہی آپ نے۔آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ آپ بلاک کر کر کے تھک جائیں گیں،، میں آپ کو میسج کر کے نہیں تھکوں گی۔""" اسکا لمبا چوڑا میسج پڑھتے اس نے آنکھیں گھمائیں۔ یہ لڑکی کافی پہنچی ہوئی چیز تھی جو اسے زچ کیے بغیر پیچھے نہیں ہٹنے والی تھی۔

محترمہ میرا دماغ خراب کرنے کی بجائے کوئی کام کر لیں بہتر ہو گا۔ """" بدلحاظی سے میسج ٹائپ کر کے بھیجتے اس نے موبائل ڈیٹا بند کر دیا۔

عجیب لڑکی ہے۔توبہ۔""وہ گردن دائیں بائیں گھماتا کتاب پکڑ کر بیٹھ گیا۔اور وہیں سے کتاب پڑھنا شروع کرنے لگا جہاں سے سلسلہ روکا تھا۔

****

یہ لو۔""" وہ چارپائی پر کتابیں کھولے بیٹھی تھی،، جب کوئی چیز کتابوں """
پر آکر گری۔ نشال نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو کوئی بیوٹی کریم تھی جو آدھی
سے کم بچی تھی۔

لگا لینا،، ہو سکتا ہے فرق پڑ جائے۔ """
ویسے بھی ایکسپائر ہو گئی ہے تو میرے کس کام؟""" عیشال نے طنزیہ
مسکراہٹ لیے کہا۔

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔""" وہ ضبط ہارتی کریم کی ڈبی اسکے منہ پر مارتی """
بولی۔

تیری ہمت کیسے ہوئی کلموہی مجھے مارنے کی۔""""غصے سے اسکی سفید """"
رنگت دہکنے لگی تھی،،اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اور پوبھیری قوت سے اپنے
سے تین سال بڑی بہن کو دھوڈالا۔

وہ بھی پہلے پہل برابر مارتی رہی مگر اسکے سامنے جلد ہی زیر ہو گئی۔

شکل اور اوقات دیکھی ہے اپنی۔تجھے اپنی بہن کہتے ہوئے بھی شرم """"
آتی ہے مجھے۔ہنہہہہ

کام والی کلموہی۔""""دل کی بھڑاس نکالنے کے بعد وہ اسکی چارپائی پر بکھری
کتابیں اور نوٹس زمین پر بکھیر کر باہر نکل گئی۔

وہ لفظوں کے تیر بمشکل سہتی،،آنکھیں بار بار صاف کرتی کتابیں اٹھا اٹھا کر
اوپر رکھنے لگی۔

یہ کوئی نئی بات تو نہ تھی،،مگر ستم یہ تھا کہ اسکے پاس شکایت یا احتجاج کا حق
بھی نہیں تھا۔

نجانے زندگی کے یہ بدترین دن کب ختم ہونے تھے؟
ہونے بھی تھے یا نہیں؟

****

____چند ہفتوں بعد

فلائٹ لینڈ ہونے کے کچھ دیر بعد نیلی ڈریس پینٹ پر سفید شرٹ پہنے،، دائیں ہاتھ پر کوٹ ڈالے وہ باہر نکلا تو کئی نگاہوں نے اسے بغور دیکھا تھا۔ اسکے پیچھے جینز شرٹ کے ساتھ سن گلاسز لگائے ماہین لغاری بھی فون میں مگن باہر نکلی تھی۔ ملازمین بیگ اُٹھائے پیچھے چلے آرہے تھے۔

""""تم ڈرائیور کے ساتھ ہوٹل چلی جاؤ،، مجھے کام ہے۔رات تک آجاؤں گا۔"""" وہ نرمی سے اسکے گال چھوتا بولا۔ماہین مسکرا کر گاڑی میں بیٹھ گئ۔

وہ وہیں کھڑی رہا جب تک گاڑی نظروں سے اوجھل نہ ہوگئ،، پھر بے نیازی سے چلتا اپنی گاڑی میں جا بیٹھا۔

""""ایکسپو سینٹر چلو۔"""" ملازم کو ہدایت دیتے وہ فون میں مگن ہو گیا۔

ملازم نے حکم کی تعمیل کرتے گاڑی ایکسپو سینٹر اسلام آباد کے راستے پر ڈال دی۔وہ لب دبائے بظاہر فون میں مگن تھا مگر دھیان کہیں اور تھا۔

Zubi Novels Zone

""""میرا خیال ہے آپ کو کسی ماہر نفسیات کی ضرورت ہے۔رہی بات اس پینٹنگ کی،، تو اسے توڑنے سے کیا ہوا؟

کچھ بھی تو نہیں۔افسوس کی بات ہے آپ اسے میرے دماغ سے نکالنے میں ناکام ٹھہرے ہیں۔

میں نئ بناؤں گی وہ بھی اسے زیادہ خوبصورت۔

""""ملیں گیں ایک نئی پینٹنگ کے ساتھ اسی ایکسپو سینٹر میں۔خدا حافظ۔

ایک سال پہلے ہونے والی مختصر سی ملاقات کے مختصر سے جملوں کی کانوں میں بازگشت سے گھبراتے اس نے اپنی طرف کا شیشہ کھولا۔پر سکون فضا ناک سے ٹکراتے ایک دلفریب احساس جگا گئی۔

اگر وہ نہ آئی تو؟""""اس نے خود سے سوال کیا۔یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ """" وہ بس خود کو کمپوز کرنے کیلئے کے یہ سب کہہ گئی ہو۔

اسے آنا ہوگا"""" وہ عجیب جنونی انداز میں بولتا شیشہ اوپر چڑھا گیا۔سیٹ """" پر پڑے کوٹ کی جیب سے وہ ٹکڑا اٹھایا۔

گلِ رعنا"""" عنابی لبوں پر مسکراہٹ کھیل گئی۔ """"

اس دفعہ کوشش کرنا کہ اچھی پینٹنگ نہ بنے۔ کیونکہ اگر مجھے پسند آئی """
اور مجھے نہ ملی تو انجام تو تم جانتی ہی ہو۔
جو چیز میری نہ رہے،، وہ کسی کی بھی نہیں رہتی۔"""وہ سر سیٹ پر گراتے
قہقہہ لگا گیا۔

گاڑی گھومتی ہوئی پارکنگ میں جا رکی۔ڈرائیور نے دروازہ کھولا تو وہ
آستینیں فولڈ کرتا نیچے اترا۔
مضبوط قدم اندر کی جانب بڑھ رہے تھے۔

آج پہلا دن تھا اگیزیبیشن کا،رش قابلِ دید تھا۔وہ ایک ادا سے چلتا
ریسیپشن پر پہنچا۔

آج یہاں آنے والے پینٹرز کی بابت کچھ معلومات چاہیے مجھے؟"""" """"
ریسپیشن پر کھڑی لڑکی کو مخاطب کیا۔

جی سر کیا مدد کر سکتے ہیں ہم آپ کی؟"""وہ پروفیشنل انداز میں بولی۔ """"

گلِ رعنا نامی ایک آرٹسٹ ہیں۔ کیا آج انکی پینٹنگ یہاں موجود ہے؟ """"
""""ریسپیشن پر کھڑی لڑکی سامنے پڑے کمپیوٹر پر کچھ ٹائپ کرنے لگی۔

سوری سر۔ اس نام کا کوئی مصور آج یہاں موجود نہیں ہے۔"""" """"
اسامہ نے ہاتھ کی مٹھی بنا کر اشتعال دبایا۔

آپ دوبارہ چیک کریں۔"""لہجے میں حکم تھا۔سامنے کھڑی لڑکی نے """ اسے عجیب نگاہوں سے دیکھا۔اس سر پھرے شخص سے الجھنے سے بہتر تھا کہ وہ دوبارہ چیک کر لیتی۔

سوری سر اس __________"""اسکا جملہ ابھی ادھورا ہی تھا کہ اسامہ """ تیزی سے وہاں سے پلٹ گیا۔

تیز تیز قدم اُٹھاتا وہ پارکنگ میں آیا،،اور گاڑی میں بیٹھتے ہی دھاڑ سے دروازہ بند کیا کہ ڈرائیور گڑبڑا گیا۔

ہوٹل چلو۔"""وہ بولا نہیں تھا،،دھاڑا تھا،،ساتھ ہی شرٹ کے اوپری """ بٹن جنونی انداز میں کھول دیئے۔

"""ملیں گیں ایک نئی پینٹنگ کے ساتھ اسی ایکسپو سینٹر میں۔"""

""""ملیں گیں ایک نئی پینٹنگ کے ساتھ اسی ایکسپو سینٹر میں۔ """"

""""ملیں گیں ایک نئی پینٹنگ کے ساتھ اسی ایکسپو سینٹر میں۔""""

""""ملیں گیں ایک نئی پینٹنگ کے ساتھ اسی ایکسپو سینٹر میں۔ """"

جھوٹی ہو تم۔""""اس نے ہاتھ کا مکہ بنا کر شیشے پر مارا۔ڈرائیور ہونقوں کی طرح اسے دیکھتا گاڑی کی رفتار بڑھا گیا۔

****

گل یار یہ اتنی خوبصورت پینٹنگ ہے،، تم کیوں نہیں اس دفعہ جارہی ایگزیبیشن میں۔""""ہانیہ پچھلے دو گھنٹوں سے اسے قائل کرنے کی ناکام کوششیں کررہی تھی۔ """"

بھول گئی پچھلی بار کیا ہوا تھا؟ """

میری تین ماہ کی محنت تھی وہ ہانی۔ جو اس بد تمیز انسان نے کرچی کرچی کر دی۔ """اسکے لہجے میں غصے کے ساتھ ساتھ دکھ بھی تھا۔

یہ تو نہیں ٹوٹ سکتی کیونکہ یہ گلاس پر نہیں ہے۔ """ہانیہ کے کہنے کی """ دیر تھی کہ اس نے گھور کر اسے دیکھا۔

تم چاہتی ہو کہ میں اپنی محنت برباد کروانے پھر سے چلی جاؤں۔ """ """ """ اس نے چھیننے کے انداز میں اس سے پینٹنگ پکڑی اور اسکی جگہ پر رکھی۔

یعنی گل میڈم ڈر گئی ہیں؟ """بیڈ پر نیم دراز ہوتے وہ اب اپنا طریقہ """ آزما رہی تھی۔

""" ہنہہہہ۔خوش فہمی""" جواب توقع کے عین مطابق تھا۔ہانیہ نے مسکراہٹ چھپائی۔

""" توپھر مسئلہ کیا ہے؟""" گل نے رخ موڑ کر گہری سانس لی۔

""" آخری دن جاؤں گی،، زاوی کے ساتھ۔""" اس نے فیصلہ سنایا جو ہانیہ پر بم بن کر گرا۔

""" میرے ساتھ کیوں نہیں؟ یہ فاؤل ہے یار۔مجھے جانا ہے تمہارے ساتھ""" وہ اسکے پاس آتی ضدی انداز میں بولی۔

""" پچھلی بار والا واقعہ بھولی نہیں ہوں میں،، بڑا ہینڈسم لگ رہا تھا وہ تمہیں۔تمہارا بس چلتا تو تم پروپوز ہی کر دیتی۔

آئی بڑی۔"""وہ اسکی نقل اتارتی ڈسٹر سے پینٹگز سے گرد ہٹانے لگی۔

ہاں تو نظروں کا دھوکہ تھا۔بس میں جاؤں گی تو مطلب جاؤں گی۔""" """
وہ اونچی آواز میں کہتی باہر نکل گئی۔

گل نے مسکرا کر سر جھٹکا اور گرد صاف کرنے لگی۔

کہاں جانا ہے؟"""زاویار اسکے سامنے آتا بولا۔لبوں کے گوشوں پر """
مسکراہٹ کھل رہی تھی۔

بھاڑ میں۔ """
چلو گے؟"""وہ غصے سے بھری اس پر چڑھ دوڑی۔زاویار نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔

اگیزیبیشن پر جانا ہے چھوٹے بے بی کو؟""اسکا لہجہ مزاق اڑاتا تھا۔ """"
ہانیہ نے مٹھیاں بھینچ کر اسے دیکھا۔

تمہیں مسئلہ ہے؟ ہٹو آگے سے۔"""وہ غصے سے سرخ ہوتی بولی۔ """"

چچچچچ رونا نہیں۔"""وہ اسے زچ کرتا بولا۔ہانیہ کا دل چاہا اسکی گردن """"
مروڑ ڈالے۔ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھیں بھر آئیں۔

مر جاؤ جا کر۔"""وہ آنکھیں جھپکتی اسکی دائیں جانب سے نکل کر باہر """"
بھاگی۔پیچھے وہ لب دانتوں تلے دباتا سر کھجا کر رہ گیا۔اسکا ارادہ صرف تنگ
کرنے کا تھا،،،اندازہ نہیں تھا کہ وہ رو پڑے گی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہانیہ "" وہ اسے پکارتا نیچے بھاگا مگر تب تک اسکی گاڑی گیٹ سے نکل ""
چکی تھی۔وہ لاچاری سے کندھے ڈھیلے چھوڑتا پر سوچ انداز میں کھلے گیٹ
کو دیکھنے لگا۔

****

ناشتہ نہیں بنا ابھی تک عیشا؟ "" فرحت حسین نے کمرے سے عیشال ""
کو آواز لگائی۔

مہارانی نے ابھی تک کچن میں قدم ہی نہیں رکھا اماں۔ "" عیشال نے ""
جل کر جواب دیا تھا۔اسکی توقع کے عین مطابق اگلے ہی لمحے اسکی ماں
کمرے سے باہر تھی۔

کہاں ہے وہ نافرمان؟"""فرحت حسین کا غصہ دیکھتے عیشال دل ہی """
دل میں خوش ہوئی۔ مگر چہرے پر افسوس بھرے تاثرات طاری کر لیے۔

گئی تھی اماں اسے اٹھانے،،میں نے کہا آؤ مل کر بنا لیتے ہیں۔ لیکن """
نہیں! منہ پھاڑ کر انکار کر دیا۔
اب جا رہی ہے تھیلا کندھے پر لٹکائے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے۔
بھئی کیا فائدہ ایسی تعلیم کا جو بندہ عزت اور احترام ہی بھول جائے۔"""
چہرے پر مسکین تاثرات سجائے وہ اچھی طرح آگ لگا چکی تھی۔ کل کی
بدلے کی آگ تھی جو ابھی تک ٹھنڈی نہیں ہوئی تھی۔

تمیز لحاظ تو ہے ہی نہیں اس بدتمیز میں۔ """

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آج کرتی ہوں اسکا علاج۔ جائے تو صبح باہر گھر سے ،،واپس آنے دے دیا تو میرا نام بھی فرحت حسین نہیں۔""" زہر خند لہجے میں کہتی وہ اسکے کمرے کی جانب بڑھیں۔ عیشال ایک ادا سے بال جھٹکتی انکے پیچھے چل دی۔

ناشتہ تیرا باپ بنائے گا؟""" وہ۔ اندر گئی تو اپنی ماں کی آواز کانوں میں """ پڑی۔ عیشال دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے وہ گاؤں گئے ہوئے ہیں۔ تو کیسے بنائیں گیں؟ """ """معمول کے برعکس اسکا لہجہ خاصا تیکھا تھا۔ عیشال اور فرحت حسین نے بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھا۔

دیکھ رہی ہیں اماں؟""" مزید تیل چھڑکا تھا۔ """

دیکھا ہی تو نہیں کبھی انہوں نے۔ """"

دیکھا ہوتا تو یہ حالات نہ ہوتے۔ """"وہ تلخی سے کہتی کتابیں بیگ میں ڈالتے لگی۔

چھوڑا نہیں،، جا کر ناشتہ بنا جلدی۔ """"انہوں نے حکمیہ انداز میں کہا تھا۔اشارہ کتابوں کی طرف تھا۔ """"

لیکن میں تو ناشتہ کر چکی ہوں۔ """"اسکے لہجے میں بلا کا اطمینان تھا۔ """"

دونوں نے پھر سے ایک دوسرے کو دیکھا۔یہ کایا ایک رات میں کیسے پلٹ گئی تھی۔

زبان چلاتی ہے آگے سے۔ """"وہ شعلہ بنی اسکی طرف لپکی۔لیکن وہ """"

ایک بھی نگاہ ان پر ڈالے بغیر بیگ کندھے پر ڈال کر باہر کی طرف بڑھ گئی۔

!توآج جاکر دکھا مجھے """"

دیکھتی ہوں کیسے ٹانگیں باہر نکالتی ہے تو؟"""" وہ بھی اسکے پیچھے گئیں اور پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ایک زوردار تھپڑ سے بدقسمت نشال حسین کو اپنی دنیا گھومتی محسوس ہوئی تھی۔بیگ کندھے سے لڑھک کر نیچے گرا۔اس نے سختی سے لب بھینچ لیے اور آنکھیں چھپک کر خود کو رونے سے باز رکھا۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

تالا لگا دے گیٹ کو عیشال۔ہمیں نہیں چاہیے ایسی پڑھائی،،زبان """" دیکھی ہے اسکی؟

سب باہر جانے کا نتیجہ ہے۔

پھینک ان موئی کتابوں کو،،یہ بھی تیری طرح آج سے گھر میں بیٹھے گی۔

""""وہ فرمان جاری کر کے جاچکی تھیں۔

وہ زمین پر ساکت بیٹھی تھی،،جب اسکے کانوں میں گیٹ کی کنڈی کی آواز آئی اسکے ساتھ ہی کلک کی آواز کے ساتھ تالا بند ہوا اور چابیوں کی چھنکار پیدا ہوئی۔

وہ غیر مرئی نقطے پر نگاہیں جمائے ساکت تھی۔
کالی چپل میں مقید دو سفید پاؤں اسکے بلکل قریب آئے تھے۔
دفعتاً اسے بیگ کی زپ کھلنے کی آواز آئی تھی،،اور پھر اسے لگا جیسے کچھ پھٹ رہا ہے۔
شعور کی منازل طے کرتے اس نے تیزی سے رخ موڑا تو عیشال اسکی کتابوں کے صفحے پھاڑ پھاڑ کر پھینک رہی تھی۔

چیچیچیچ ''''

سی ایس ایس کرے گی نشال حسین؟افسر لگے گی؟

ہاہاہاہاہا""" معاًاسکے دماغ میں نزاکت اور زہر سے بھرپور قہقہے گونجے تھے۔

اپنا کام مکمل کر کے اس نے بیگ اسکی گود میں پھینکا۔اس نے درد سے آنکھیں میچیں۔قدموں کی چاپ اسکے پاس سے ہوتی ہوئی دور ہو گئی۔اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں،،ہمیشہ کی طرح وہ آج بھی تن تنہا جلتی دھوپ میں بیٹھی تھی۔

باغی آنسو گال پر لڑھک گیا جسے اس نے دوپٹے سے تلخی سے صاف کیا تھا۔

****

"""" ہیلپ """"

"""" ہیلپ پلیز """"

"""ایکسکیوزمی """

اسلام آباد کی وسیع سڑک معمول کے مطابق ٹریفک رواں دواں تھی۔ہلکی ہلکی بارش نے موسم کو خوشگوار بنایا ہوا تھا۔یہی تو اسلام آباد تھا جہاں کب موسم بدل جائے کون جانے۔

دیکھ کر نکلی (weather forecast) میں ویدر فورکاسٹ """ تھی،،پھر بھی یہ بارش۔آہہہہہہ"""ماہین لغاری جھنجھلا کر رہ گئ۔بوریت دور کرنے کیلئے وہ اسلام آباد گھومنے نکلی تھی،،اندازہ نہیں تھا اسلام آباد ہی اسے گھوما دے گا۔

کتنے بد تمیز اور بے مروت لوگ ہیں یہاں !""" اس نے منہ بسورا۔ """

رات کے دس بج رہے تھے، اور وہ خراب گاڑی کے ساتھ برستی بارش میں درخت کے نیچے تن تنہا کھڑی تھی۔

خوف خود بخود غالب آنے لگا۔ کسینکو کال بھی نہیں کر سکتی تھی کیونکہ کسی کو جانتی ہی نہیں تھی۔ ڈرائیور بھی نئے تھے۔ اسامہ کو کال کرتی تو وہ ابھی اسے کراچی واپس بجھوادیتا۔

بھائی کو بتایا تو بہت ڈانٹیں گیں۔""" وہ ناخن چباتی خود کو دیکھنے لگی۔ """

پیچ ٹاپ اور جینز میں اسے ٹھنڈ محسوس ہونے لگی تھی۔

کراچی کے رہائشی اسلام آباد کی گرمیاں بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

اسے آج یہ بات درست لگی تھی۔

ٹاپ بھیگنے لگا تھا کیونکہ بارش اتنی ہلکی بھی نہ تھی۔

وہ مایوسی سے بس رونے کو تھی جب ہیوی بائیک اسکے پاس سے تیزی سے گزری،، ساتھ ہی پانی اڑ کر اس پر گرا۔

بد تمیز،، جاہل،،، جنگلی۔"""کہنی موڑ کر چہرہ صاف کرتے اس نے کئی """ گالیوں سے نوازا۔

میڈم کوئی ہیلپ چاہیے ؟"""وہ ہیوی بائیک واپس آئی تھی۔زاویار """ نے ہیلمٹ اتار کر اسے دیکھا جو قریباً بارش میں بھیگ چکی تھی اور بس رونے کو تھی۔

نہیں۔نکلو یہاں سے """وہ بے رخی سے بولی۔بھلا وہ موٹر سائیکل """ سوار اسکی لیٹسٹ ماڈل ہنڈا سوک کیسے ٹھیک کر سکتا تھا؟

بارش ہورہی ہو تو درخت کے نیچے نہیں کھڑا ہونا چاہیے۔"""وہ """
ہیلمٹ لٹکاتا کہنے لگا۔ماہین نے منہ کے زاویے بگاڑے۔

ہاں تاکہ بیچ سڑک پر بندہ بھیگ جائے۔"""اس نے چڑ کر طنزیہ کہا۔ """
زاویار نے اسکی زبان کو دیکھتے دل میں توبہ کی۔

اس سے کیا ہوگا؟ """
زیادہ سے زیادہ بخار یا فلو؟
تو کیا ہوا؟
یہ تو معمولی سی بات ہے۔"""ماہین نے اسے یوں دیکھا جیسے اسکی ذہنی
حالت پر شک ہو۔

لیکن اگر درخت ہوا کے دوش سے گر جائے تو انسان سیدھا اوپر جاتا """
ہے۔""" اسکے چہرے کے الجھے تاثرات دیکھتے اس نے خود ہی اگلا جملہ مکمل کیا تھا۔

ماہین تیزی سے درخت کے سائے سے پیچھے ہٹی۔ بارش کی ایک چھنکار اسے بھگوتی کپکپانے پر مجبور کر گئی۔ زاویار اسکی نزاکت پر ہنس دیا۔

اسلام آباد کی تو نہیں لگتی تم۔""" وہ دوبارہ سے ہیلمٹ پہنتا بولا۔ """

کہاں جا رہے ہو؟""" اسے بائیک پر بیٹھتا دیکھ کر وہ فوراً سے پیشتر بولی۔ """
زاویار نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو وہ اسکی آفر ٹھکرا چکی تھی۔ کیا وہ اتنی جلدی بھول گئی تھی؟

آپ نے بھی جانا ہے؟""""اس نے الٹا اس سے سوال کیا۔ماہین کچھ """" کہتے کہتے رک گئی۔

اسلام آبادی چھچھورا۔""""اسکی بڑبڑاہٹ زاویار نے نہیں سنی تھی۔ """"

ٹھیک کردو اسے۔بارش تیز ہورہی ہے۔""""وہ تنگ آکر اس سے بولی """" تھی۔اسکے حکمیہ انداز پر زاویار نے گھور کر اسے دیکھا۔مگر یوں اکیلی لڑکی کو تنہا بارش میں چھوڑ کر جانا بھی اچھی حرکت نہیں تھی۔ویسے بھی وہ اسے یہاں کی نہیں لگی تھی۔تو یقیناً اسکے لیے مشکل پیدا ہو سکتی تھی۔

بونٹ کھولیں۔""""اس نے ہاتھوں سے بال پیچھے کرتے کہا۔ماہین نے """" آگے بڑھ کر بونٹ کھولا۔اور اسکے پاس جا کھڑی ہوئی تاکہ دیکھ سکے کہ وہ ٹھیک کر رہا ہے یا برباد کر رہا ہے۔

اسے محویت سے جائزہ لیتے دیکھ کراس نے بے ساختہ اسے دیکھا جو شکل اور حلیے سے کسی امیر گھرانے کا لگ رہا تھا۔ بھورے بال،، سفید رنگت ہلکی ہلکی شیو میں وہ بلاشبہ ڈیشنگ لگ رہا تھا۔اوپر سے نیلی جیکٹ اور جینز اسے مزید وجیہہ بنا رہی تھی۔

"" I am committed""

وہ اسکا تفصیلی جائزہ لے رہی تھی کہ معاً اسکی آواز پر وہ سٹپٹائی۔ مگر جملہ سمجھ آیا تو سرخ ہوتی اسے گھورنے لگا۔

جس طرح آپ مجھے دیکھ رہی تھیں میں نے سوچا بتادوں۔ اکثر ہوتا """ ہے نا فلموں ڈراموں میں کہ کوئی ہیرو آکر مدد کرتا ہے اور ہیروئن کو اس سے کچھ کچھ ہو جاتا ہے۔""" وہ بونٹ بند کرتا جیب سے رومال نکال کر ہاتھ

صاف کرنے لگا۔ مسئلہ نہایت معمولی تھا،، بیٹری کی تار ہلی تھی۔ وہ لڑکی تھی شاید اسلیے سمجھ نہیں پائی۔

دوسری طرف ماہین ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگی۔

شٹ اپ۔ """غصے سے کہتی وہ گاڑی میں جا بیٹھی۔ اور اگلے ہی لمحے """ گاڑی دوڑا کر لے گئی۔ کئی گندے چھینٹے زاویار پر پڑے۔

احسان فراموش۔ """وہ کپڑے جھاڑتا،، منہ سے بارش کے قطرے """ صاف کرتا اپنی بائیک پر جا بیٹھا۔ 'شکریہ' کی بجائے وہ اسے 'شٹ اپ' کہہ گئی تھی۔

احسان فراموشی کی انتہا تھی۔

****

اسفند اس کی جان چھوڑ کر ہماری بات سنیں۔""فرحانہ اچکزئی اسے ""
فون پر لگا دیکھ کر جھنجلاتے ہوئے بولیں۔اس نے حکم کی تعمیل کرتے فون
بند کیا اور انکی طرف متوجہ ہوا۔

جی کہیں پیاری ماں جی۔""وہ اب مکھن لگا رہا تھا۔جس کا اندازہ انہیں ""
بخوبی تھا۔وہ اسکے سر پر چپیت لگاتی ہنس دیں۔

شادی کا کیا ارادہ ہے؟""ان کی بات اتنی غیر متوقع اور بے ساختہ ""
تھی کہ وہ کئی لمحے کچھ بول ہی نہ پایا۔

کس کی؟""کمال معصومیت تھی۔انہوں نے خفگی سے اسے گھورا۔ ""

آپ کے بابا صاحب کی۔""" جواباً پیچھے سے ایک زوردار قہقہہ گونجا۔ """
اسفندیار نے مسکراہٹ چھپائی۔

ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں۔""" محمود اچکزئی پیچھے سے آتے انکے """
سامنے آبیٹھے۔

بس موقع ملے آپ کو تو۔""" وہ خفا ہوئیں۔ """

میں تمہاری بات کر رہی ہوں اسفو.""" انہوں نے اسکے سٹائل میں """
بنے بال بگاڑتے کہا۔

آپ کو گھر کا سکون اچھا نہیں لگ رہا؟""" وہ شریر ہوا۔ یا شاید اس """
موضوع سے بچنا چاہتا تھا۔

اسفو!""" انہوں نے اسے گھورا۔ """

""" امی ابھی نہیں پلیز۔ابھی تو میں نے باقاعدہ بزنس بھی شروع نہیں کیا۔ابھی صرف پڑھائی مکمل ہوئی ہے اور آپ روایتی ماؤں کی طرح میرے ہاتھ پیلے کرنا چاہتی ہیں۔""" وہ سنجیدگی سے کہتا آخر میں مزاح کا تڑکا لگا گیا۔

محمود صاحب نے مسکراہٹ چھپانے کی خاطر چہرے کے آگے اخبار کر لیا۔

اس ماں بیٹے کی جنگ میں وہ ہرگز شہید نہیں ہونا چاہتے تھے۔

""" اتنا پیسہ ہے ہمارے پاس کہ سات نسلیں بیٹھ کر کھائیں۔""" یہ اعتراض بھی خوبصورتی سے رد کیا گیا تھا۔

اچھا""اس نے اچھا کو لمبا کھینچا۔ ""

آٹھویں نسل کیا کرے گی پھر؟ ""
آپ سمجھیں میں آٹھویں نسل کیلئے کمانا چاہتا ہوں۔ ""اسکی حاضر جوابی اور مزاح کی عادت فرحانہ اچکزئی کو اس وقت بری طرح کھلی تھی۔

امی پلیز نا۔ ابھی نہیں کرنی مجھے۔ ""وہ اب پوری طرح سنجیدہ ہوا تھا۔ ""

ٹھیک ہے دو ماہ بعد کر لیتے ہیں۔ کوئی بحث نہیں اسفو۔ تم پہلے بھی ""
میری مرضی کے خلاف دو سال دیار غیر میں رہ چکے ہو۔ ""وہ حکم نامہ سنا تیں وہاں سے جا چکی تھیں پیچھے اس نے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

Zubi Novels Zone

میں تو چلا بھئی۔یہ مسئلہ تم خود حل کرو۔"""محمود اچکزئی بھی انکے """ پیچھے چل پڑے جبکہ وہ باپ کی بے وفائی پر صدمے سے انہیں دیکھ کر رہ گیا۔

دفعتاً پچھلے کچھ دنوں کی طرح میسج کی رنگ ٹون نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

مارننگ"""اسی حورالعین نامی لڑکی کی آئی ڈی سے میسج آیا تھا۔ میسج """ پڑھتے ہی اسکا میٹر گھوما تھا۔پچھلے چند ہفتوں سے وہ اسے اچھی طرح گھوما رہی تھی۔باتوں کا جال اور حاضر جوابی ایسی تھی کہ وہ کئی لمحے الفاظ ڈھونڈتا رہ جاتا۔

مگراب وہ اس چوہے بلی کے کھیل سے تنگ آچکا تھا۔ بھلا کون لڑکی یوں خود سے میسج کرکے تنگ کرسکتی ہے۔ یہ محکمہ تو اسکی معلومات کے مطابق لڑکوں کے پاس تھا۔

اوپر سے وہ سوائے نام ہے کچھ بتانے کو راضی بھی نہیں تھا۔ اسکے پوچھنے پر کہ کیا وہ اسے ذاتی طور پر جانتی ہے،، مقابل نے صاف انکار کردیا۔

مقابل نے اس بات سے بھی انکار کردیا تھا کہ وہ عام لڑکیوں کی طرح محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے میسج کررہی تھی۔

پھر کیا وجہ تھی؟

وہ سوچ سوچ کر پاگل ہوچکا تھا۔ مگر جواب ندارد۔ کیونکہ جواب دینے والی جواب دینا ہی نہیں چاہتی تھی۔

اپنا تعارف کروانا ہے تو ٹھیک،، ورنہ میرا وقت برباد مت کریں۔"""   """

تھوڑی دیر پہلے ماں سے ہونے والی گفتگو کا نتیجہ تھا کہ وہ تلخی سے میسج کرنے لگا۔دوسری طرف سے کچھ لمحوں کیلیئے کوئی جواب نہ آیا۔

دوستی کریں گیں مجھ سے ؟""""سوال چنا جواب گندم والا حال تھا۔ """"

واٹ دا ہیل۔ """"

محترمہ ہیں کون آپ؟""""اس نے غصے سے میسج ٹائپ کر کے بھیجا۔ساتھ ہی غصے والے ایموجیز بھیجے۔

ہم پین فرینڈز ہوں گیں۔یعنی ہماری گفتگو صرف ٹیکسٹ میسج تک """"

محدود ہو گی۔ایک دوسرے کی ذاتی زندگی کے بارے میں کوئی سوال نہیں

ہو گا۔"""اسفندیار کو وہ پاگل لگی۔وہ کیا بات کر رہا تھااور وہ لڑکی کیا کہہ رہی تھی۔پیار محبت کا چکر ہوتا تو سمجھ بھی آتا مگر یہ کیا چیز تھی؟

پاگل ہیں آپ؟کوئی دوستی ووستی نہیں کرنی مجھے۔ """

جان چھوڑو بہن۔""" جھنجھلاہٹ سے بھرپور میسج لمحوں میں سین ہوا تھا۔

بہن؟ """

اسفندیار کی آنکھیں کھل """ (sonuds nice) ساؤنڈز نائیس گئیں۔یہ لڑکی نہیں تھی،،نہ ہی ہو سکتی تھی۔

یہ یقیناً کوئی اور تھا جو اسے تنگ کر رہا تھا۔

لیکن کون؟

""اوکے فائن۔"" اس نے کچھ سوچتے میسج بھیجا۔دوسری طرف سے فوراً مسکراہٹ والے ایموجیز آئے۔

""آپ کو اپنی تصویر دکھانی ہوگی!"" مسکراہٹ دباتے اس نے مسیج بھیجا۔اس کے خیال میں اب تو یقیناً اس لڑکی یا لڑکے کو پیچھے ہٹ جانا چاہیے تھا۔

""ہماری ڈیل کے مطابق کوئی تصویر کوئی کال نہیں ہوگی۔اور آپ اس بات سے اتفاق کر چکے ہیں۔"" اسکے بھیجے گئے میسج ""اوکے فائن"" کو ہائی لائٹ کرتے اس نے میسج بھیجا تو اسفندیار کا دماغ گھوما تھا۔جو بھی تھا لیکن وہ ایک لمحے کیلئے مقابل کی چالاکی اور ذہانت کا قائل ضرور ہوا تھا۔

""خوامخواہ گلے پڑ رہی ہیں آپ۔""

مجھے تو یہ بھی نہیں پتا آپ لڑکی ہے یا لڑکا۔

تصویر دکھانی نہیں !کال کرنی نہیں۔

لیکن دوستی ضرور کرنی ہے۔

آپ مجھے ایک بات بتائیں آپ بے پاگل ہیں یا مجھے بنا رہی ہیں؟ حد ہوتی ہے کسی چیز کی !"""اسکا ضبط جواب دے گیا تھا۔اس نے جواب کا انتظار کیے بغیر اسکا نمبر بلاک لسٹ میں ڈالا۔کیونکہ مزید دماغ کا دہی کروانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

حد تھی،، بھلا کوئی اتنا ڈھیٹ جیسے ہو سکتا ہے؟اس نے موبائل جیب میں ڈالتے سوچا۔اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔اسکا ارادہ آفس کا چکر لگانے کا تھا کیونکہ وہ اب سنجیدگی سے کام کی طرف متوجہ ہونا چاہتا تھا۔

اس لمحے حورالعین نامی لڑکی دماغ سے بلکل نکل چکی تھی۔

****

رات کی تاریکی ہر سو پھیلی ہوئی تھی،، مگر اس سے کئی گنا زیادہ تاریکی اسکے اپنے وجود میں پھیلی تھی۔ وہ چھت کے کونے میں بیٹھی گھٹنوں میں منہ دیئے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

عیشال تمہاری بہن کا رنگ کیسا ہے؟"""کانوں میں تمسخر سے بھرپور """ جملہ گونجا۔

تجھے کتنی بار کہا ہے اپنی منحوس شکل لے کر میری سہیلیوں کے سامنے """ مت آیا کر. مگر تیرے اس کالے دماغ میں میری بات گھستی ہی نہیں ہے۔ """اسے یاد تھا کہ اس دن کے بعد وہ اسکی کسی دوست کے سامنے نہیں گئی تھی۔ بلکہ لوگوں کو تو پتا بھی نہیں تھا کہ نشال حسین، عیشال کی بہن ہے۔

پتا نہیں کونسی منحوس گھڑی تھی جب یہ پیدا ہوئی؟ """"

عذاب ہے یہ تو پورا۔ """"آنسوؤں کی رفتار میں اضافہ ہوا تھا۔ کیونکہ یہ جملہ کسی اور کا نہیں اسکی سگی ماں کا تھا۔ جس نے اسے جنم دیا تھا۔

نشال کو بول دے آگے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے،، کیا کرنا ہے اس نے؟ """"

بس کوئی رشتہ دیکھ ملتا ہے تو کر دیتے ہیں اسکی شادی۔ """"اس نے بے دردی سے اپنے بال نوچ ڈالے۔ دل میں درد بڑھنے لگا تھا۔ سانس اکھڑنے لگی تھی کیونکہ یہ جملہ اسکے باپ کا تھا جو شفیق اور مہربان تھا مگر عیشال حسین کیلئے۔

اسے نہیں یاد پڑتا کہ کب اسکے باپ نے اسے اپنے حصار میں لیا ہو؟

کب اسکے ساتھ بیٹھ کر دو گھڑی بات کی ہو؟

شایداسکے باپ کواسکانام بھی معلوم نہ ہو۔

وہ روتے روتے اچانک ہنس دی۔ جیسے اپنا مذاق اڑا رہی ہو۔ گھٹن بڑھنے لگی تو وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اٹھی اور فضامیں گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔

ایساہے توایساہی صحیح۔اب میں وہی کروں گی جو میرادل کرے گا۔"""" """"
اس نے دوپٹے سے چہرہ صاف کرتے عزم کیاتھا۔شاید برداشت ختم ہوگئی تھی۔

""""نشی نمازپڑھاکرو،، سکون ملے گاتمہیں۔""""اسکے دماغ میں ماہین کانرم لہجہ گونجا۔

کیوں پڑھوں میں ؟ نہیں پڑھوں گی میں۔ """"

کیا ہوا نماز پڑھنے سے ؟ میں تو اب بھی کالی ہوں،، منحوس ہوں،،

بدصورت ہوں،، نافرمان ہوں۔

کہاں ہے نور ؟ کہیں نہیں ہے۔"""وہ ہزیانی انداز میں بولی جیسے ماہین اسکے

روبرو ہو۔

اللہ سب دیکھ رہا ہے تو پھر وہ کیوں میرے حال پر رحم نہیں کرتا۔ کیا """"

ہو جاتا اگر مجھے بھی تھوڑا اسفید بنا دیتا؟

اللہ آپ تو سب کر سکتے ہیں تو پھر کیوں مجھے کالا بنایا؟""""اسکے لہجے میں

بیچارگی اور کرب گھلنے لگا تھا۔ وہ بال ہاتھوں میں جکڑتی نیچے بیٹھتی چلی گئ۔

ایک اور رات اسکے کرب کی گواہ بنی تھی.

جانے کتنی راتیں گواہ تھیں اسکے دکھ کی؟

صبح ہمیشہ کی طرح اپنے ساتھ ساری تاریکیاں سمیٹ کر لے گئی سوائے نشال حسین کے وجود میں چھپی تاریکیاں کے۔ وہ اپنے اندر کی توڑ پھوڑ ہمیشہ کی طرح نظرانداز کرتی ناشتہ بنا کر ٹی وی لگا کر بیٹھی تھی۔ جب نیند میں جھولتی عیشال باہر آئی۔

""""ریموٹ ادھر دے،، اور جا کر ناشتہ بنا کر لا"""" اس نے اپنے ازلی حکمیہ اور بدتمیزی لہجے میں کہا تھا۔ نشال کان دھرے بغیر خستہ پر اٹھا چائے میں ڈبو ڈبو کر کھاتی رہی۔

""""اوئے کالی کے ساتھ بہری بھی ہو گئی ہے کیا؟"""" اس نے قدرے اونچی آواز میں کہا۔ نشال نے ہتک کے احساس سے سختی سے آنکھیں موندیں۔

ناشتہ چاہیے؟""وہ آنکھیں کھولتی نرم انداز میں بولی۔ ""

تو اور کب سے کیا بکواس کر رہی ہوں؟""لہجہ اب بھی تضحیک سے ""
بھرپور تھا۔

وہ رہا کچن،، بنالو۔ یا تمہارا امیعار اتنا گھٹیا ہے کہ کالی لڑکی کے ہاتھوں کا ""
بنا کھانا کھاؤ گی۔
چچچچچ۔""اس نے بڑا کاری وار کیا تھا۔عیشال مٹھیاں بھینچ کر رہ گئ۔

یہ جو زبان چل رہی ہے نا،،اسے روکنا بھی آتا ہے مجھے۔ بھول گئ کل ""
کیسے چماٹ پڑا تھا؟اور کالج جانا بھی بند ہوا ہے۔""وہ زہر خند لہجے میں اس
کی بے بسی کا مزاق اڑاتے اسکی ذات کے پرخچے اڑا رہی تھی۔
نشال اسے نظرانداز کرتی ناشتے میں مگن رہی۔

"""" عیشا چائے بنادے مجھے،،،اس منحوس کے ہاتھ کی نہیں پینی مجھے۔"""" پراٹھا اسکے حلق میں اٹک گیا تھا۔اور بے ساختہ کھانسنے لگی۔ایک پر نم نگاہ سامنے پڑی چائے کے کپ پڑی،، جس کے ساتھ کا کپ وہ اپنی ماں کے کمرے میں بھی رکھ کر آئی تھی،، مگر اسکی ماں پینے سے انکاری تھی۔ اس ستم پر اسکی بھوک اڑ گئی تھی۔اس نے بوجھل دل سے پلیٹ پڑے کھسکائی۔

"""" اماں بس ایک بار چائے بنا رہی ہوں،، مجھ سے نہیں کھڑا ہوا جاتا گرمی میں۔""""ایک کپ چائے بنانے پر وہ بھڑک اٹھی تھی۔نشال استہزائیہ ہنس دی۔دیکھنے والا اسکی ہنسی میں چھپے کرب کو بخوبی پہچان سکتا تھا۔

گرمی میں صبح صبح کھڑا کر دیا ہے مجھے،،اس منحوس کو کچھ نہیں کہتی """ آپ جو مفت کی روٹیاں توڑتی ہے۔"""وہ باآواز کوس رہی تھی اسے۔نشال خاموشی سے بچے ہوئے پراٹھے کو اور چائے کے کپ کو دیکھتی رہی۔

****

گلِ رعنا نامی مصور آئے تو مجھے ضرور بتائیے گا۔"""وہ فون پر اس """ ایگزیبیشن کے انچارج سے بات کر رہا تھا۔وہ اس سے ملنا چاہتا تھا،،یہ ضد تھی،،جنون تھا،،یا کچھ اور،،،،یہ تو اسامہ لغاری ہی جانتا تھا۔

ہاہاہاہاہا نہیں حسان صاحب۔آپ ضرور آئیے گا کبھی ہمارے غریب """ خانے پر پھر مل کر چائے شائے پئیں گیں۔"""اسکے لہجے میں مسکراہٹ تھی مگر چہرے پر انتہا درجے کی بے زاری۔

دراصل تھوڑا مصروف ہوں میں۔ خیر آپ مجھے ضرور انفارم کیجیے گا """ انکے بارے میں۔""" وہ گھڑی پر نظر ڈالتا بات سمیٹنے لگا۔

خداحافظ۔""" اختتامی کلمات کہتے اس نے فون بند کیا اور کھڑکی کے """ پاس جا کھڑا ہوا۔

سیگریٹ نکال کر عنابی لبوں میں پھنسائی اور لائٹر کی مدد سے جلا کر ہوا میں دھوئیں کے مرغولے چھوڑنے لگا۔ چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔ ہر کش میں وہ اپنی الجھن باہر پھینک رہا تھا۔

بھائی۔""" ماہین کی آواز پر وہ چونک کر پلٹا۔ اور پہلی فرصت میں """ ہیسیگریٹ بجھادی۔

""""جی بھائی کی جان؟"""" وہ ائیر فریشنر چھڑکتا ہوا پیار سے بولا چہرے پر سختی کی بجائے نرمی ہی نرمی تھی۔

""""مجھے نشی (نشال) کیلئے شاپنگ کرنی ہے،، آپ لے چلیں گیں؟"""" اسامہ نے شیو سہلائی۔اس وقت وہ باہر ہرگز نہیں جانا چاہتا تھا۔

""""آپ اکیلے بھی تو جا سکتی ہو۔"""" وہ اسکے پاس بیٹھتا ہوا بولا۔

""""نہیں مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے۔"""" وہ لاڈ سے کہتی اسکے گرد بازو حائل کر گئی۔اس لمحے اسامہ لغاری کے تمام اعتراضات تمام ہوئے تھے۔

""""میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر چلتے ہیں۔"""" وہ اسکے بال سنوارتے محبت سے بولا۔ماہین کا چہرہ کھل اٹھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

لوویو۔""" اسکی آواز پر اسامہ جاتے جاتے مڑا اور دلکشی سے مسکرادیا۔ """

****

"""میں ایک کال سن کر آتا ہوں،،، آپ دیکھ لو جو لینا ہے۔""" اسامہ فون کان کو لگاتا تیزی سے باہر نکل گیا۔وہ جیولری شاپ پر کھڑی بریسلٹ دیکھ رہی تھی۔

"""زاوی کے بچے، کنجوسی دکھائی تو اچھا نہیں ہوگا۔میرا سال میں صرف ایک بار ہی برتھڈے آتا ہے۔""" چہکتی ہوئی آواز پر ماہین نے گردن موڑ کر آواز کے تعاقب میں دیکھا۔بلیک ڈنر سوٹ میں ملبوس کسی لڑکے کے ساتھ ایک لڑکی ہنستے ہوئے جیولری دیکھ رہی تھی۔

دیکھو میں غریب بندا ہوں۔ تمہارے باپ جتنا پیسہ نہیں ہے میرے """"
باپ کے پاس۔ اسلیے ہاتھ ہولا رکھنا۔"""" وہ اپنی شاپنگ چھوڑ کر لاشعوری
طور پر انکی طرف متوجہ ہوئی جو دکھنے میں کپل لگ رہے تھے۔

لڑکے کا چہرہ وہ ابھی تک دیکھنے سے قاصر تھی۔

معاًزاویار بات کرتے کرتے پلٹا،، اسے دیکھتے ماہین حیران ہوئی تھی۔

اسلام آبادی چھچھورا"""" اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا مگر اب کی بار """"
اسکی بڑبڑاہٹ زاویار کے کانوں نے بخوبی سنی تھی۔

واٹ"""" وہ صدمے سے چلایا تھا۔ ایک تو اس نے برستی بارش میں """"
اسکی مدد کی تھی،، اوپر سے وہ اسے 'شٹ اپ' اور 'اسلام آبادی چھچھورا'
کہہ رہی تھی۔

کیا ہوا؟""" ہانیہ نے پلٹ کر دونوں کو دیکھا۔ """

کچھ نہیں۔احسان فراموش لوگ نظر آ گئے تھے۔""" وہ اس کو سر تا """ پاؤں دیکھتا بولا۔ہانیہ نے الجھ کر اسے دیکھا۔

مطلب؟""" وہ چیزیں چھوڑ کر پوری طرح زاویار کی طرف متوجہ """ تھی۔ماہین شرمندہ سی ہو گئی۔

کچھ نہیں۔خیر لو جو لینا ہے یار،، مجھے گل کے ساتھ ایگزیبیشن پر جانا """ ہے۔""" وہ رخ موڑتا بولا۔ہانیہ نے بھی اسکی دیکھا دیکھی رخ موڑ لیا۔

وہ بھائی کے ساتھ گئی۔ماما کی کال آئی تھی۔""ہانیہ انگوٹھی پہن کر "" دیکھتی ہوئی اسے بتانے لگی۔

سوری۔""پیچھے سے آتی آواز پر وہ دونوں چونک کر پلٹے۔ماہین "" کندھے پر لٹکتا بیگ مضبوطی سے تھامے زاویار کو ہی دیکھ رہی تھی۔چہرے پر شرمندگی تھی۔

تھینک یو۔""اب کی بار وہ ہلکا سا مسکرا کر کہتی وہ باہر نکل گئی۔ان "" دونوں نے سوالیہ نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

یہ کیا پیس تھی؟ ""
ایک منٹ یہ کل والی تو نہیں جس کی تم نے گاڑی ٹھیک کی تھی؟""وہ حیرت سے نکلتی بولی۔زاویار نے محض سر ہلانے پر ہی اکتفاء کیا۔

"""پہلے سوری پھر تھینکس۔ہاہاہاہاہاکول تھایہ۔"""ہانیہ ہنستے ہوئے بولی مگر وہ اسکی طرف متوجہ نہیں تھا،اسکی نگاہیں اس راہ پر ٹکی تھیں جہاں سے وہ گئی تھی۔

"""یہ کیساہے؟"""وہ چونک کر ہوش میں آیا۔

"""ہاں اچھاہے۔پیک کروالیتے ہیں۔"""وہ سر جھٹکتاپوری طرح اسکی طرف متوجہ ہوگیا۔

****

""""خالانے مجھے آپ کے ساتھ کیوں بھیجا؟""""فرنٹ سیٹ پر بیٹھی وہ الجھن کا شکار تھی۔ صبح صبح اسفندیار اسے لینے آگیا تھا،،اسکا کہنا تھا کہ اسے فرحانہ اچکزئی نے ایکسپو سینٹر لے کر جانے کا کہا ہے۔

""""ہانی زاویار کے ساتھ گئی ہوئی ہے شاید اس لیے کہہ دیا ہو۔ فکر نہ کرو تم،، میں فری ہی تھا۔ آج سنڈے ہے نا!""""وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولا۔ مگر گل کچھ خاص مطمئن نہیں ہوئی تھی۔

""""پینٹنگ بہت خوبصورت ہے!""""اس نے پیچھے پڑی پینٹنگ کی طرف اشارہ کیا۔

""""شکریہ۔""""وہ سر جھٹکتے ہوئے خوشی سے بولی تھی۔ اپنے ہر شاہکار پر ملنے والے تعریفی کلمات اسے ایسے ہی سرشار کر دیتے تھے۔

آدھے گھنٹے بعد گاڑی ایکسپو سینٹر کے باہر رکی تھی۔

اسفندیار نے نیچے اتر کر اسکی پینٹنگ اٹھائی۔

""آپکو واپس نہیں جانا؟"" وہ اسے اپنے ساتھ آتا دیکھ کر قدرے حیران ہوئی۔

""امی نے کہا ہے میری پیاری بھانجی کو صحیح سلامت واپس گھر چھوڑنا ہے۔"" وہ سر جھکاتا تابعداری کے انداز میں بولا۔ گل ہنس دی۔

""چلیں؟"" وہ آج خوشگوار موڈ میں تھا یا شاید ایسا گل کو لگا۔ ریسپیشن پر ضروری کاروائی کے بعد اسکی مخصوص کردہ جگہ پر پینٹنگ رکھی گئی۔ وہ پہلے ہی اس ایگزیبیشن کیلئے نام لکھوا چکی تھی،، بس ہانیہ کو تنگ کرنے کیلئے انکار کر رہی تھی۔

بقول اسکے راستے میں کئی کھڈے آتے ہیں،، عقلمندی اس میں ہے کہ انسان ان پر سے چھلانگ لگا کر نکل جائے بجائے اسکے کہ گھر چھپ کر بیٹھ جائے۔

اسکی توقع کے عین مطابق اسکی پینٹنگ کو کافی پزیرائی ملی تھی۔آج بھی کئی خریدار تھے،، بلکہ کو بھی اس شاہکار کو دیکھتا خریدنے کو ضرور بے تاب ہوتا کا ٹیگ انکی امیدوں پر پانی پھیر دیتا "Not for sale" تھا۔مگر تھا۔

گلِ رعنا نے اسفندیار کی کسی بات پر ہنستے ہوئے لاشعوری طور پر ریسپیشن کی جانب دیکھا تو اسامہ لغاری کو دیکھ کر ساکت ہوئی تھی۔کئی لمحے سرک گئے،،، مگر وہ اسے دیکھتی یقین کرتی رہی کہ کیا وہ واقعی وہاں موجود ہے یا یہ صرف نظر کا دھوکا ہے؟

پورے ایک سال بعد وہ پہلی نظر میں ہی اس شخص کو پہچان چکی تھی۔وہ آج بھی اتنا ہی مغرور اور وجیہہ تھا جتنا آج سے ایک سال پہلے۔

دوسری طرف اسامہ جو اسکی آمد کی اطلاع پر ماہین کو ہوٹل ڈراپ کر کے پہلی ہی فرصت میں یہاں آیا تھا،،اسکو تلاش کرتے کرتے ایک دم رکا۔وہ اسی کو دیکھ رہی تھی،،اسکی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ بھی اسے پہچان چکی ہے۔

اس نے شہادت کی انگلی سے ناک سے چشمہ تھوڑا سا نیچے سرکایا،،اور اسے پر تپش نظروں کے حصار میں لیتے دائیں آنکھ دبائی۔

گل اسکی بے باک حرکت پر تنفر سے اسے دیکھتی رخ موڑ گئی۔وہ شان بے نیازی سے چلتا اس تک آیا،،پینٹنگ کو دیکھتے وہ چند لمحوں کیلئے لاجواب ہو گیا تھا۔

پینٹنگ میں صرف دو آنکھیں دکھ رہی تھیں،، بائیں آنکھ میں کرچیاں تھیں جبکہ دائیں آنکھ میں انہی کرچیوں کو جوڑ کر بنائی گئی ایک خوبصورت تصویر تھی۔ مختلف رنگوں سے بنی یہ تصویر آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔ نظریں تھیں ہے اسے مزید دیکھنے کی چاہ میں ہٹنے سے انکاری تھیں۔

اسے ایک لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کہ اس نے یہ تصویر کیوں بنائی؟

وہ اسے باور کروانا چاہتی تھی کہ کچھ چیزیں ٹوٹ کر بھی نہیں ٹوٹتی۔ہاں ظاہری طور پر ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ہم ان کو توڑنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔

تو کیا اسے یقین تھا کہ وہ آئے گا؟

اس نے حیرت سے رخ موڑ کر اسے دیکھا جو ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے جتاتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

""""کچھ چیزیں ٹوٹنے کے بعد انمول ہو جاتی ہیں،،، لیکن توڑنے والا اس خوش فہمی رہتا ہے کہ وہ اسے بے مول کر چکا ہے۔

امید ہے آپ کو یہ اچھی لگی ہے۔""" وہ پر اعتماد لہجے میں کہتی اسے لاجواب کر گئی تھی۔

اس تصویر کی خاص بات بتاؤں؟""" وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اسکے روبرو کھڑی اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی۔

اس کا سحر تھا یا کیا کہ اسامہ لغاری کا سر بے ساختہ اثبات میں ہلا تھا۔

""""کوئی بھی خود پرست انسان خود پرستی کے خمار میں اسے کرچی کرچی نہیں کر سکتا کیونکہ یہ کاغذ پر بنائی گئی ہے۔""" اسامہ ایک دم سر پیچھے کر کے ہنسا تھا۔ گویا اسکی خوشفہمی کے پرخچے اڑا رہا تھا۔

اچھا بولتی ہو۔ سن کر مزہ آیا۔""""اسکا قہقہہ اسے مزاق اڑاتا محسوس """"
ہوا،،، گل کا چہرہ سرخ پڑا تھا۔

اسامہ تم؟""""پشت سے آتی حیرت میں ڈوبی آواز پر وہ دونوں پلٹے۔ """"
اسفندیار آگے بڑھ کر گرمجوشی سے اس سے ملنے لگا۔

کیسے ہو اسفندیار؟ کب آئے تم واپس؟""""وہ اسے اپنے روبرو دیکھ کر """"
خوشگوار حیرت سے بولا۔ گل اچنبھے سے دونوں کو دیکھنے لگی۔

ایک ماہ پہلے ہی آیا ہوں۔ تو بتا کیسا چل رہا ہے سب؟ """"
یار بڑا بدتمیز ہے تو،، پہلے سیمسٹر سے ہی واپس بھاگ آیا اکیلا چھوڑ کر۔""""
اسفندیار اسے خود میں بھینچتا شکوہ کرنے لگا۔ وہ کھل کر ہنسا۔

بس یار عیاشی کی عادت لگی ہوئی تھی،،اسلئے وہاں میرا گزارا نہیں ہوا۔ """
"""وہ کمال ڈھٹائی سے بولا۔دونوں پھر سے ہنسے تھے۔

گل یہ میرا اور زاوی کا دوست ہے اسامہ لغاری۔ """
ایک لغاری سب پر بھاری۔"""وہ گل کو دیکھتا غیر رسمی انداز میں تعارف کروانے لگا،،دونوں اس تعارف پر حیران تھے۔

کون ہے یہ؟"""اسامہ نے حیرت اور اچنبھے سے پوچھا۔ """

زاوی کی بہن ہے،،میری کزن۔"""وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا۔اسامہ نے """ متاثر کن انداز میں ابرو اچکا کر اسے جتاتی نظروں سے دیکھا جیسے وہ اس نئے تعلق پر جی جان سے خوش ہوا ہو۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہیلو مس گل! """ کمینگی سے ہاتھ آگے بڑھاتا وہ اسکے ضبط کا اچھا خاصا """
امتحان لے رہا تھا۔

وعلیکم السلام۔ مل کر خوشی ہوئی۔ """ وہ پر اعتمادی سے مخصوص دھیمے """
لہجے میں بولتی اسکے پرخچے اڑا گئی۔ اس کا چہرہ تاریک ہوا تھا،، اس نے
زبردستی مسکراتے ہوئے اپنے بڑھے ہوئے ہاتھ کی مٹھی بنا کر واپس کھینچا۔
اسفندیار بھی شرمندہ ہو کر اسے دیکھنے لگا جو اب دوسرے لوگوں کو پینٹنگ
کے بارے میں بتا رہی تھی۔
جبکہ اسامہ خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔ جیسے کچا چبا جائے گا۔

پھر ملیں گیں۔ چلتا ہوں میں۔ """ انگوٹھے سے ماتھا مسلتا وہ آنکھوں کو """
گوگلز کے پیچھے چھپا گیا۔

تم کل آؤنا یار،،میری بہن کی برتھڈے ہے۔زاوی سے بھی مل لینا۔ """
اور پلیز انکار مت کرنا۔"""وہ اصرار کرنے لگا۔

درا صل میں اپنی بہن کے ساتھ یہاں آیا ہوں۔آج رات ہماری """
واپسی کی فلائٹ ہے۔"""ایک چور نگاہ گل کے سکارف میں لپٹے چہرے پر
ڈالتے وہ مصنوعی پریشانی سے بولا۔

میں کچھ نہیں سنوں گا۔کل تم آرہے ہو،،اپنی بہن کو بھی لے آنا،، """
امی اور ہانی اس سے مل کر کافی خوش ہوں گیں۔"""اندھے کو کیا چاہیے دو
آنکھیں۔

وہ تھوڑے اصرار کے بعد حامی بھر گیا۔

اس سارے عرصے میں اسکی نگاہوں کی تپش اپنے اوپر محسوس ہوتے وہ
بے چین رہی تھی۔

""""چلتاہوں۔کل ملتے ہیں پھر""""الوداعی مصافحہ کرتے وہ گل کی طرف آیا۔اور زرا سے آگے جھکا۔انداز ایسا تھا جیسے پینٹنگ کو غور سے دیکھ رہا ہو۔

""""میں اسکی تصویر لے سکتا ہوں؟""""وہ بظاہر سنجیدگی سے بول رہا تھا۔ مگر آنکھیں کچھ اور ہی کہانی سنا رہی تھیں۔

""""جی ضرور۔""""اس نے کچھ سوچتے حامی بھر لی۔موبائل نکال کر ایک نگاہ اسفندیار پر ڈالی جو دوسری پینٹنگز کی طرف متوجہ تھا، پھر غیر محسوس انداز میں پینٹنگ کی بجائے اسکی تصویر کھینچ لی۔

فون ہاتھ میں پکڑے تصویر دیکھتا وہ آگے بڑھ رہا تھا کہ بے ساختہ ٹھوکر لگنے سے وہ توازن برقرار نہ رکھ پایا،، نتیجتاً فون اچھل کر دور جا گرا۔مگر ٹوٹنے سے محفوظ رہا تھا کیونکہ اتنی زور سے نہیں گرا تھا۔

اوہ۔سوری غلطی سے ہو گیا۔میں اٹھا دیتی ہوں۔""" معاً اپنی دائیں """ جانب سے گل کی آواز پر وہ ہوش میں آیا، گلِ رعنا نے تیزی سے آگے بڑھ کر فون اٹھایا۔غیر محسوس انداز میں فون سے تصویر ڈیلیٹ کر کے بند کر کے اسے تھمایا۔

سوسوری۔لیکن یہ بلکل ٹھیک چل رہا ہے۔آپ دیکھ سکتے ہیں۔""" وہ """ معذرت خواہ انداز میں بولی۔

کوئی بات نہیں گل۔ہو جاتا ہے سوری مت کرو بار بار۔""" اسفند یار """ کو وہ بار بار سوری کرتی اچھی نہیں لگی تھی۔

ہاں ٹھیک کہہ رہا ہے یہ۔ کوئی بات نہیں۔ ویسے بھی بلکل ٹھیک ہے """
یہ۔""" وہ فون کو الٹ پلٹ کر دیکھتا آگے بڑھ گیا۔ گلِ رعنا نے مڑ کر اسکی
پشت کو استہزایہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔

****

آہہہہہہ وہ مجھے پاگل بنا گئی۔ ہاؤ ڈیئر شی؟""" اسامہ لغاری اس وقت """
جنونی انداز میں چیزیں زمین پر پٹخ رہا تھا۔ ہوٹل کے کمرے میں آتے ہی اس
نے تصویر دیکھنی چاہی مگر جب نہ ملی تو اسے ایک لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کہ یہ
حرکت کس کی ہے۔
ایک چھٹانک بھر کی لڑکی اسے چکمہ دے گئی تھی اور وہ کچھ بھی نہ کر سکا،
یہ احساس اسے بار بار غصہ دلا رہا تھا، جس کے نتیجے میں چیزیں اسکے ہاتھوں
شہید ہو رہی تھیں۔

"""" چھوڑوں گا تو ہر گز نہیں تمہیں۔"""" وحشی انداز میں اس نے خود سے عہد کیا تھا جیسے۔موبائل کو ایک نظر دیکھتے اسے 'اس' کی آخری مسکراہٹ یاد آئی تھی۔اگلے ہی لمحے موبائل دیوار سے ٹکراتا کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو چکا تھا۔

"""" تم دن بدن میری ضد بنتی جا رہی ہو۔اب کی بار بہت غلط حرکت کی ہے تم نے، جس کا انجام تمہیں بھگتنا پڑے گا۔"""" اس نے دراز سے سیگریٹ کا پیکٹ نکالا اور لائٹر کی مدد سے سیگریٹ سلگا کر ہونٹوں میں دبا لی۔

ایک کے بعد ایک سیگریٹ سلگاتا وہ گہری سوچوں میں گم ہو گیا تھا۔

****

آج کتنے ہی دنوں بعد اس نے اپنا میسنجر کھولا تھا۔دائیں ہاتھ میں کافی کا مگ پکڑے وہ لان میں موجود صوفے پر آرام دہ حالت میں نیم دراز سا تھا۔

میسجز کے جوابات دے کر اس نے غیر ارادی طور پر سکرین پر انگلی دباتے میسج ریکوئسٹس دیکھیں تو ٹھٹھکا۔

کئی میسجز موجود تھے مگر ٹھٹکنے کی وجہ ہی نام،،وہی پروفائل پر لگی تصویر تھی جسے چند ہفتوں پہلے وہ بلاک کر چکا تھا۔

اس نے نیا اکاؤنٹ بنایا ہو گا""""اسفندیار نے اپنے تئیں نتیجہ اخذ کیا۔ """"

اور ایسا ہی ہوا تھا۔

اس نے میسج کھول کر دیکھے تو آنکھوں میں حیرت اور ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔

عجیب بندے ہو یار۔ سیدھا بلاک ہی کر دیا۔ """

توبہ توبہ اتنا غصہ۔ خیر دوستوں میں اتنا تو چلتا ہے،، اب یہ مت کہنا ہماری دوستی کب ہوئی؟

کیونکہ آخری بار جب ہم نے بات کی تب آپ نے خود میری دوستی قبول کی۔

پرانا اکاؤنٹ ڈیلیٹ کر دیا اب یہاں سے بلاک مت کر دینا۔ ورنہ میں تو نئے اکاؤنٹ ہی بناتی رہ جاؤں گی۔ """

وہ دو سے تین بار یہ میسیج پڑھ چکا تھا۔ حیرت اس کی ہمت پر تھی تو ہنسی اسکے انداز پر آئی تھی۔ وہ ایسے مخاطب تھی جیسے نجانے کتنی پرانی دوستی ہو۔ اس نے کافی کا گھونٹ بھرتے مگ سامنے پڑے میز پر رکھا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

زبردستی کی دوست مجھے لگتا ہے کہ آپ اس دنیا کی فارغ ترین انسان """ ہیں جو ایک انجان شخص کے پیچھے اپنا وقت برباد کر رہی ہیں۔وہ بھی بغیر کسی وجہ کے۔"""اس نے تیزی سے انگلیاں کی بورڈ پر دباتے میسج ٹائپ کر کے بھیجا۔

اور فون واپس رکھتے صوفے کی پشت سے سر لگاتا ریلیکس ہو کر بیٹھ گیا۔
سوچیں نا چاہتے ہوئے بھی بھٹک رہی تھیں۔
آخر کون تھی وہ؟
یہ سوال دماغ میں کھلبلی مچا رہا تھا۔اس کا جواب تو صرف 'وہ' ہی دے سکتی تھی مگر وہ دینے کو تیار ہی نہیں تھی۔

دلچسپ ہو تم لڑکی"""موبائل کو گھماتے اس نے اپنا کچھ عرصے پہلے """ والا تجزیہ بدلا تھا۔

وہ 'عجیب لڑکی' سے 'دلچسپ' ہو گئی تھی، اب نجانے وقت نے اسے 'دلچسپ' سے کیا بنانا تھا۔

****

اچکزئی ہاؤس میں رنگ و بو کا سیلاب امڈ آیا تھا۔ کیونکہ مشہور بزنس ٹائیکون محمود اچکزئی کی اکلوتی بیٹی کی سالگرہ تھی۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی لوگوں کی ایک بڑی تعداد مدعو تھی۔ لان کو لائٹوں اور پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

مہمانوں کی آمد آہستہ آہستہ شروع ہو چکی تھی۔

گل !"""ہانیہ ڈریسنگ روم سے نکلی تو گلِ رعنا کو دیکھ کر صدمے سے """ بولی جو کالے اور سنہرے رنگ کی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے ہوئے تھی۔ میک

اپ کے بغیر دھلا دھلا چہرہ بلاشبہ بے حد حسین لگ رہا تھا مگر فنکشن کے لحاظ سے بقول ہانیہ کے اسے میک اپ کرنا چاہیے تھا۔

""" کیا ہوا؟""" وہ آرام سے کہتی پیروں میں سینڈلز پہننے لگی۔ہانیہ اپنی کالی میکسی دونوں ہاتھوں میں سنبھالتی اس تک آئی۔

""" میک اپ کر لو میری ماں۔تم میں کونسی آتما گھسی ہوئی ہے؟""" وہ روہانسی ہو گئی تھی۔گل نے سامنے لگے آئینہ میں خود کو دیکھا،،وہ اپنے حساب سے ابھی بھی اوور لگ رہی تھی۔مگر اسکے حساب اور ہانیہ کے حساب میں زمین آسمان کا فرق تھا۔

""" تمہیں پتا ہے نا مجھے آئی لائنر نہیں پسند""" وہ بے نیازی سے کہتی شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور اپنا گولڈن سکارف اوڑھنے لگی۔

""" لپ اسٹک لگالو""" ہانیہ نے دانت پیس کر اسکی پشت کو گھورا۔ """

""" ہونٹ خراب ہوتے ہیں کہ اسٹک سے۔کیونکہ ان میں کیمیکل استعمال ہوتا ہے۔""" ہانیہ نے صدمے سے اپنے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑیں لپ اسٹک کی ایک بڑی تعداد کو دیکھا۔

""" مسکارا؟ """

""" پلکیں بوجھل لگتی ہیں مجھے""" جواب حاضر تھا۔ """

""" آئی میک اپ؟""" کسی امید کے تحت پوچھا تھا۔ """

نہیں یار مجھے کچھ خاص پسند نہیں۔"" سکارف کو پن سے اچھے سے "" باندھتے ہوئے اس نے جواب دیا۔

نکلو میرے کمرے سے۔"" اسکا میٹر گھوما تھا۔ گلِ رعنا نے نا سمجھی "" سے اسے دیکھا مگر وہ اسے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی اسکے دوپٹے سمیت کمرے سے باہر نکال چکی تھی۔

تم مجھے نظر مت آنا پورے فنکشن میں۔ پاگل عورت کس زمانے میں "" رہتی ہو؟"" اسکی دھمکی پر گل نے دروازے کو گھورا۔

ہاں ہاں کر لو منہ پر پینٹ اور پلستر۔ مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے اسکی۔ "" الحمدللہ اللہ نے بہت خوبصورت بنایا ہے مجھے۔"" وہ حساب بے باک کرتی سیڑھیاں اترتی فرحانہ اچکزئی کے کمرے میں چلی گئی۔

ہانیہ بڑبڑاتے ہوئے بال سٹریٹ کرنے لگی۔ گلِ رعنا کو سمجھانا یا منانا فضول تھا،،اسلیے بحث کی بجائے وہ اسے کمرے سے ہی نکال چکی تھی۔

اب وہ یقیناً آرام سے تیار ہو سکتی تھی۔

****

پچھلے ایک ہفتے سے نشال کالج نہیں جا رہی تھی،،کیونکہ کالج جانا ممنوع قرار دے دیا گیا تھا۔اس واقعے کے دو روز بعد اسکا باپ واپس آچکا تھا،،مگر اسکے کالج نا جانے والی بات پر اس نے کوئی ردِ عمل دینے کی بجائے خاموشی اختیار کرلی تھی۔جو رضامندی ظاہر کر رہی تھی۔

یوں امید کا مدھم سا دیا بھی بجھ گیا تھا۔گھر والوں کا رویہ ابھی بھی ویسا ہی تھا ،، مگراب وہ ہر وہ کام کرتی جو اسکا دل کرتا۔یہ الگ بات ہے کہ اسکے عوض کئی گالیاں سننے کو ملتی تھیں۔

گھر کے کاموں سے اس نے ہاتھ کھینچ لیا تھا،، نتیجتاً گھر میں کام والی ماسی رکھ لی گئی۔

نشال حسین کا دل ڈوب گیا تھا۔اس کی ماں اسے ایک بار کہتی تو سہی کوئی کام ،،وہ محبتوں کی بھوکی ہر گز انکار نہ کرتی۔اسکی ماں اسے کوئی کام کہتی اس جھلی کیلئے یہی غنیمت تھی۔مگر اسکی ماں تو اسکے ہاتھ کا کھانا تک کھانے سے انکاری تھی۔

وہ جانتی تھی کہ انکی آمدن اتنی زیادہ نہیں ہے کہ کام والی رکھ سکیں،، مگر پھر بھی اسکی ماں کو نجانے اس سے کونسا خار تھا کہ اسکے ایک بار کام سے انکار پر ملازمہ رکھ لی۔

زندگی بے حد مشکل تھی،، مگر ستم یہ تھا کہ اسے بسر کرنی تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

گھر والوں کے رویے کے بارے میں سوچ سوچ کر اسکا سر درد کرنے لگا تھا مگر ہمیشہ کی طرح آج بھی اس نفرت کی وجہ سامنے نہیں آئی تھی۔

""چائے بنا دو مجھے۔"" وہ کچن میں کام کرتی ملازمہ سے بولی کیونکہ فلحال اتنی ہمّت نہ تھی کہ خود چائے بنا پاتی۔

""نظر نہیں آرہا برتن دھو رہی ہوں۔"" ملازمہ نے ٹکا سا جواب دیا۔ اسکی آنکھیں تحیر سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ مگر اگلے ہی لمحے جہاں آنکھوں میں نمی گھلنے لگیں وہیں ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئ۔ جب گھر والے عزت نہیں دیں گیں تو باہر والے کیا خاک دیں گیں۔

وہ شکوہ کرتی بھی تو کس سے؟

اور کس کس چیز کا؟

ہممممم """"وہ مزید کچھ کہے بناپلٹ گئی۔ """"

فون دے اپنا،، کال کرنی ہے میں نے کسی کو۔ بیلنس نہیں ہے میرے """"
پاس""""راستے میں عیشال اپنے ازلی حکمیہ لہجے میں بولی۔

میرا باپ کونسا ہر مہینے مجھے ہزاروں روپے دیتا ہے جو میرے پاس """"
بیلنس ہو گا۔""""اسکے اندر کالاوا پھٹ پڑا تھا۔ہونٹوں سے ناچاہتے ہوئے
بھی شکوہ پھسلا۔ مگر براہوا جو یہ جملہ اسکی ماں کی سماعتوں سے ٹکرایا۔

جہنم میں جلے گی تو،،، جس طرح توزبان چلاتی ہے نا۔ """"
توبہ توبہ باپ کے بارے میں بات کرتے ہوئے اسکی زبان سے کتنا کفر ٹپک
رہا ہے۔""""نشال نے اذیت سے ناخن اپنی ہتھیلی میں چبھو دیے۔ خون کی
ننھی بوندیں ہتھیلی پر پھیلنے لگیں۔ وہ تھکے ہوئے انداز میں مسکرادی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جہنم شاید اتنی دردناک نہیں ہوگی۔"""وہ بنا مڑے کمرے کی طرف """ بڑھ گئ تھی۔ پیچھے اسے اپنی ماں کے کوسنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جس میں عیشال کے جملے بھڑکتی آگ میں تیل کا کام کر رہے تھے۔

اماں سیدہ خالا کا فون آیا تھا"""کافی دیر بعد آواز آئ تھی اندر دروازے """ کے ساتھ لگ کر کھڑی نشال کے قدم لڑکھڑا گئے۔کاش وہ اس وقت عیشال حسین کے الفاظ کے آگے بند باندھ سکتی۔

اسکا پورا وجود کان بنا ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔

کیا کہہ رہی تھی؟""""فرحت حسین کا لہجہ ابھی بھی تلخی سے بھرپور """ تھا۔

""آپ نے رشتے کا کہا تھا نا نہیں!""عیشال کی مسکاتی آواز کانوں کے پردے سے ٹکرائی۔

""پتا تو ہے آپ کو آج کل لوگ پڑھی لکھی اور خوبصورت لڑکی چاہتے ہیں۔اور نشال تو____""اس نے جان بوجھ کر معنی خیزی سے جملہ ادھورا چھوڑا۔

""وہ کہہ رہی تھیں کہ جس کو بھی تصویر دکھاتی ہیں،، فوراً انکار ہو جاتا ہے۔""نشال دروازے کے ساتھ نیچے بیٹھتی چلی گئ۔

""تو یہ کہنے کیلئے اس نے فون کیا تھا؟""فرحت حسین نے اسے گھور کر دیکھا۔عیشال سٹپٹا کر سیدھی ہوئ۔

نہیں اماں۔وہ کہہ رہی تھیں کہ ایک رشتہ مل ہی گیا ہے،،اگر آپ """ کہتی ہیں تو وہ بات چلائیں؟""" فرحت حسین کے چہرے پر سکون کی لہر دوڑ گئی۔جیسے کوئی بوجھ سر سے اترنے والا ہو۔

کیا کرتا ہے لڑکا؟""" لہجے پر جوش تھا۔ """

کریانے کی تین دکانیں ہیں شہر میں۔بیوی پندرہ دن پہلے ہی فوت """ ہوئی ہے۔

تین بچے ہیں،،اپنا گھر بار ہے۔نا ساس نند کا جھنجھٹ،،نہ کوئی مسئلہ۔

اور تو اور اس نے نشال کو دیکھ کر کوئی اعتراض بھی نہیں اٹھایا۔""" نشال کو لگا ساتوں آسمان اس پر آ گرے ہوں۔اس کا سر دروازے کے ساتھ جا لگا،،اور کئی آنسو ٹوٹ کر چہرے پر پھسلنے لگے۔

ہممممم۔رشتے میں کوئی خرابی تو نہیں ہے۔رنڈوا ہے تو کیا؟مرد کی عمر """" تھوڑی دیکھی جاتی ہے۔""""عیشال کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

ہنسی تو نشال بھی تھی،، مگر اذیت سے،، خود پر اپنی قسمت پر۔

"""" توہاں بول دوں سیدہ خالا کو؟""""اس نے بے چینی سے پوچھا۔

"""" تیرے ابا سے ایک بار بات کرلوں پھر بتاؤں گی۔""""فرحت حسین نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا۔اس کے بعد گہری خاموشی چھاگئی تھی۔

****

اسفندیار مسیج کی ٹیون سے فون کی طرف متوجہ ہوا۔پورے چار گھنٹوں بعد اسکا جواب موصول ہوا تھا۔

کیا وہ اسکا منتظر تھا؟""""فوراً سوال آیا تھا۔ """"

اسفندیار کے ہاتھ رک سے گئے۔

ہنہھہ۔میں کیوں کروں گا؟""""اگلے ہی لمحے اس نے سر جھٹک کر """" مسیج پڑھنا چاہا۔

انجان سے جان بننے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے؟""""اسکے میسج کے جواب """" میں اسکا شوخ اور معنی خیز جواب آیا تھا۔وہ خاصا محفوظ ہوا تھا۔

کتنی دیر لگتی ہے؟""""اس نے لب دباتے میسج ٹائپ کیا۔ """"

کبھی کبھی ایک لمحہ اور کبھی کبھی کئی صدیاں۔""""اسکے جواب پر """"
اسفندیار اپنی جگہ تھم سا گیا۔اس کی عام سی بات عام نہیں لگی تھی،،خود
میں گہرا جہاں سموئے محسوس ہوئی تھی۔

کہاں کھو گئے محترم؟""""اسکا نیا میسج سکرین پر ابھرا۔ """"

کہیں نہیں۔ """"
آپ نے بتایا نہیں کہ کون ہیں آپ؟اور مجھے کیسے جانتی ہیں؟
کیوں کر رہی ہیں مجھے میسج؟""""وہ ایک ہی بار تین سوال کر گیا تھا۔جواباً ہنسنے
والے کئی ایموجیز سکرین پر ابھرے۔اسفندیار نے گہرا سانس بھرا۔اشارہ
تھا کہ وہ کچھ نہیں بتانے والی۔

اس کرہ ارض پر موجود ایک عام سی لڑکی ہوں۔ """"

جان پہچان کا کیا مسئلہ ہے؟ دو منٹ میں شجرہ نسب جاننے کا ہنر ہم لڑکیوں کو اچھے سے آتا ہے۔ تو جان پہچان ہو ہی جائے گی۔

جہاں تک بات ہے آخری سوال کی۔ تووو"""اس نے آخر میں میسج ادھورا چھوڑا۔

تو؟"""اسفندیار نے اگلے ہی لمحے اشتیاق سے میسج بھیجا۔ """"

ارے کتنے سوال کرتے ہیں آپ؟ """"

بس آج کیلئے اتنے سوال کافی ہیں۔"""وہ چالاکی سے بات گھما گئی۔ اسفندیار نے دائیں بائیں سر ہلایا۔

نہیں۔ چلیں اپنا نام عمر شہر بتائیں۔"""وہ بضد ہوا۔ """"

نام لکھا تو ہے پروفائل پر؟انگلش پڑھنی نہیں آتی کیا؟""" سوچنے """ والے ایموجیز کے ساتھ اس نے پوچھا تھا۔اسفندیار کی نگاہ پروفائل پر لکھے نام 'حورالعین' پر گئی۔

عمر میں کیا رکھا ہے؟لڑکیوں کی عمر ویسے بھی نہیں پوچھنی چاہیئے۔ """ """اگلا میسج موصول ہوا تھا۔اسفندیار نے صوفے کی پشت پر ہلکا سا سر مارا۔ یہ لڑکی دماغ کا دہی بنانے میں ماہر تھی۔

میرا گھر،،میرا شہر،،میرا سب کچھ صرف اور صرف اسلامی جمہوریہ """ پاکستان ہے۔""" اسفندیار نے حقیقتاً ہاتھوں میں سر گرالیا۔کیا تھی یہ لڑکی؟

محترمہ بہت بڑی غلطی ہو گئی جو آپ سے پوچھ لیا۔""اس نے دانت "" پیستے میسج ٹائپ کر کے بھیجا۔

چلیں کوئی بات نہیں۔ ہو جاتی ہے غلطی۔ آئندہ احتیاط کیجئے گا۔"" ""

اسکا شان بے نیازی سے دیا گیا جواب اسے ہنسنے پر مجبور کر گیا۔

خیر،، بعد میں بات کرتے ہیں۔ میری بہن کی برتھڈے ہے تو ابھی "" مجھے کچھ کام ہے۔""وہ بے ساختگی میں اسے اپنے ذاتی کاموں کے بارے میں مطلع کر گیا۔ جس کا احساس اسے میسج بھیجنے کے بعد ہوا۔ مگر دیر ہو چکی تھی کیونکہ دوسری طرف سے میسج دیکھ لیا گیا تھا۔

میری طرف سے بہت زیادہ دعائیں اور مبارک باد۔ ""

کرتے ہیں پھر بات۔خدا حافظ"""غیر رسمی انداز میں اس نے بات کو سمیٹنے کے ساتھ ساتھ اسے ہانیہ کی سالگرہ کی مبارکباد بھی دے ڈالی۔

اسفندیار فون بند کر کے ہاتھ میں گھماتا ناچاہتے ہوئے بھی اسکی بابت سوچنے لگا۔

****

رات کے دس بج رہے تھے۔قریباً سبھی مہمان پہنچ چکے تھے۔خوبصورتی سے سجائے گئے لان میں انگریزی گانے چل رہے تھے۔پہلے کھانا پیش کیا گیا تھا۔کیک کٹنگ سیر یمنی نجانے کیوں تاخیر کا شکار تھی۔

اسفو کیوں دیر کر رہے ہو؟ دس بجے رہے ہیں؟"""زاویار گھڑی پر نظر """
ڈالتا بولا۔

یار تجھے بتایا تھا نا کہ اسامہ ملا تھا کل۔اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آئے گا۔ """
بس اسی کا انتظار کر رہا ہوں،،اچھا نہیں لگتا کہ وہ آئے اور فکشن ختم ہو۔""""
اس نے گیٹ کی طرف دیکھتے جواب دیا۔اور ہاتھ کے اشارے سے کسی
مہمان کو سلام کیا۔

وہ نہیں آئے گا۔یار پتا تو ہے تجھے اس امیر زادے کے نخروں اور """"
ایٹیٹیوڈ کا۔""""زاویار نے ناک پر سے مکھی اڑائی۔اسے یاد تھا یونیورسٹی کے
زمانے میں دوستی ہونے کے باوجود وہ مغرور شخص اپنی مرضی سے بات
کرتا تھا۔اور نہ ہی کسی کو لفٹ کرواتا تھا۔گھمنڈ نے اسے انسان نہیں رہنے
دیا تھا۔

دیکھ لیتے ہیں تھوڑی دیر اور۔ ویسے اتنا برا بھی نہیں ہے وہ۔""""اس """" نے انکساری سے کہتے آخر میں اسے ہلکا سا ٹوکا۔ جس کا زاویار پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

وہ ہنکارا ابھر کر رہ گیا۔

****

گل بی بی باہر آپ کا ڈرائیور آیا ہے۔ آپ نے پینٹنگ منگوائیں تھیں نا """" """"گلِ رعنا مہمانوں سے مل رہی تھی جب ملازمہ نے اسے آکر اطلاع دی۔ وہ مہمانوں سے اجازت لیتی ملازمہ کی تقلید میں باہر بڑھ گئی۔ سامنے ہی ڈرائیور اسکی مطلوبہ پینٹنگ کو سرخ مخملی پردے میں لپیٹے کھڑا تھا۔

پینٹنگ اس سے پکڑ کر اس نے اندر بھجوائی اور خود بھی اندر جانے لگی کہ معاً سامنے سے تیزی سے آتی گاڑی کی وجہ سے اسے رکنا پڑا۔وہ بمشکل بچی تھی۔اگر بروقت نہ رکتی تو یقیناً خون میں نہا چکی ہوتی۔

غصہ ضبط کرتے وہ ڈرائیونگ سائیڈ کی طرف آئی۔اور انگلی سے شیشہ بجایا۔

کالا شیشہ اگلے ہی لمحے آہستہ آہستہ نیچے ہوا۔وہ جو اسکے آنے کی ہر گز توقع نہیں کر رہی تھی،،اسے اپنے روبرو دیکھ کر چند ثانیے کے لیے ساکت رہ گئی۔

وہ اس سے الجھنے کا ارادہ ملتوی کرتی پیچھے ہونے کو تھی کہ نظر اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی اسکی بہن پر گی تو اسے کچھ حوصلہ ملا۔

محترم گاڑیوں کیلیئے وہاں پارکنگ کاانتظام کیا گیا ہے تو برائے مہربانی """
یہاں سے ہٹالیں۔ مہمانوں کو اہ کی وجہ سے آنے جانے میں مشکل ہو گی۔
""اس نے اپنی دائیں جانب موجود خالی پلاٹ پر گاڑیوں کی ایک طویل
قطار کی طرف اشارہ کیا تھا۔اسامہ نے بغور اسے دیکھا۔جو کالے رنگ کے
لباس اور کالے ہی سکارف میں ساحرہ لگ رہی تھی۔

مجھے لوگوں کو اپنی وجہ سے مشکل میں دیکھنا اچھا لگتا ہے۔پھر انکو اسی """
مشکل سے نکال کر ہیرو بننا تو اور بھی اچھا لگتا ہے۔""وہ معنی خیزی اور کچھ
پراسرار انداز میں کہتا ہلکا سا ہنس دیا۔گلِ رعنا کے وجود میں اسکے وحشی اور
سرد انداز سے ناگواری کی لہر دوڑ گئی۔

بھائی ہٹالیں کیا ہو گیا ہے؟""ماہین نے خفگی سے کہا۔اسے اپنے بھائی """
کی بات شاید پسند نہیں آئی تھی۔

اوکے ڈئیر """"اسکا لہجہ ایک دم بدلا تھا۔ سرد پن کی جگہ محبت ہی محبت """"
تھی۔ اسامہ نے ماہین کو جواب دے کر واپس دیکھا تو وہ وہاں نہیں تھی۔
اس نے غیر محسوس انداز میں چاروں طرف نظر دوڑائی۔ مگر وہ کہیں نہیں
تھی۔

گاڑی پارکنگ میں پارک کرتا وہ ماہین کا ہاتھ تھام کر اندر داخل ہوا جہاں
روشنیوں کا ایک جہاں آباد تھا۔ زرق برق لباس میں ملبوس لوگوں کا ایک
جم غفیر تھا۔ یہ کوئی سالگرہ کی تقریب تو نہیں لگ رہی تھی جہاں اتنے
لوگ مدعو تھے۔

شکر ہے تو آگیا۔ تمہاری وجہ سے ابھی تک کیک نہیں کٹا۔"""" """"
اسفند یار دور سے اسے دیکھتا دوڑتا ہوا اس تک آیا۔

سوری""" ایک لفظی مغرور جواب۔نہ کوئی عذر نہ کوئی بہانہ """۔اسفندیار کو اسکا انداز ناگوار گزرا مگر ضبط کر گیا۔

بہن ہے ناتمہاری؟"""اس نے اسکے ساتھ کھڑی جینز شرٹ میں """ ملبوس خوبصورت سی لڑکی کو دیکھ کر کہا۔

جی ہاں۔یہ ہے ماہین لغاری میری اکلوتی بہن۔"""اسامہ نے """ مسکراتے ہوئے اسکا تعارف کرایا اور اپنے ہاتھ اسکے گرد باندھے۔ماہین آہستگی سے ہنس دی۔

شکریہ آنے کیلئے۔مل کر اچھا لگا۔"""اسفندیار نے رسماً کہا۔جواباً ماہین """ نے ہلکا سا سر خم کیا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آؤزاویاراورموم ڈیڈ سے ملواتا ہوں۔""وہ ان دونوں کو لیے آگے ""
بڑھ گیا۔

****

گل ادھر دیکھو،، یہ وہی ہے نا؟""گلِ رعنا کے ساتھ کھڑی ہانیہ ""
سامنے اشارہ کرتی پرجوش انداز میں بولی۔اسکی نظروں کے تعاقب میں
دیکھتے گل کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

ہاں وہی ہے۔وحشی ہیرو۔""ہانیہ نے اسکا طنز سمجھتے شرمندگی سے ""
نچلا لب دانتوں تلے دبالیا۔

یار ہینڈ سم تو ہے ویسے۔ دیکھو بلیک سوٹ میں کتنا اچھا لگ رہا ہے۔"""" """" ناچاہتے ہوئے بھی وہ ایک بار پھر سے اسکی تعریف کر چکی تھی۔ گلِ رعنا نے حیرت سے اسکی ذہنی حالت ملاحضہ کی۔

خدا کا خوف کرو ہانی۔ کیا کرنا ایسی وجاہت کا جو انسان کو انسان ہی نہ """" رہنے دے۔"""" گل نے اسے ڈپٹا۔

اچھا یار بر تھڈے والے دن تو مت ڈانٹو۔"""" وہ جان چھڑانے والے """" انداز میں بولی۔ گلِ رعنا نے تاسف سے سر ہلایا۔

اوئے ادھر آرہا ہے وہ"""" کچھ دیر بعد وہ پھر سے بولی۔ اس نے پھر سے """" ادھر دیکھا،، نگاہیں اسکی گہری اندر تک اترنے والی آنکھوں سے ٹکرائیں تو

ایک سیکنڈ کے لیے وقت تھم سا گیا۔شیطان کا بہکاوا صرف چند سیکنڈز کا تھا

،،اگلے ہی لمحے وہ نظریں پھیر گئی۔

تھوڑی دیر بعد دلفریب خوشبو اپنے آس پاس محسوس ہوئی تو اس نے آہستگی

سے پلکیں اٹھائیں۔وہ اب بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ہیپی برتھڈے مس ہانیہ """اسامہ نے نگاہوں کا زاویہ بدل کر پھول """

اور گفٹ ہانیہ کی طرف بڑھائے۔یہی عمل ماہین نے دہرایا۔وہ بغور اسے

دیکھتی کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اس نے سامنے کھڑی لڑکی

کو کہاں دیکھا ہے؟

معاًاسے یاد آیا کہ اس لڑکی کو اس نے 'اسلام آبادی چھچھورے 'کے ساتھ

دیکھا تھا۔اس حساب سے تو اسکو بھی یہیں ہونا چاہیے تھا۔

ماہین نے غیر ارادی طور پر ادھر ادھر دیکھا۔اسکی تلاش رائیگاں نہیں گئی تھی کیونکہ وہ تھوڑے ہی فاصلے پر الگ کھڑا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔

اسکے ہونٹ لاشعوری طور پر پھیلے۔

اس دن آپ کی دوست کی پینٹنگ خراب کر دی تھی میں نے،،اس """" کیلئے معذرت خواہ ہوں۔""""وہ جان لیوا مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے انگوٹھے سے شیو سہلاتے ایک ادا سے بولا۔نگاہیں گلِ رعنا پر جمی تھیں مگر مخاطب ہانیہ تھی۔

ماہین نے لمحے کے ہزارویں حصے میں چونک کر اپنے بھائی کو دیکھا جو معافی مانگ رہا تھا۔

جبکہ گلِ رعنا اسکے جھوٹ پر تاسف سے اسے دیکھتی رہی۔

تھوڑا غصہ آگیا تھا۔اس دن ویسے ہی میرا میٹر شوٹ تھا۔""" وہ بات کو """ مذاق کا رخ دیتا بولا۔ہانیہ متاثر کن انداز میں اسے دیکھ کر گل کی طرف متوجہ ہوئی اور اس پر ایک جتاتی نگاہ ڈالی۔
جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ میں نہ کہتی تھی کہ یہ اچھا انسان ہے۔

""" نہیں اٹس اوکے۔ہو جاتا ہے کبھی کبھی۔""" ہانیہ نے پر جوشی سے کہا۔گل نے گھور کر اسے دیکھا جو گرگٹ کی طرح اسے دیکھتے ہی رنگ بدل گئی تھی۔وہ شاطر کھلاڑی کی طرح ہنسا۔

""" میں آتی ہوں بھائی۔""" ماہین دور جاتے زاویار کو دیکھتی جلدی سے بولی۔اور سٹیج سے نیچے اتر گئی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آپ نے مجھے معاف کر دیا مس گل؟""وہ دور جاتی ماہین کو دیکھتا ""
واپس اسکی طرف متوجہ ہوا۔

مس گلِ رعنا،، گل نہیں۔ ""
اور معافی کی کیا بات ہے؟ بلکہ آپ نے تو مجھے ایک اچھی چیز سکھائی کہ اکثر
چیزیں ٹوٹنے کے بعد مزید
خوبصورت بھی ہو سکتی ہیں،،اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم ان ٹوٹے ہوئے
ٹکڑوں پر روتے ہیں یا ان کو دوبارہ سے جوڑ کر ایک نیا شاہکار بناتے ہیں۔
""وہ نرم لہجے میں کہتی اسکو آج بھی زیر کر گئی تھی۔بے بسی کے احساس
کے تحت اس نے فون پر اپنی گرفت مضبوط کی۔اسکی یہ حرکت گل کی
نگاہوں سے اوجھل نہیں رہی تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

چلتا ہوں۔مل کر اچھا لگا۔""" ایک ایک لفظ چبا کر کہتا وہ ہانیہ کی بات """ سنی ان سنی کرتا تیزی سے سٹیج سے نیچے اتر گیا۔

دیکھ لیا؟""" گل نے جتاتی نگاہ اس پر ڈالی۔ """

کام ہو گا اسے """ ہانیہ نے بنا شرمندہ ہوئے کہا۔ """

ہاں بلکل۔رات کے گیارہ بجے کام ہو گا اسے۔اسی لیے تو گیا ہے ورنہ """ کیوں جاتا؟"""اس کے جھوٹ کو طنزیہ انداز میں طول دیتے وہ بھی نیچے اتر گئی جہاں فرحانہ اچکزئی اسے بلا رہی تھیں۔

یہ کہاں گیا؟ کیک کاٹنے ہی لگے تھے ہم """ اسفندیار دائیں جانب """ دیکھتا حیرت سے ہانیہ سے پوچھنے لگا۔

ہانیہ نے شاید اسکی بات سنی ہی نہیں تھی کیونکہ اسکا مکمل دھیان تو دور جاتے اسامہ لغاری پر تھا جو الگ تھلگ کھڑی ماہین کا ہاتھ تھام کر باہر نکل رہا تھا۔زاویار کی تلاش میں ناکام ہو کر اسکے ساتھ چلتی ماہین لغاری کے چہرے پر نجانے کیوں ایک کسک تھی۔

دوسری طرف اسامہ لغاری کے چہرے پر غصے اور جنون کے رنگ آپس میں گھل مل رہے تھے۔جو نجانے کونسا نیا رنگ لانے کو تھے۔

****

"" آپ سب کی آمد کا بے حد شکریہ،ہماری خوشی میں شرکت کر کے آپ نے ہماری خوشی دگنی کر دی۔آج میری بیٹی کی چوبیسویں سالگرہ ہے، لیکن لگتا ہے جیسے کل کی ہی بات ہے۔"" محمود اچکزئی سٹیج پر ہانیہ کو اپنے

حصار میں لیے آئے ہوئے مہمانوں سے مخاطب تھے۔لوگوں کی تالیوں نے انکی گفتگو میں وقفہ حائل کر دیا۔

آج اس خوشی کے موقع پر میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ آپ کو ایک اور """" خوشخبری سنانا چاہتا ہوں۔"""" سٹیج کے پاس کھڑے زاویار، اسفندیار اور گلِ رعنا نے حیرت اور بے چینی سے ان کی طرف دیکھا۔یہی حال قریباً باقی لوگوں کا بھی تھا۔میڈیا اور مختلف اخبارات کے نمائندے بھی انکی بات کے منتظر تھے کیونکہ انہیں تو ہر وقت چٹپٹی اور مشہور لوگوں کی ذاتی خبروں کی تلاش رہتی ہے۔

آج نا صرف ہماری بیٹی کی سالگرہ ہے بلکہ ہمارے بڑے بیٹے کی منگنی """" بھی ہے جو کہ میرے عزیز دوست اور میری اہلیہ کی بیٹی گلِ رعنا کے ساتھ بچپن سے طے ہے۔""""ایک لمحے کیلیئے ہر طرف سکوت چھا گیا۔اسفندیار

کو لگا اسکے کانوں نے کچھ غلط سن لیا ہے۔تالیوں کی گونج سے وہ ہوش میں آیا۔آنکھیں خطرناک حد تک سرخ ہو گئیں،،وہیں ہاتھوں کی مٹھیاں سختی سے بند ہو گئیں۔

ماتھے کی رگیں ابھر گئیں۔

اسکے ماں باپ نے اس سے اتنی بڑی بات چھپا کر ایسی منڈیر پر لا کھڑا کیا تھا کہ نہ وہ آگے جا سکتا تھا نا پیچھے۔

اتنے بڑے دھوکے پر اسکا دل چاہا ہر چیز تہس نہس کر دے۔جب سب بچپن سے طے تھا تو پہلے اس سے پوچھ کر کونسی رسم ادا کی جا رہی تھی؟ اگر یونہی اسے بھری محفل میں بے بس کر کے اپنی مرضی کا فیصلہ کرنا تھا تو اسے اختیار کیوں دیا تھا اپنی پسند کی شادی کا؟

وہ اپنی جگہ غصے سے دہکتا چہرہ لیے ساکت کھڑا تھا۔تالیوں کی گونج آہستہ ہو گئی تھی۔اس نے بے یقینی سے اپنی ماں کے چمکتے چہرے کی طرف دیکھا۔

کچھ سوچتے اس نے اپنی دائیں جانب چند قدموں کے فاصلے پر دیکھا تو بری طرح الجھ گیا۔ گلِ رعنا کے تاثرات ناقابلِ فہم تھے۔ وہ ہنوز دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں الجھائے سامنے دیکھ رہی تھی۔ اسکے دیکھنے پر گلِ رعنا نے بھی اسے دیکھا۔ اسفندیار نے بغور اسکی آنکھوں کو دیکھا جہاں اسے انکار کی رمق تک نظر نہیں آئی تھی۔

پیچھے سے شور محسوس ہوتے وہ دونوں الگ ہوئے،، کہ دونوں سے درمیان گزرنے کا راستہ بن گیا۔ ملازم پھولوں کا خوبصورت تھال اٹھائے آ رہے تھے، جس کے درمیان دو انگوٹھیاں رکھی تھیں۔
انکے درمیان سے ملازم گزرتے وہ تھال سٹیج پر رکھ چکے تھے۔

اسفندیار اور گل اوپر آؤ۔ """"یوسف رضا نے دونوں کو اوپر بلایا تھا۔ """"

اسفندیار کا دل چاہا وہ یہاں سے الٹے پاؤں بھاگ جائے۔

وہ یہ کر بھی جاتا معاً اُسے اپنے بازو پر اپنی ماں کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا۔انکی آنکھوں میں موجود چمک،،انکے چہرے سے پھوٹتی خوشی دیکھتے وہ بے ساختہ کھنچتا چلا گیا۔دائیں جانب بے تاثر چہرے کے ساتھ گلِ رعنا چل رہی تھی تو بائیں جانب اسفندیار۔

دونوں کو ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑا کیا گیا تو دونوں نے پلکوں کی باڑ اٹھا کر ایک دوسرے کو دیکھا۔نہ ہی وقت تھما،،نہ ہی جذبات نے شور مچایا۔نہ دل میں ہلچل ہوئی اور نہ ہی ہاتھ لرزے۔

اسفندیار نے بھینچے جبڑوں کے ساتھ بیش قیمت انگوٹھی اسکے خوبصورت ہاتھ کی زینت بنائی۔جواباً یہی عمل گلِ رعنا نے دہرایا۔دونوں نے بے تاثر انداز میں یہ عمل کیا تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مبارکباد اور تالیوں کا شور مچ گیا تھا،، مگر دو ہاتھ کے فاصلے پر ایک دوسرے کی خوشبوؤں کے حصار میں کھڑے،، ایک انمول رشتے میں بندھے وہ دو وجود کسی بھی قسم کے جذبے سے نا آشنا لگ رہے تھے۔

لیکن کیا واقعی 'دونوں' نا آشنا تھے؟

کیک کٹنے کے بعد اسفندیار کسی کو دیکھے بغیر سٹیج سے اتر کر لوگوں کی بھیڑ میں گم ہو گیا۔

گلِ رعنا کی نگاہوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا،، نگاہیں اس سے ہوتیں اپنے بائیں ہاتھ پر گئیں۔

سب سے نظریں بچاتے اس نے غیر محسوس انداز میں آہستگی سے اپنے لب اپنے بائیں ہاتھ کی چوتھی انگلی میں موجود انگوٹھی پر جما دیے۔ ہونٹ اپنی ہی حرکت پر دلفریب انداز میں مسکرائے تھے۔

****

دروازہ دوسری بار بجا تھا۔ٹی وی کے سامنے بیٹھی عیشال کے چہرے کے تاثرات بگڑے۔ مگر ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی۔

عیشال دروازے پر دیکھ ""تیسری بار دروازہ بجا تو فرحت حسین نے "" اسے آواز لگائی۔وہ مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق اٹھ کر دروازہ کھولنے کیلئے جانے لگی۔

اس نشال میڈم کو کوئی کام نہ کہنا اماں۔ محترمہ بیگم صاحبہ کی طرح "" تین ٹائم باہر نکل کر کھانا لے کر کھاتی ہے اور پھر سارا دن کمرے میں

مزے کرتی رہتی ہے۔""اس نے بڑبڑاتے ہوئے دروازہ کھولا تو بگڑا منہ مزید بگڑا۔ مگر نظر اسکے ہاتھوں میں موجود شاپنگ بیگز پر گئی تو لب 'اووو' کے انداز میں پھیلے۔

واہ بھئی۔اپنی حسین و جمیل دوست کیلئے پیسے برباد کیے ہیں ماہین "" صاحبہ نے""اسکی زبان کے زہر نے ہمیشہ کی طرح آج بھی ماہین کو نہیں بخشا تھا۔ مگر یہ صرف نشال کی محبت تھی کہ وہ پلٹ کر جواب نہیں دیتی ورنہ ایسی لڑکیوں کو سیدھا کرنے اسے اچھے سے آتا تھا۔

وہ اور اسامہ کل رات کی فلائٹ سے واپس آئے تھے اور آتے ہی وہ گفٹ دینے کے بہانے نشال سے ملنے آگئی تھی کیونکہ اسے اطلاع ملی تھی کہ اسکا کالج جانا بند کر دیا گیا ہے۔ مگر یہاں آتے ہی ہمیشہ کی طرح عیشال سے ہونے والا ٹاکرا اسکا موڈ برباد کر چکا تھا۔

ہٹو نشال سے ملنا ہے میں نے""" وہ بے زاری سے عینک بالوں میں """" اٹکاتے ہوئے بولی۔عیشال کی للچائی نگاہیں اسکے ہاتھوں میں موجود بیگز میں تھی۔

کیا ہے ان میں ؟"""ماہین نے چونک کر اسے اور پھر بیگز کو دیکھا۔پل """" میں معاملہ سمجھ آیا تھا۔وہ نفی میں سر ہلاتی اسے دھکا دے کر اندر بڑھ گئ۔

اوئے امیر زادی تیرے باپ کا گھر نہیں ہے جو منہ اٹھا کر آجاتی ہے۔ """" چل دفعہ ہو اپنا پیسہ کہیں اور جا کر لٹاؤ"""ماہین چلتے چلتے رک کر پلٹی۔اور آہستہ آہستہ چلتی اس تک آئ۔

باپ پر مت جانا،وہ حال کروں گی کہ اپنے باپ کا نام بھی بھول جاؤ """" گی۔ سمجھی ؟""""اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کرتی وہ کھلی دھمکی دے رہی

تھی۔ جبکہ یہ دھمکی نہیں تھی،،عیشال اچھے سے جانتی تھی۔ اسکے گھر والوں کے اثرورسوخ سے وہ واقف تھی۔ اسی لیے تو اسے لاکھ ناپسند کرنے کے باوجود گھر کا کوئی بھی فرد اسکے داخلے پر پابندی نہیں لگا سکا تھا نہ ہی اسے نشال سے ملنے سے روک سکتا تھا۔

اس پر تنفر سے بھرپور نگاہ ڈال کر وہ نشال کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

ہیلو کیسی ہو نشی؟"""اسکی نرم آواز باہر کھڑی عیشال نے سن کر نفرت """ سے انگلیاں چٹخائیں۔

کرلے پتر جتنی محبت کرنی ہے۔ کیسے بچائے گی تو اپنی دوست کو ایک """ بڈھے سے،، ہاہاہاہاہا عیشال حسین کو ایزی لے لیا اس نے۔

اگلے ہفتے والا نکاح کل ہی رکھواتی ہوں،اور یہ کیسے کرنا ہے یہ مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے بھلا؟"""وہ نفرت سے بھرپور انداز میں کہتی دروازے سے واپس پلٹ گئی۔اسکے باپ کو ساٹھ سالا شخص کے رشتے پر ہر گز کوئی اعتراض نہیں تھا،،ماں تو پہلے سے ہی نیم رضامند تھی،،اسلیے رشتے والی سیدہ خالا کو فوراہاں کر دی تھی۔

جس کے نتیجے میں ایک ہفتے بعد نکاح اور اسی کے ساتھ دو جوڑوں میں رخصتی رکھی گئی تھی،،جسے اب وہ کل سر انجام دینے والی تھی۔

کیسے؟یہ تو عیشال حسین ہی جانتی تھی۔

****

ماما مجھے لگتا ہے کل آپ نے ٹھیک نہیں کیا یوں بھائی کو بے بس کر """ کے۔"""اسفندیار رات کا گیا واپس نہیں آیا تھا،،سب گھر والے رات تو

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آرام سے سو گئے کہ شاید وہ رات گئے آجائے مگر اب صبح کے دس بج رہے تھے،،اور اسفندیار غائب تھا۔ہانیہ سمیت اسکے ماں باپ کو اب کو تشویش ہونے لگی تھی۔

ہانیہ خوش تھی بے حد خوش، گلِ رعنا سے بہتر لڑکی کوئی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ مگر اسے اپنے بھائی کی غیر موجودگی نے تشویش میں ڈال دیا۔یہ تو طے تھا کہ اسے کل والی اپنی ماں باپ کی حرکت بلکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔

"""" یہ تو بچپن سے طے ہے۔ہم نے صرف اعلان کیا ہے اور ایک چھوٹی سی رسم کی ہے۔"""" فرحانہ اچکزئی نے مطمئن انداز میں کہا تھا۔اگر وہ اسفندیار پر رہتیں تو اگلے تین سال تک بیٹے کی شادی کا خواب، خواب ہی رہتا۔

بالکل سب کچھ طے تھا اور آپ مجھے بے وقوف بناتے رہے۔ کبھی اپنی """"
مرضی سے شادی کا اختیار دیتے رہے،، اور کبھی کچھ۔
امی کیسے کر سکتی ہیں آپ ایسا؟"""" دروازے کے بیچ و بیچ کوٹ ہاتھ پر
لٹکائے وہ تھکا تھکا کھڑا تھا۔ شرٹ کے کھلے بٹنوں سے جھانکتا مضبوط سینہ
،، کہنیوں تک فولڈ ہوئے شرٹ کے بازو،، وہ نہایت غیر آرام دہ حالت
میں تھا۔ سرخ آنکھیں غصے اور رات جگے کی گواہ تھیں۔

تمہیں اعتراض کس چیز پر ہے اسفو میری جان؟"""" وہ محبت سے اسکے """"
پاس جاتے بولیں۔ اسفندیار لمحوں میں ان سے دور ہوا۔ محمود اچکزئی اور
ہانیہ نے بیک وقت حیرت سے اسے دیکھا۔ وہ کبھی انہیں خود سے دور نہیں
کرتا تھا۔ وہ جاہلوں کی طرح اگر توڑ پھوڑ نہیں کر رہا تھا تو اپنے رویے سے
اپنی ناگواری ظاہر کر رہا تھا۔

کل رات سب کے سامنے مجھے بے بس کر کے،،ایک ان چاہے رشتے کی زنجیریں میرے پیروں میں ڈال کر آپ پوچھ رہی ہیں کہ مجھے اعتراض کس چیز پر ہے؟"""وہ صدمے سے گویا ہوا۔

""" بس اسی چیز پر اعتراض ہے؟"""انکی بات کا مطلب سمجھتے اس نے لب بھینچے۔

""" مجھے گلِ رعنا سے رشتے پر بھی اعتراض ہے۔آپ نے کیسے سوچ لیا کہ میں اسے پسند کرتا ہوں؟یا وہ میرے ساتھ آگے چلنے کے قابل ہے۔

امی وہ سیدھی سادھی اور بڑے سے دوپٹے میں لپٹی لڑکی کبھی بھی میری آئیڈیل نہیں ہو سکتی۔"""اسکی بات پر سب ساکت ہوئے تھے۔انہیں ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ وہ گل کو ناپسند کر سکتا ہے۔

""" یہ بچپن سے طے ہے اسفو۔ مرنے سے پہلی تمہاری خالا نے طے کیا تھا یہ رشتہ۔""" اب کی بار وہ زرا غصے میں بولیں۔ اسفندیار نے کوٹ صوفے پر اچھالا اور بالوں میں ہاتھ پھیرتے خود کو کچھ بھی غلط کہنے سے باز رکھا۔

""" مجھے گلِ رعنا سے شادی نہیں کرنی۔ کل آپ کی عزت کی وجہ سے خاموش ہو گیا مگر آج خاموش نہیں رہوں گا۔
یہ میری زندگی کا سوال ہے۔""" اس نے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی اتار کر انکی ہتھیلی پر رکھی۔ فرحانہ اچکزئی کے سامنے مرتے ہوئی بہن کا چہرہ گھوم گیا،، جس نے بڑی امید اور محبت سے یہ رشتہ جوڑا تھا۔ انہوں نے صدمے اور بے بسی سے محمود اچکزئی کی جانب دیکھا۔

""" ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔ ہم تمہاری شادی تمہاری مرضی کے خلاف نہیں کریں گیں۔ یہ تمہارا حق ہے۔""" محمود صاحب کی آواز پر

اسفندیار کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔وہ بے اختیار مسکرادیا۔فرحانہ محمود نے بے یقینی سے انکی طرف دیکھا۔ہانیہ تو بس خاموشی سے کھڑی یہ فلمی منظر دیکھ رہی تھی۔

"""" میری جائیداد سے تمہیں کچھ نہیں ملے گا،،کیونکہ جس طرح تمہیں اپنی مرضی سے شادی کرنے کا پورا حق حاصل ہے،،اسی طرح مجھے بھی اپنی جائیداد کے بارے میں فیصلہ کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔"""" انہوں نے اسفندیار کے سرپر دھماکہ کیا تھا۔وہ گنگ رہ گیا۔اسکا باپ اسے کھلے عام گلِ رعنا سے شادی نہ کرنے کی صورت میں عاق کرنے کی دھمکی دے رہا تھا۔

ڈیڈ"""" اسکے لب بے یقینی اور صدمے سے بے آواز ہلے۔فرحانہ """" اچکزئی نے مطمئن انداز میں ایک گہری سانس کھینچی۔

جب تک تم فیصلہ نہیں کر لیتے اسے اپنے پاس رکھو۔ سوچ سمجھ لو،، """" پھر بھی انکار کرنا ہو تو یہ واپس کر دینا ہم سمجھ جائیں گیں تمہارا فیصلہ. اسکے بعد ہمارا فیصلہ تو تم جانتے ہی ہو۔""""انہوں نے انگوٹھی اپنی اہلیہ کے ہاتھ سے پکڑ کر اسکے ہاتھ پر رکھی اور باہر نکل گئے۔

میرے آفس کے کپڑے نکالیں۔""""انہوں نے جاتے جاتے فرحانہ """" اچکزئی کو آواز لگائی۔ وہ اثبات میں سر ہلاتی اسفندیار کے بے یقین چہرے پر ایک نگاہ ڈال کر دروازہ کھول کر باہر نکل گئیں۔

ان کے جاتے ہی وہ دھپ سے صوفے پر گرا تھا۔ اور انگوٹھی سامنے پڑے میز پر پھینکی جو شور مچاتے ہوئے گھومتی گھومتی آخر میں رک گئی تھی۔

****

"""" کالج کیوں نہیں جارہی؟امتحان ہونے والے ہیں اور یہ فائنل سیمیسٹر ہے۔""""ماہین نے خفگی سے اسے دیکھ کر پوچھا۔نشال بالوں کی چوٹی کو آخری بل دیتی پونی میں باندھ کر اسکے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"""" کیونکہ اب ان امتحانوں کی نہیں بلکہ زندگی کے آئندہ امتحانات کی تیاری کررہی ہوں۔""""وہ بے حد کم بولتی تھی،، مگر جب بولتی تھی تو اسکے الفاظ اتنے گنے چنے اور گہرے ہوتے کے اگلا بندہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔اس سے بات کرکے ہر شخص اس سے متاثر ہوتا تھا مگر گھر والوں کا رویہ اسے آگے بڑھنے ہی نہیں دے رہا تھا۔کیونکہ جب تک انسان کو گھر سے طاقت نہ ملے وہ کبھی بھی بہادری سے دنیا والوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

یہی وجہ تھی کہ وہ پہلے خود ترسی اور اب آہستہ آہستہ قید تنہائی کا شکار ہو رہی تھی۔

""""زندگی کے امتحان تو پہلے بھی دے رہی ہو،،اب کونسے نئے امتحانات آگئے ہیں؟""""وہ خفگی سے اسے دیکھتی اسی کے انداز میں بولی۔نشال اسکی خفگی کی وجہ اچھے سے جان گئ تھی،،وہ جب بھی مایوسی کی باتیں کرتی،ماہین ایسے ہی اس سے خفا ہو جاتی تھی۔بے شک وہ منہ سے اظہار نہیں کرتی تھی مگر اسکا انداز نشال کو سب باور کروا جاتا۔اسلیے اس کی کوشش ہوتی وہ کم سے کم اسکے سامنے مایوس کن باتیں کرے۔

ہاہاہاہاہاارے پاگل شادی ہے میری آج""""وہ پرانی بات کا اثر زائل """"کرتی مصنوعی ہنسی ہنستے ہوئے ماہین لغاری کے سر پر دھماکے کر گئ تھی۔

اسکا ویران اور کھوکھلا قہقہہ کمرے کی خاموش اور ویران دیوار سے بری

طرح ٹکرا کر واپس آگیا تھا۔دوسری طرف ماہین خاموشی سے بنا پلکیں جھپکائے بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔نشال اس کے پاس سے اٹھ گئ۔

""""جاننا چاہو گی کون ہے وہ؟""""وہ اسکی حیرت اور بے یقینی بھانپنے کے باوجود عام سے لہجے میں بات کر رہی تھی۔ماہین کو اسکی دماغی حالت پر شبہ سا گزرا۔

""""تین بچوں کا باپ ہے۔بیوی مر گئی ہے۔""""وہ کہتے کہتے بے ساختہ رکی اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔لیکن اس گھٹن زدہ کمرے میں ماہین کا سانس بند ہونے لگا۔چھت پر لگے پنکھے کے پر آہستہ آہستہ گھوم رہے تھے مگر انکی ہوا اندر کی گھٹن ختم کرنے سے قاصر تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یہ عمر،، حسن،، تعلیم،، حسب نسب،، کردار یہ سب عورت کو جانچنے """"
کے پیمانے ہیں۔

مرد کی عمر، تعلیم، حسن، خاندان تھوڑی دیکھی جاتی ہے؟ صرف اسکی
آمدن دیکھی جاتی ہے۔"""" اسکے لائے گئے گفٹ کھول کر دیکھتی وہ آہستہ
آہستہ بول رہی تھی۔اس نے رخ موڑ کر غیر محسوس انداز میں اپنی ہاتھ کی
پشت سے آنسو رگڑے، کیونکہ ماہین کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔
کمرے میں دو لوگوں کی موجودگی کے باوجود پراسرار خاموشی چھاگئ۔

بھاگ جاؤ نشال۔"""" سناٹے کو چیرتی ماہین کی سرگوشی نما آواز کے """"
ساتھ کچھ ٹوٹنے کی آواز آئ تھی۔

اسکا دیا گیا پرفیوم نشال کے ہاتھ سے ٹوٹ کر گرا تھا،، کمرے میں ایک دم
خوبصورت سی خوشبو پھیل گئ تھی۔اور وہ اپنی جگہ تھم سی گئ۔

اللہ کی زمین بہت وسیع ہے نشی،، بھاگ جاؤ۔ ""

یہاں رہی تو مر جاؤ گی۔"" ماہین اسے کندھوں سے جھنجھوڑتے ہوئے بولی۔ نشال خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔ یوں جیسے وہ کوئی بے جان چیز ہو۔

یہ لوگ مار ڈالیں گیں تمہیں میری جان۔"" ماہین نے تھکے ہارے "" انداز میں اسے اپنے ساتھ لگایا۔ وہ بت بنی اسکی حرکت پر خاموش تھی۔

باہر بیٹھے بھیڑیئے نا صرف ماریں گیں بلکہ نوچ ڈالیں گیں۔"" کئ "" لمحوں کے توقف کے بعد وہ رندھی ہوئی آواز میں بے بسی بولی۔ ماہین نے اسکی نم آنکھوں کو دیکھتے اذیت سے مٹھیاں بھینچ لیں۔

بھاگ جانا ہر مسئلے کا حل ہوتا ہے۔ مگر صرف فلموں ڈراموں میں۔ ""

Zubi Novels Zone

یہاں ایک قدم باہر نکالوں گیں تو باہر زبان نکال کر بیٹھے کتے سو قدم میری طرف بڑھائیں گیں۔"""وہ کہتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ماہین کے لبوں پر قفل لگ گئے۔

میں صرف ایک بار بھاگوں گی کبھی واپس نہ آنے کیلیئے۔""""آنسو """" پونچھتے وہ لمحے بھر کیلیئے رکی۔ماہین نے بے چینی سے اسکی طرف دیکھا۔

اس ظالم اور بے حس دنیا سے بھاگوں گی کبھی واپس نہ آنے کیلیئے۔"""" "" ماہین کی سانسیں تھم گئیں۔
کمرے میں خاموشی چھا گئی۔الفاظ جیسے کھو گئے تھے۔

دیر ہو رہی ہے تم جاؤ۔""""وہ تھک ہار کر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر """" دونوں بازو گھٹنوں کے گرد حائل کر کے بیٹھ گئی۔ماہین کئی لمحے وہیں کھڑی

اسے دیکھتی رہی،، پھر آہستہ سے چلتی اسکے پاس اسکے روبرو نیچے زمین پر بیٹھ گئ۔

اسکا بیش قیمت جوڑا خراب ہوتا دیکھ کر نشال استہزایہ ہنسی اور چہرہ موڑ گئ۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہاں سے بھاگو گی تو سو کتے رال ٹپکائے تمہاری طرف بڑھے گیں مگر ____"""" وہ رکی اور آنکھیں سختی سے بند کیں۔

ان سو کتوں سے نبٹنے کیلئے بندوق ہاتھ میں تھامے کوئی اور بھی کھڑا ہوگا۔"""" اس نے رک رک کر جملہ ادا کیا۔ دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ جو وہ سوچ رہی تھی اسکے ہونے کے چانس ناہونے کے برابر تھے مگر اسکے علاوہ نشال کو بچانے کا کوئی حل نہیں تھا۔

اور پھر بندوق تھام کر کھڑا شخص نوچ ڈالے گا۔ ""

کیا فرق پڑتا ہے ایک نوچے یا سو؟ اذیت تو وہی ہوگی۔"" وہ اسکی بات کاٹتے بولی۔ اذیت کی انتہاؤں کو چھوتی وہ آنسو روکنے میں بری طرح ناکام ہو رہی تھی۔

شادی کر لو"" نشال کو جیسے کرنٹ لگا تھا۔ اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر "" اسے دیکھا۔ اسکے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔

کیا وہ پاگل ہو چکی تھی؟

پہلے بھاگنے کیلئے قائل کرنے کی کوشش کر رہی تھی اور اب شادی کیلئے! ماہین نے اسکی آنکھوں میں چھپے سوال کو پڑھتے گہری سانس فضا کے سپرد کی۔

Zubi Novels Zone

بھائی سے شادی کرو گی؟""اسکا جملہ اٹھا غیر متوقع تھا کہ نشال ""
حسین کا وجود بے جان ہو گیا۔پلکوں کی جنبش،،ہونٹوں کی کپکپاہٹ،وجود
کہ لرزش،،دل کی دھڑکن،،آنسوؤں کا سلسلہ سب تھم گیا۔

معاًاگلے ہی لمحے کمرے میں زوردار قہقہہ گونجا۔وہ ایک ہاتھ سے آنسو
پونچھتی ہنستی چلی جارہی تھی۔بے تحاشا بے حساب۔
ہنستے ہنستے اس نے سر ہلکا سا دیوار سے ٹکرایا اور پھر ہنسنے لگی۔آنسوؤں اور
ہنسی کا جیسے مقابلہ چل رہا تھا۔
وہ اس وقت ہنستی روتی اتنی قابل رحم لگ رہی تھی کہ دیکھنے والے کی
آنکھیں چھلک پڑتیں۔وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔
ماہین نے آگے بڑھ کر اسے خود سے لگایا۔وہ بے جان وجود کی طرح کھنچتی
چلی گئی۔

Zubi Novels Zone

اس جہنم سے نکال دوں گی تمہیں۔یہی ظالم اور بے حس دنیا ایک دن """ تمہاری چوکھٹ پر جھولی پھیلا کر آئے گی""" اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے اس نے سرگوشی نما انداز میں کہا۔یہ آخری سرگوشی تھی جو نشال حسین نے سنی،،وہ اسکے بازوؤں میں ہی اپنے حواس کھو چکی تھی۔

****

گل باجی،،باہر وہ آئے ہیں۔""" پینٹنگ کرتے کرتے وہ ایکدم رکی اور """ پلٹ کر نوری کو دیکھا جو دوپٹے کا کونہ دانتوں میں دبائے اسے اطلاع دینے آئی تھی۔

کون؟""" برش میز پر رکھتے اس نے اپنے ہاتھ صاف کیے۔اور اپرن """ اتار کر رکھا۔

ارے وہی،، آپ کے منگیتر """ کہتے کہتے وہ آخر میں ہنس دی۔ گلِ رعنا اسکے انداز پر پہلے چونکی اور پھر بے ساختہ ہنس دی۔ اسکے شرمانے کی ادا نے گل کو خاصا محظوظ کیا تھا۔

آتی ہوں۔ """ چیزیں سمیٹتے اس نے مختصر سا جواب دیا۔ """

نہیں انہوں نے کہا ہے کہ آپ جلدی نیچے آئیں،، کہیں جانا ہے۔ بڑے صاحب سے اجازت لے لی ہے۔ """ گل ٹھٹھک کر رکی۔ کچھ انہونی کا احساس ہوا تھا۔

ہمم،، آرہی ہوں۔ """ اسکا موڈ ایکدم بدلا تھا۔ ملازمہ جاچکی تھی۔ وہ شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر سکارف لینے لگی،، ساتھ ساتھ دماغ اسکے

بلاوے کی وجہ تلاشنے کی کوششوں میں تھا۔ جس طرح وہ منگنی کے فوراً بعد بگڑے تاثرات کے ساتھ گیا تھا، وہ جان گئی تھی کہ وہ اس رشتے سے انجان تھا اور شاید ناخوش بھی۔

تو کیا اب وہ انکار کرنے والا تھا؟ اس نے دھڑکتے دل سے شیشے میں خود کو بغور دیکھتے سوال کیا۔

سکارف پن بے ساختہ اسکی انگلی میں چبھی۔ خون کی ایک ننھی سی بوند انگلی پر نظر آئی تھی جسے اس نے ٹشو سے صاف کر دیا۔ یہ سوچتے ہی دل کی حالت عجیب ہو رہی تھی کجا کہ یہ برداشت کرنا۔

جلدی سے سکارف لے کر وہ موبائل اور پرس اٹھا کر نیچے بڑھ گئی جہاں وہ لاؤنج میں ٹہلتا اسی کا منتظر تھا۔ اسے اپنے پیچھے آنے کا کہتا وہ باہر نکل گیا۔ گلِ رعنا، یوسف رضا سے اجازت لیتی اسکے پیچھے چل دی۔

گاڑی اگلے ہی لمحے ہواؤں سے باتیں کرتی گھر سے نکل کر اسلام آباد کی کشادہ سڑکوں پر گامزن تھی۔وہ خاموشی سے سامنے دیکھتا ڈرائیونگ کی طرف متوجہ تھا۔اسکی خاموشی گل کے شک پر یقین کی مہر لگا رہی تھی۔ انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسائے وہ ایک آدھ نگاہ اس پر ڈال کر واپس سامنے ڈال لیتی۔

کہاں جا رہے ہیں ہم؟""گہری سانس بھرتے اس نے خاموشی سے "" ڈرائیونگ کرتے اسفندیار کو مخاطب کیا۔دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔وہ لب بھینچ گئی البتہ دوبارہ اسے مخاطب نہیں کیا تھا۔اگر وہ اسفندیار تھا تو یہ بھی گلِ رعنا تھی۔

گاڑی اسلام آباد کے مشہور کافی ہاؤس کے سامنے رکی۔وہ بنا کچھ کہے اپنی طرف کا دروازہ کھول کر اسکے ساتھ چل پڑی۔

دونوں نے آمنے سامنے نشستیں سنبھالیں۔

بات کرنی ہے تم سے"""وہ سیدھے مدعے پر آیا۔مقابل بھی یہی """ چاہتی تھی۔اسلیے سر ہلا دیا۔

دراصل_ """وہ کہتے کہتے رکا۔الفاظ یکدم کھو گئے۔اسے سمجھ نہ آئی """ کہ اپنی بات کیسے اس تک مناسب الفاظ میں پہنچائے۔وہ اسے اسکی کوششوں میں ہلکان ہوتا دیکھ کر ناچاہتے ہوئے بھی مسکرادی۔مگر جلد ہی ہونٹ بھینچ لیے۔

دیکھو گلِ رعنا ہم دونوں بلکل مختلف ہیں ایک دوسرے سے۔"""وہ """ مناسب الفاظ تراشتے ہوئے بولا۔

Zubi Novels Zone

غالباً ہر شخص ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔""" وہ اطلاع دینے """ والے انداز میں بولی۔اسفندیار نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا پھر سر جھٹک دیا۔

ہماری سوچ بھی ایک دوسرے سے مختلف ہے۔""" اس نے سامنے """ پر سکون ہو کر بیٹھی گل کو دیکھتے ہوئے کہا۔اپنی توقع کے عین مطابق اسے انکار کرتا دیکھ کر ایک بھولی بسری مسکان اسکے چہرے پر آ ٹھہری۔

کل رات جو کچھ ہوا""" اسفندیار نے ایک نظر اسکے ہاتھ میں موجود """ انگوٹھی کو دیکھا تھا۔

""" مجھے لگتا ہے کہ وہ ہم دونوں کیلئے ناقابل یقین اور شاکنگ تھا۔ """

"""اپنی بات کریں آپ""" گل نے سہولت سے اسکا جملہ کاٹا تھا۔اس نے ٹھٹک کر اسکے مطمئن چہرے کو دیکھا۔وہ کیسے ایک ان چاہے رشتے میں بندھ کر اتنی مطمئن ہو سکتی تھی؟

"""کیا تمہارے لیے یہ وہ شاکنگ نہیں تھا؟ تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ کوئی بھی تمہاری زندگی کا فیصلہ کر دے حالانکہ زندگی تم نے گزارنی ہے۔""" وہ ایک دم تیز آواز میں بولا مگر لوگوں کو خود کی طرف متوجہ پا کر لہجہ دھیما کر گیا۔

"""آگر میں کہوں کہ یہ بات میں پہلے سے جانتی ہوں تو؟""" اسفندیار بری طرح چونکا۔نفی میں سر ہلاتے اس نے جیسے خود پر افسوس کیا تھا۔صرف وہی تھا جسے پاگل بنایا گیا تھا باقی سب کو تو اس بات کا علم تھا۔

توپھر میں کہوں گا کہ مجھے تم سے شادی نہیں کرنی۔مجھے جب بھی """" شادی کرنی ہوئی اپنی پسنداور اپنی مرضی سے کروں گا۔""""وہ غصے سے تمتماتا چہرہ لیے دوٹوک انداز میں کہتا اس کے چہرے کا اطمینان چھین گیا۔ گلِ رعنا اسکے کھلے اظہار پر کئی لمحے کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔ ہاں مگر تکلیف ضرور ہوئی تھی۔

بچپن سے لے کر آج تک جس شخص کا نام اشاروں کنایوں میں اپنے ساتھ سنا تھا اس سے محبت ہونا فطری عمل تھا۔ہاں اگر وہ یہ کہتی کہ اسے بچپن سے اسفندیار کے ساتھ اپنا نام سننے کے باوجود محبت نہیں ہوئی تو یقیناً وہ جھوٹی ہوتی۔

توُ؟""""وہ اپنی اندرونی کیفیت چھپاتی ترکی بی ترکی بولی۔ہاتھوں کی """" لرزش واضح تھی جنہیں اس نے میز کے نیچے کر لیا۔

"""" تو یہ کہ تم انکار کر دو اس رشتے سے؟"""" وہ دوٹوک انداز میں بولا۔ وہ معاملہ سمجھتی ہنس دی۔

"""" اوو وہ یہ بات ہے۔ ویسے یہ کام آپ بھی کر سکتے ہیں تو میرے ذریعے کیوں کروا رہے ہیں؟"""" وہ تلخی چھپاتی بے تاثر لہجے میں بولی۔ اسفندیار تلملا کر رہ گیا۔

"""" تم ایسے شخص کے ساتھ شادی کر لوگی جو تمہیں ریجکٹ کر رہا ہو؟"""" """" اس نے شاطر انداز میں چال چلی۔ وہ پل بھر کیلئے لاجواب ہو گئی۔ عزت نفس اور محبت میں بحث چھڑ گئی۔

ایسے شخص سے شادی کرنے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جسے ""
میری مرتی ہوئی ماں نے میرے لیے منتخب کیا تھا""اس نے سہولت سے
جواب دیا۔

تم نہیں کرو گی انکار؟""وہ غصہ دباتا لفظ چبا کر بولا۔ ""

نہیں۔کیونکہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔آپ کو اعتراض ہے تو آپ ""
شوق سے کریں انکار۔مجھے تب بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا""اس نے
بات مکمل کرتے کرسی کی پشت سے ٹیک لگالی اور ٹشو سے چہرہ صاف کیا۔
وہ پیچ وتاب کھا کر رہ گیا۔

"" ____ میں تمہیں پھر سے سمجھا ""

گھر چھوڑ دیں پلیز۔ مجھ سے کسی قسم کی توقع مت رکھئے گا کیونکہ میں """" کسی کو اجازت نہیں دیتی کہ کوئی اپنے فائدے کیلئے مجھے استعمال کرے۔ نہ ہی کسی کو اپنے کندھے پر بندوق رکھ کر چلانے کی اجازت دیتی ہوں۔"""" قطعیت سے اس پر بہت کچھ واضح کرتے وہ وہاں سے اٹھ کر پارکنگ کی طرف بڑھ گئی۔ اسفندیار نے ہاتھ کا مکہ بنا کر زور سے میز پر مارتے اپنا اشتعال دبایا۔

میری جائیداد سے تمہیں کچھ نہیں ملے گا،، کیونکہ جس طرح تمہیں """" اپنی مرضی سے شادی کرنے کا پورا حق حاصل ہے،، اسی طرح مجھے بھی اپنی جائیداد کے بارے میں فیصلہ کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔"""" اس نے وہی ہاتھ کی مٹھی بنا کر ماتھے پر ماری۔

جہنم بنادوں گا تمہاری زندگی""""اسکی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔ """"
اس نے پارکنگ کی طرف نگاہیں دوڑاتے خود سے ایک عزم کیا تھا۔

****

نشال کو چارپائی پر ڈالتی وہ اسکے لیے پانی لینے باہر نکلی۔جب ساتھ والے کمرے سے آوازیں سن کر رکی۔اپنی اس غیر اخلاقی حرکت پر اسے شرمندگی محسوس ہو رہی تھی مگر وہ سننے کی خاطر اخلاقیات پرے دھکیلتی وہیں دیوار کے ساتھ لگا کر کھڑی ہو گئی۔

اماں یہ سن،،،میں نہ کہتی تھی کہ یہ لڑکی ٹھیک نہیں ہے۔اماں اسے """" بھاگنے کے مشورے دے رہی تھی۔""""فون ریکارڈنگ چلا کر اس نے

اپنی ماں کے سامنے کی،، جسے سن کر بے ساختہ فرحت حسین نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔

مگر نشال کا جواب سن کر انہیں تھوڑی تسلی ہوئی تھی۔ ریکارڈنگ بس یہیں تک تھی، باہر کھڑی ماہین نے شکر ادا کیا کہ اس نے شادی والی بات ریکارڈ نہیں کرلی۔

اماں اس سے پہلے یہ اپنی دوست کی باتوں پر آکر ہمارے منہ پر کالک """" ملے،، میں تو کہتی ہوں کہ جو نکاح اگلے ہفتے ہونا ہے وہ کل رکھ لیتے ہیں۔

______"""" اس سے زیادہ سننے کی سکت اس میں نہیں تھی،، وہاں سے پلٹ گئی۔ جانتی تھی کہ عیشال حسین نامی ڈائن اپنی ماں کو منا کر ہی دم لے گی۔ اور اگر ایسا ہو گیا تو نشال کے پاس اقرار کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔

اسکے پاس صرف ایک راستہ بچا تھا،، اور وہ راستہ تھا اسامہ لغاری۔

کانپتے ہاتھوں سے اس نے فون نکال کر اسامہ کا نمبر ملایا۔پہلی بیل پر ہی فون اٹھالیا گیا تھا۔وہ کچھ کہنے کی بجائے لب کاٹتی رہی۔

ماہین؟کیسی ہو؟""وہ خاموشی محسوس کرتا فکر اور بے چینی سے بولا۔ "" اسکا محبت بھرا انداز ماہین کو کچھ حوصلہ دے گیا۔

بھائی ایک بات مانیں گیں؟""اسکے سوال کو نظر انداز کرتے سوال "" کیا۔آفس میں ریلیکس بیٹھا اسامہ ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا۔

"" بولو۔ ""

پہلے بتائیں مانیں گیں یا نہیں؟""وہ تھوڑی ضدی ہوئی۔ ""

ماہین! پہلے کبھی کوئی بات رد ہے جو یہ رد کروں گا۔""" اس نے خفگی """
سے کہا۔وہ شرمندہ ہو کر رہ گئی۔

بھائی۔""" وہ لمحے بھر کو رکی۔ """

شادی کریں گیں؟""" وہ جلدی سے کہہ کر دانتوں تلے لب دبا گئی۔ """

ظاہری سی بات ہے میری جان کروں گا شادی۔اب ساری زندگی """
کنوارا تو نہیں رہنا میں نے۔تم وہ کہو جو کہنا ہے۔""" اسکی بات کہ گہرائی
جانچے بغیر وہ اپنی ہی دھن میں بولا۔ماہین نے بے بسی سے فون کو دیکھا۔

""" میری دوست نشال ہے نا؟ """

ہمم""" وہ مکمل طور پر اسکی طرف متوجہ تھا۔ """

اس سے شادی کر لیں پلیز۔""" جلدی سے کہتے اس نے اسامہ لغاری """ کی سماعتوں پر دھماکہ کیا تھا۔ وہ پہلے حیران ہوا اور پھر ہنس دیا۔

ٹھنڈا پانی سر پر ڈالو میری جان۔ اور پھر سو جاؤ۔ آج ویسے بھی کافی """ گرمی ہے۔""" وہ اسکی بات کو سنجیدہ نہ لیتے ہوئے بولا۔

بھائی مزاق نہیں کر رہی میں۔ اسکے پیرنٹس اسکی شادی ایک ساٹھ """ سالا شخص سے کروا رہے ہیں۔ اسکے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔
آپ پلیز ابھی آ جائیں یہاں،، اور اس سے شادی کر لیں۔""" اسکا لہجہ نم ہو گیا۔ آخری امید بھی ٹوٹتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

""" بہت ہو گیا ماہین۔ یہ کیا فضول بات ہے؟ میں نے کیا ساری دنیا کی مظلوم لڑکیوں کا ٹھیکا اٹھایا ہوا ہے؟

وہ اسکے ماں باپ ہیں، جو بھی کریں گیں اسکی بھلائی کیلیئے ہی کریں گیں"""

وہ ذرا غصے سے بولا تھا۔ ماہین کی آنکھیں چھلک پڑیں۔

"""" نہیں کر رہے وہ اسکی بھلائی۔ آئی ہیٹ یو،، جب بات مانی نہیں تھی تو کہا کیوں؟

کریں جس سے کرنی ہے شادی """وہ روتے ہوئے فون کاٹ گئ۔ نشال کے سامنے جو بلند بانگ دعوے کیے تھے،، وہ سب پانی میں بہتے نظر آرہے تھے۔ اسکی تکلیف خود محسوس ہو رہی تھی۔ اپنے آنسو بے دردی سے صاف کرتی وہ اندر جانے لگی جب میسج کی آواز پر رکی۔

میں تمہاری بات ماننے کیلئے تیار ہوں۔ابھی آرہاہوں،، لیکن کبھی مجھ """ سے نفرت مت کرنا۔"""اس نے بمشکل اپنی چیخ روکی۔دل جھوم رہاتھا۔ انگ انگ خوشی سے نہال تھا۔اسکادل چاہ رہاتھاکہ خوشی سے بھنگڑے ڈالے۔

""" I love you bro """

دل کے ایموجیز کے ساتھ میسج بھیجتے وہ تقریباًبھاگتے ہوئے نشال کو خوشخبری سنانے اندر بڑھ گئ جہاں وہ دیوار کے ساتھ سر ٹکائے چھت کو گھور رہی تھی۔

****

سنا ہے آج بڑے بڑے لوگ ملے تھے""ہانیہ اسکے بیڈ پر نیم دراز "" اپنی ہی دھن میں بولی۔ گل کے کینوس پر تیز تیز چلتے ہاتھ جھٹکے سے رہے،، چہرے پر تکلیف کے آثار نمودار ہونے لگے۔وہ چاہ کر بھی اسکی بات پر مسکرانہ پائی۔

سنا ہے تو سچ ہو گا۔""وہ سر جھٹک کر کینوس کی جانب متوجہ ہو گئ۔ ""

یار اب اپنی دوست کو بھی بتاؤنا پہلی ملاقات کی اندرونی کہانی""وہ """"" اسکے گرد بازو حائل کرتے آنکھ دبا گئی۔ گلِ رعنا تلخی سے ہنس دی۔

وہ بتاؤں جو میں کہنا چاہتی ہوں یا وہ جو تم سننا چاہتی ہو؟""اسکے سوال "" پر ہانیہ نے سوچنے کے انداز میں ہونٹوں پر انگلی رکھی۔

"""" وہ جو میں سننا چاہتی ہوں۔"""گلِ رعنا کی توقع کے عین مطابق اسکا جواب آیا تھا۔ہر کوئی یہی تو کرتا ہے،، صرف اپنے مطلب کی بات سننا چاہتا ہے،،،دوسرا کیا کہنا چاہتا ہے اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں ہوتی۔

"""" مجھ سے سننے کی کیا ضرورت ہے پھر؟ پتا تو ہے ہی تمہیں"""ہانیہ نے منہ کے زاویے بگاڑے۔

"""" ایک دفعہ میرا سین سیٹ ہونے دو،،تجھے بھی ایک لفظ نہیں بتاؤں گی۔"""وہ جل کر بولی تو گل بے ساختہ ہنس دی۔

"""" اس ضد اور محبت کی جنگ میں نجانے جیت کس کی ہو گی؟"""برش میز پر رکھتے اس نے بے دلی سے سوچا۔

شاید سمجھوتے کی""دل سے آواز آئی تھی۔اسکے قدم اپنی جگہ تھم"" گئے۔ایسا ہی تو ہوتا آرہا ہے،،جیت ہمیشہ سمجھوتے کی ہی تو ہوتی آئی ہے۔ اس نے آہستگی سے اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کی۔اور خود کو نارمل کرتی ہانیہ کی طرف متوجہ ہو گئی۔وہ اپنا دکھ،غم خود تک محدود رکھنے کی عادی تھی۔

****

وہ بمشکل اتنی گرمی میں اپنا اشتعال دبائے صرف اور صرف ماہین کی خاطر اس کے ماں باپ کے روبرو کھڑا تھا جو اسکی آمد کے مقصد سے انجان اسے ہونقوں کی طرح دیکھ رہے تھے۔وہ نہ اسے بیٹھنے کا کہہ سکتے تھے نا جانے کا کیونکہ اسکی شخصیت میں انوکھا سارعب تھا جو سامنے والے کو دبنے پر مجبور کر دیتا۔

وہ دراصل """اس نے گلا کھنکھارا۔اور ماہین کو بے چارگی سے دیکھا۔ """
وہ ان سے کیسے بات کرتا رشتے کی اور کیا کہتا؟
عجیب صورتحال تھی۔ماہین خود سٹپٹا گئی۔

دراصل انکل ہم نشال کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں۔میرا بھائی نشی سے """ شادی کرنا چاہتا ہے"""عیشال کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔وہ کبھی اس خوبرو جوان کو دیکھتی، کبھی نشال کے کمرے کے دروازے کی جانب۔
اس کم صورت لڑکی کا نصیب اتنا اچھا؟عیشال حسین کیلئے صدمہ ہی صدمہ تھا۔

کیا بول رہی ہو؟"""وہ دھڑکتے دل سے بولی۔اسکی حالت پر ماہین کا """ دل چاہا دل کھول کر قہقہے لگائے۔

میں کہہ رہی ہوں کہ نشال حسین، یعنی تمہاری بہن سے شادی کرنا """ چاہتا ہے میرا بھائی۔ سن لیا یا دوبارہ بتاؤں؟"""وہ جتاتی نگاہوں سے اسے دیکھتی مسکرا کر جلتی پر تیل ڈال گئی۔ عیشال تو کچھ لمحوں کیلئے بولنے کے قابل ہی نہ رہی۔

ہم سوچیں گیں،،، تم اپنے ماں باپ کو لے کر آؤ بات کرنے،، یہ کیا """" طریقہ ہے؟""""فرحت حسین کو کچھ نہ سوجھا تو جلدی سے بولیں۔ ان کی بات پر اسامہ نے بےزاری سے آنکھیں گھمائیں۔ اسکے ماں باپ یہاں آتے! ناممکن۔

ان تنگ گلیوں سے تو انکی گاڑیاں بھی نہیں گزرتی تھیں۔ اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتا،، تیز غصے سے بھری آواز کانوں سے ٹکرائی۔

""ارے اماں کیسے کر دیں ہم اپنی لڑکی کی شادی اس چھڑے چھانٹ امیر زادے کے ساتھ، جو اپنی بہن کے ساتھ اکیلا آ گیا؟ کیا بھروسہ کیا کرے گا ہماری لڑکی کے ساتھ؟ ارے اپنے ماں باپ کو تو لے کر نہیں آ سکا، آ گیا اپنی اس بہن کے ساتھ۔"" اپنی ماں کی بات پر ہوش میں آتے،، حسد اور غصے سے بپھری عیشال حلق کے بل چلائی۔ وہ لڑکی جسے وہ ایک دن بعد جہنم میں جھونکنے والی تھی،، اسکی زندگی کی کایا ایک دم پلٹ رہی تھی،، اور یہ حقیقت تسلیم کرنا کتنا مشکل تھا کوئی اس سے پوچھتا۔

Zubi Novels Zone

""ہاں صحیح کہہ رہی ہے تو۔ دیکھ لڑکے ہم نے نہیں کرنا یہ رشتہ وشتہ۔ تم جاؤ یہاں سے اپنی بہن کے ساتھ۔ ہماری بچی کا رشتہ طے ہو چکا ہے کل نکاح ہے اس کا۔"" وہ کچھ خوفزدہ سی بولیں۔ ایک امیر زادہ کیسے اس غریب اور کم صورت لڑکی سے شادی کیلیئے رضامندی دے سکتا تھا۔ یہ بات انکا دل کسی صورت ماننے کو تیار نہیں تھا۔

ماہی میری جان جب اسکے گھر والے راضی نہیں ہیں تو تم نے کیوں بلایا مجھے؟ """""

میرے خیال سے ہمیں چلنا چاہیے """وہ وارننگ دیتی نگاہوں سے ماہین کو دیکھتا ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔اس گھریلو ڈرامے سے اسکا دل متلانے لگا تھا۔وہ پہلی دفعہ اس طرح کا ڈرامہ دیکھ رہا تھا۔دوسرا اس ڈربے نما گھر میں اسکا دم گھٹ رہا تھا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر شرٹ کے اوپری بٹن کھول دیئے۔اس نے غیر ارادی طور پر ارد گرد نگاہ دوڑائی تو ٹھٹک کر رکا۔چھتوں پر لٹکی عورتیں اور بچے انہیں دیکھ رہے تھے اس قدر جہالت پر اس کا دل چاہا سب کو واپس انکے گھروں میں پٹخ دے۔

بھائی یہ تو چاہتے ہیں کہ اسکی شادی ساٹھ سالا بڈھے سے کر دیں تاکہ جان چھوٹے انکی۔یہ انسان نہیں انسان کے روپ میں چھپے بھیڑیے ہیں۔ """"

سوتیلوں سے بھی بدتر ہیں یہ۔""" ماہین نفرت بھری نگاہ بے چینی سے بار بار پہلو بدلتی عیشال پر ڈالتی اسامہ کو التجائی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

وہ گہری سانس بھرتا بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

غفور""" لمحوں میں حتمی فیصلہ کرتے اس نے اپنے ذاتی ملازم کو """ مخاطب کیا۔

جی سر""" وہ مؤدب انداز میں بولا۔ """

نکاح خواں اور گواہوں کو بلاؤ""" ماہین کے چہرے پر پر تکان """ مسکراہٹ دوڑ گئی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

لڑکے تم کیسے میری بیٹی سے شادی کر سکتے ہو ہماری مرضی کے بغیر؟ """"

""""نشال کا باپ غصے سے اسکی طرف بڑھا مگر اس نے انگلی اٹھا کر اسے دور رہنے کا اشارہ کیا۔

تم نے پوچھا تھا اس سے اپنی عمر کے بڈھے سے شادی طے کرنے سے پہلے؟"""" وہ اسی کے انداز میں بد تمیزی سے بولا۔ چھتوں پر آواز سن کر لوگ اکٹھے ہونے لگے تھے۔ چہ مگوئیاں بڑھنے لگی تھیں۔ اسکا باپ اپنی جگہ شرمندہ ہو کر وہیں کا وہیں کھڑا رہ گیا۔

امیر زادے بہن کی محبت میں بڑی غلطی کر رہے ہو""""عیشال کچھ """" سوچتے شاطرانہ انداز میں چلتی اس تک آئی۔ بالوں کی لٹ ایک انداز سے چہرے کے پیچھے کی تھی۔ مقصد اسے اپنے حسن کی طرف متوجہ کرنا تھا۔ مگر وہ بے زاری سے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا اسے دیکھتا رہا.

"""" میرے حسن کو دیکھ کر کہیں یہ تو نہیں سوچ رہے کہ جس سے شادی کرنے کیلئے بہن کی ایک آواز پر بھاگے آئے ہو وہ بھی میری طرح حسین ہو گی؟"""" ہنستے ہوئے وہ پل بھر کیلئے اسامہ لغاری کا چہرہ متغیر کر گئی۔اس نے بے ساختہ ماہین کو دیکھا جو بھینچے جبڑوں کے ساتھ عیشال کو دیکھ رہی تھی۔

"""" میں بالکل بھی ایسا نہیں سوچ رہا محترمہ۔اب بہن پر اتنا یقین تو ہے ہی کہ وہ کم از کم ایک ناگن اور ڈائن کی خاطر مجھے مجبور نہیں کرے گی۔"""" پھنکارتے لہجے میں وہ عیشال حسین کی ذات کے پرخچے اڑا گیا تھا۔

"""" یعنی مجبوری میں شادی کر رہے ہو؟"""" وہ ہنستے ہوئے بولی۔دل پر ٹھنڈی پھوار پڑی تھی۔

م'سے مجبوری کب 'م' سے محبت بن جائے،، کیا پتا چلتا ہے؟"""" """"

ماہین کے دیکھنے کے انداز سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ سامنے کھڑی لڑکی اچھی تو بلکل نہیں ہے۔ یقیناً سارے فساد کی جڑ بھی یہی ہے اسلیے اسکا ہر جملہ کمال مہارت سے اسے لوٹا رہا تھا۔

محبت 'کا لفظ سنتے اسکا چہرہ پھیکا پڑا تھا۔ اسامہ نے اسکی طرف سے رخ موڑ ' لیا۔

اگر آپ اس بات کی گارنٹی دیں کہ آپ اپنی بیٹی کی شادی اسکی مرضی """" سے اسکی عمر کے شخص سے کریں گیں تو میں یہاں سے چلا جاتا ہوں وگرنہ نکاح بھی ابھی ہو گا اور رخصتی بھی۔"""وہ قدم قدم چلتا حسین کے پاس گیا جو اسکے کہنے پر تذبذب کا شکار ہو گیا تھا۔

نشال کو اچھا رشتہ تو ملنے سے رہا،، اس لیے بہتر تھا کہ اسی سے شادی کر " دیتے۔ کم از کم یہ پیسوں والی اسامی تو تھی۔ کیا پتا انکے دن بھی بدل جاتے۔ نشال کی بدولت انکو بھی دولت ملنے کے امکانات تھے۔" حسین کا دماغ تیزی سے چلتا تانے بانے بن رہا تھا۔ اسامہ سنجیدگی سے کھڑا اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔

مجھے یہ نکاح منظور ہے""باپ کے فیصلے پر عیشال کی آنکھیں پھٹ "" گئیں۔ اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں۔ اور تیزی سے اندر کی جانب بڑھ گئی۔

تیری قسمت اتنی اچھی کیسے ہو سکتی ہے نشال؟ ""

نہیں۔ اتنی جلدی کیسے تیرے دن پھر سکتے ہیں۔ وہ تجھے دیکھے بغیر تیری سائیڈ لے رہا تھا،، اور مجھے دیکھ کر بھی نہیں دیکھ رہا تھا۔

کیسے لوگ تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں؟

میں حسین ہوں اسلیے ہر اچھی چیز پر صرف اور صرف میرا حق ہے۔""وہ پانی کے گلاس چڑھاتی غصے سے بڑبڑا رہی تھی۔ کھڑکی سے باہر نگاہ ڈالی تو وہ زرا سا جھک کر نکاح نامے پر دستخط کر رہا تھا۔ جھکنے کے باعث بھورے بال ماتھے پر بکھرے تھے۔

وہ چھری ہاتھ میں پکڑے شیلف پر مار رہی تھی اور خونخوار نگاہوں سے باہر کا منظر دیکھ رہی تھی۔

نکاح ہوتے ہی وہ ماہین کی بات پر ہلکا سا مسکرایا تھا،، وہ جی جان سے جل بھن گئی۔

اتنا حسین شخص تمہاری قسمت میں کیسے نشال؟ کیسے؟""اس نے "" دیوار پر ہاتے مارتے اپنا تیز تیز چلتا تنفس سمبھالنا چاہا۔

باہر سب نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو اس نے بھی اٹھائے۔

"""" اللہ کرے مر جاؤ تم۔ یہ شخص تمہیں دیکھتے ہی تم سے نفرت کا اظہار کرے۔ تمہاری زندگی جہنم بنا دے۔ تمہارے ساتھ بدترین سلوک کرے۔

تم روز مر و روز جیو،، اسی جینے مرنے کی کیفیت میں ایک دن ہمیشہ کیلئے مر جاؤ،، پھر میں حاصل کروں گی اسے۔ کیونکہ حسن پر پہلا حق صرف میرا ہے۔

میری بد دعا ہے اس مبارک موقع پر کے نشال تم ایک نئ جہنم میں جاؤ یہاں سے نکل کر۔ """"

وہ کیسی بہن تھی؟

اتنی نفرت؟

دل کی بھڑاس نکال کر وہ نشال کے کمرے کی طرف گئی جہاں وہ خاموشی سے ہاتھوں کی لکیریں دیکھ رہی تھی۔ چہرہ کسی بھی احساس سے عاری تھا۔ ماہین وہاں نہیں تھی۔

تجھے کیا لگتا ہے کہ تو بچ جائے گی مجھ سے ؟ زندگی جہنم بناؤں گی تیری۔ """
اس نے صرف اپنی بہن کی منتوں پر مجبوری میں شادی کی ہے تم سے،،
جیسے ہی یہ بہن کی محبت کا بخار اترا تو نکال باہر پھینکے گا تمہیں۔
یا پھر دوسری شادی کر کے تجھے اپنے بچوں کی نوکرانی رکھ لے گا۔ کیونکہ اتنے حسین و جمیل شخص کے ساتھ تجھ جیسی لڑکی نظر کا ٹیکہ لگے گی بیوی نہیں """ اسکی سماعتوں میں زہر انڈیلتی وہ اسے دھکا دے کر باہر کی جانب بڑھ گئی۔

""اور اگر یہ سب جھوٹ ہو گیا تو؟"" اسکی آواز رونے کی وجہ سے بھاری ہو رہی تھی۔ جانے اس نے کس امید کے تحت پوچھ کہا تھا حالانکہ اپنی اوقات اسے اچھے سے معلوم تھی۔

""تو پھر میں اسے سچ کر دوں گی۔"" وہ پلٹی اور زہر خند لہجے میں کہتی نشال کو خوف سے زرد کر گئی۔

""نشال کیا ہوا ہے؟"" ماہین اندر آئی تو اسے خوف سے کپکپاتے دیکھ کر جلدی سے اسے پاس گئی۔

""تم نے بہت غلط کر دیا ماہین۔ بہت غلط"" وہ غائب دماغی سے بولی تھی۔ خوف اسکے اعصاب اور حواسوں پر بری طرح سوار ہو چکا تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کچھ غلط نہیں ہوا۔سنا تم نے۔کچھ غلط نہیں ہوا۔ """"

ابھی تم بھائی کے ساتھ جا رہی ہو اسلام آباد۔اسے رخصتی پلس ہنی مون ہی سمجھنا۔""""اس نے اسے تسلی دینے کے چکر میں مزید پریشان کیا تھا۔

اسلام آباد اسکے ساتھ۔نہیں """"

ماہین نہیں۔مجھے صرف تمہارے ساتھ جانا ہے اور کسی کے ساتھ نہیں۔

""""اسکی حالت پر ماہین کو لمحے بھر کیلئے ترس آیا تھا۔

شادی میرے ساتھ تھوڑی ہوئی ہے بے وقوف۔ویسے بھی یہاں ماما """"
بابا کو نہیں پتا،،اگر ابھی گھر گئے تو بہت ہنگامہ ہو گا تبھی تو بھائی تمہیں وہاں لے کر جا رہے ہیں۔معاملہ سں منبھلے گا تب بھائی تمہیں لے کر واپس آ جائیں گیں۔

تب تک وہاں رہ کر تم دونوں ایک دوسرے کو بھی جان لو گے۔

بھائی بہت اچھے ہیں وہ تمہیں ہرٹ نہیں کریں گیں۔بلیو می۔"""وہ اسے تسلی دیتی اسکا ضروری سامان پیک کرنے لگی۔نشال کٹھ پتلی کی طرح خاموشی سے بیٹھی رہی۔

دماغ میں صرف ایک بات چل رہی تھی کہ وہ اسکے ساتھ اکیلی اسلام آباد جا رہی ہے۔

بیگ غفور (ملازم) کے ہاتھ باہر بجھوا کر وہ اسے لیے باہر نکلی۔بڑی سے چادر میں سوگوار سی وہ کہیں سے بھی کم از کم دلہن نہیں لگ رہی تھی۔ نشال نے دھڑکتے دل سے نگاہ صحن میں دوڑائی تو 'وہ' کہیں نہیں تھا۔رات ڈھلنے کو تھی۔دور کہیں سے مغرب کی اذانیں گونج رہی تھیں۔وہ ملنے کیلئے اپنی ماں کی طرف بڑھی۔یہ کیسی رخصتی تھی؟کیسا نکاح تھا؟ جہاں تسلی کے دو بولوں کیلئے اسکی ماں ہی نہیں تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جب تونے اپنی سہیلی کے ساتھ مل کر یہی گل کھلانے تھے تو ہمیں بتا """"
دیتی،، ہم ایسے ہی تیرے لیے رشتہ ڈھونڈنے کے چکر میں ہلکان ہوئے۔

""""پیار اور دعاؤں کیلئے انکے سامنے جھکا ہوا نشال کا سر جھٹکے سے اوپر اٹھا۔

انہوں نے اسے دیکھتے نفرت سے منہ موڑ لیا۔

آنسو اسکے حلق میں اٹکنے لگے،، مگر وہ تنہائی میں دل کھول کر بہانا چاہتی
تھی۔

اماں آپ کو غلط فہمی ____""""اس نے کچھ کہنا چاہا۔ """"

بس بس مجھے نہ پڑھا۔ دنیا دیکھی ہے میں نے۔""""وہ سسکی دباتی اپنے """"
باپ کی طرف بڑھی جس کی آنکھوں میں چھپے شکوے دیکھتے اسے خود سے
نفرت ہوئی تھی۔ مگر اسکی توقع کے برعکس حسین نے آگے بڑھ کر اسکے
سر پر ہاتھ رکھا۔ وہ اس لمحے ٹوٹ گئی تھی۔ اس ہاتھ کی اسے بچپن سے بے

تحاشا ضرورت تھی،، مگر یہ ہاتھ نہیں تھا اسکے پاس۔ شاید آج بھی صرف مجبوراً تھا کیونکہ محلے کی عورتیں ٹوہ لینے کے لیے چھتوں پر ہی موجود تھی۔ یا شاید اسکے باپ نے آگے کی پلاننگ کے چکروں میں اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

وہ پیچھے دیکھے بغیر منہ پر ہاتھ رکھتی باہر بھاگی۔ ماہین بھی اسکے پیچھے بھاگی۔ گلی کے کونے پر کالے رنگ کی گاڑی تھی،، اور وہ اسامہ لغاری کے سوا کس کی ہو سکتی تھی۔ وہ بنا کسی اور کی طرف دیکھے گاڑی کی بڑھی۔ اور پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ کر دروازہ لاک کر کے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا لی اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ باہر کھڑے ہو کر سیگریٹ پیتا اسامہ اس چادر میں لپٹی لڑکی کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کر حیران ہوا مگر پیچھے سے آتی ماہین نے اسے اشارے سے بتایا کہ یہ 'وہی' ہے۔

اس کے لب 'اووو' کے انداز میں پھیلے۔

""""تم جاؤ گھر،، غفور چھوڑ دے گا تمہیں""""اسامہ اسے گلے لگاتا بولا۔

""""بھائی پلیز اسے کچھ مت کہنا،، غصہ بلکل مت کرنا،، وہ بہت دکھی ہے۔ مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے کہ آپ اسے ہرٹ نہیں کریں گیں""""وہ اسکے گلے لگتی مان سے بولی۔اسامہ اسکے بالوں پر لب رکھتا 'ہمم' کہہ کر رہ گیا۔
نگاہ بے ساختہ کالے شیشوں کی طرف گئی جہاں سے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔

""""دیر ہو رہی ہے تمہیں۔گھر پہنچ کر کال ضرور کرنا مجھے""""وہ اسے گاڑی کی طرف بھیجتا تب تک وہیں کھڑا رہا جب تک گاڑی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔اسکے جاتے ہی وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ دروازہ کھول

کر اندر بیٹھا،،اور اگلے ہی لمحے گاڑی خطرناک حد تک تیز رفتاری سے چلتی

اسلام آباد کے راستے پر گامزن تھی۔

****

گاڑی کی رفتار نے اسے خوف میں مبتلا کر دیا۔وہ خطرناک حد تک تیز رفتار

سے گاڑی چلاتا اسکے ہوش اڑا گیا تھا۔قرآنی آیات کا ورد کرتے اس نے

سیٹ کی پشت پر سر ٹکا دیا اور آنکھیں موند لیں۔فلحال وہ اسے مخاطب نہیں

کرنا چاہتی تھی،،نہ ہی وہ چاہتی تھی کہ مقابل اسے مخاطب کرے۔

مگر !

"""نام کیا ہے تمہارا؟"""وہ اسی رفتار سے گاڑی چلاتا،،پیشانی مسلتا بولا۔ """

پچھلے دس منٹ سے وہ اسے پکارنے کیلئے اسکا نام یاد کرنے کی ناکام کوشش

کر رہا تھا۔ مگر وہ نام جو وہ ماہین کے منہ سے ہزار بار سن چکا تھا،،اس لمحے اسکے ذہن سے مکمل طور پر نکل چکا تھا۔ تنگ آ کر اس نے اسی سے پوچھ لیا۔

نشال چونکی،،سیدھی ہوئی اور پھر اسکے سوال پر غور کرتی خود پر،اپنی اوقات پر ہنس دی۔

اسکے چند گھنٹوں پہلے کے شوہر کو اسکا نام ہی نہیں معلوم تھا،اور وہ اس سے ان چند گھنٹوں میں نجانے کون کون سی امیدیں وابستہ کر رہی تھی۔

نشال حسین عرف بدکردار،بدصورت،جہنمی،نافرمان،بدتمیز، """" بدلحاظ،آوارہ اور________"""" وہ اپنے ہی دھیان میں رٹے رٹائے طوطے کی مانند باآواز بول گئی تھی،،اسے اندازہ ہی نہ ہوا۔

شٹ اپ""" اسامہ نے غصے سے گاڑی ایک جگہ روکی تھی۔وہ اچھل """ کر شیشے کے ساتھ جا لگی۔معاً اسے گاڑی کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی،،وہ بھسم کرنے والے انداز میں گاڑی سے اترا تھا۔

اترو""" اب کی بار نشال کو اپنے دائیں جانب سے آواز آئی تھی۔اس """ نے وحشت زدہ ہو کر باہر دیکھا جہاں وہ دروازہ کھولے اسے اترنے کا اشارہ کر رہا تھا،چہرے پر اس وقت نرمی کا شائبہ تک نہ تھا۔
اس سے نگاہیں ہٹا کر نشال نے باہر دیکھا جہاں رات کی تاریکی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی،،اور اس سنسان جگہ پر لوگوں کی موجودگی نہ ہونے کے برابر تھی۔ایک گلٹی اسکے گلے میں ابھر کر معدوم ہو گئی۔

مجھے اپنی بات دہرانا پسند نہیں ہے۔""""اس نے اپنے لفظوں پر زور دیا """" تھا۔وہ اگلے ہی لمحے گاڑی سے باہر تھی۔اسامہ نے زور سے گاڑی کا دروازہ بند کیا۔

وہ خوفزدہ سی اسکا ایک ایک عمل دیکھ رہی تھی۔اسے لگا کہ وہ ابھی اسے یہاں چھوڑ کر گاڑی زن سے بھگا کر لے جائے گا۔ لیکن توقع کے برعکس اس نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔

وہ آنکھیں پھاڑے کبھی کھلے دروازے کو دیکھتی جس کے ہنیڈل پر اسکا ہاتھ جما تھا،،تو کبھی اسے دیکھتی جو غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

میں ڈرائیور نہیں ہوں تمہارا""""غصے سے کہتے اس نے دروازہ کھلا """" چھوڑا اور گھوم کر دوسری طرف سے جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

اسکے تیوروں سے خائف ہوتی وہ خاموشی سے فرنٹ سیٹ پر اسکے ساتھ بیٹھ گئ۔گاڑی پھر سے ہواؤں میں باتیں کرنے لگی تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اب بتاؤ نام""""کچھ لمحوں کے توقف کے بعد اسامہ نے پوچھا۔وہ جو """" آنکھیں میچے پوری طرح باہر کی طرف متوجہ تھی،،اسکے سوال پر اس نے حلق تر کیا۔

نشال۔""""کچھ بعید نہ تھا کہ سابقہ تعارف پر وہ اسے گاڑی سے نیچے """" پھینک دیتا۔

ہممممم۔""""اسکی آواز نہ جانے کیوں مسکرائی تھی۔وہ جانتا تھا کہ اسکے """" ہر سوال کا اب وہ سیدھا جواب دے گی وہ بھی بن روئے۔

جانتی ہو کہاں جا رہے ہیں ہم؟""""وہ اسے ڈرانے کی غرض سے """" پر اسرار انداز میں بولا تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آہ تمہیں کیسے ہی پتا ہو گا؟میں بھی کیسی باتیں کر رہا ہوں۔""گاڑی
کا موڑ کاٹتے وہ ہنس کر بولا۔نشال کو اس لمحے ساتھ بیٹھے شخص سے،،اسکی
ہنسی سے،،اسکے انداز سے وحشت ہوئی تھی۔دل خوف سے بری طرح
لرزنے لگا۔وہ کھسک کر دروازے کے ساتھ لگ گئی۔

ایک لڑکی پٹانے جا رہا ہوں میں""اسامہ اسکا کھسکنا دیکھ کر نظرانداز
کرتا آنکھ دبا کر بولا تھا۔نشال نے جھٹکے سے رخ موڑ کر اسے دیکھا جواب
سیٹی بجاتا ہنس رہا تھا۔اسکے منہ سے بے ساختہ سسکی نکلی۔
نشال حسین کو شدت سے احساس ہوا تھا کہ اسکے ساتھ بھلا کرتے کرتے
ماہین اسے نئ جہنم میں جھونک چکی ہے جہاں سے فرار تو شاید ناممکن ہی
تھی۔ساتھ بیٹھا شخص جس میں اس نے راہ فرار تلاش کی تھی،،وہ ایک
تاریک قید خانہ تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بالکل نہیں۔مجھے آنسو صرف موت پر اچھے لگتے ہیں۔""" وہ اسکا آنسو """ صاف کرتا ہاتھ سختی سے پکڑتا جنونی انداز میں بولا۔نشال رونا بھول کر اسے دیکھنے لگی جو سڑک کے کنارے گاڑی روک چکا تھا۔

میں اپنی موت پر ہی رو رہی ہوں """اس میں جانے کہاں سے ہمت """ آئی تھی کہ وہ تیزی سے بولی۔البتہ اسکا ہاتھ جھٹکنے کی جرآت نہیں کی تھی۔

اوووو،، تمہاری موت پر تو ہے ہی کوئی نہیں۔""" وہ ادھر ادھر دیکھتا """ مصنوعی تاسف سے بولا۔نشال نے اس بے رحم شخص سے نگاہیں پھیر لیں۔وہ اسکو کچھ دیر معائنہ کرتی نظروں سے اسے دیکھتا رہا پھر اسکا ہاتھ چھوڑ کر سٹیئرنگ پر ہاتھ جما دیے۔

شدید احساسِ کمتری کا شکار ہو تم لڑکی۔""" تاسف سے کہتا وہ نشال"""
حسین کو جھٹکا دے گیا۔

****

زاویار اپنے ایک دوست کی شادی کے سلسلے میں اس وقت کراچی میں تھا۔
سب پرانے دوست اس وقت مل کر بائیک ریسنگ کرتے کالج کے دنوں کی
یاد تازہ کر رہے تھے۔
وہ آگے نکلنے کی کوشش میں تیز رفتار سے بائیک چلا رہا تھا، کہ سامنے کسی کو
دیکھ کر ٹھٹھکا۔وہ بلاشبہ ماہین ہی تھی جو ڈرائیور پر غصہ ہوتی سڑک کے
کنارے پریشانی سے ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔

""""گاڑی لینڈ کروزر رکھی ہوئی ہے،، لیکن ہر دوسرے دن سڑک کے کنارے خراب ہو جاتی ہے۔اس سے اچھا ہے کوئی اچھی سی سستی گاڑی لے لو۔""""وہ تھوڑے سے فاصلے پر بائیک روک کر دونوں پاؤں زمین پر رکھتا طنزیہ بولا۔

""""تم؟""""پریشانی سے ٹہلتی ماہین نے اسکی آواز پر جھٹکے سے سر اٹھا کر دیکھا۔وہ ہیلمٹ سامنے رکھے دونوں کہنیاں اس پر ٹکائے اسے ہی دیکھ رہا تھا جیسے اس سے زیادہ ضروری کام کوئی نہ ہو۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس کے پاس پہنچی۔

""""جی میں۔""""اس نے نہایت معصومیت سے جواب دیا۔

"""تم میرا پیچھا تو نہیں کر رہے؟""" ماہین بغور اسکا رف سا حلیہ دیکھتی کچھ سوچنے کے انداز میں بولی۔ کل ہی تو وہ اسلام آباد سے واپس آئی تھی اور آج یہ اسکا پیچھا کرتا کرتا یہاں آ گیا تھا۔

اسکی بات پر زاویار نے عجیب و غریب نگاہوں سے اسے دیکھا۔ اب کیا دنیا کے سارے کام ختم ہو چکے تھے جو وہ ایک لڑکی کا پیچھا کرتا؟

"""او وہاں،، میں آپکا ہی تو پیچھا کر رہا تھا۔ پر پلیز کسی کو بتایئے گا مت۔ مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔""" وہ اسکا مزاق اڑاتا بولا۔ ماہین نے آنکھیں سکیڑ کر اس اسلام آبادی چھچھورے کو دیکھا جو بلا جھجک اسکی سر عام بے عزتی کر رہا تھا۔

"""چھیڑ رہے ہو؟""" وہ دونوں ہاتھ کمر پر ٹکاتی زرا سا آگے کو ہوئی۔ زاویار نے اسی کے انداز میں کمر پر ہاتھ رکھے۔

کہتی ہو تو چھیڑ دیتا ہوں۔ کیونکہ میں پارٹ ٹائم مکینک کے ساتھ ساتھ """ ایک نامور چھچھورا بھی ہوں۔""ماہین اسکے پر اسرار سرگوشیانہ انداز پر سٹپٹا کر پیچھے ہوئی۔

""" جانتے نہیں ہو مجھے،،اسامہ لغاری کی اکلوتی بہن ہوں میں۔ مجھے چھیڑنے کی کوشش کی تو وہ دو منٹ میں تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے سمندر میں پھینک دیں گیں۔""اس نے رعب ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ کیونکہ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ سامنے کھڑا شخص نہیں جانتا تھا کہ وہ اسکے دوست کی بہن ہے اور ایسا ہی ہوا تھا،،اس انکشاف پر زاویار کے لب واؤ کے انداز میں پھیلے۔

اچھاتم ہوماہین لغاری۔""" وہ اسے سرتا پیر دیکھتے ہوئے چونکتے ہوئے """
بولا۔ماہین نے زراسی گردن اکڑائی۔وہ اپنے بھائی کا تعارف کروائے اور
مقابل رعب اور دبدبے میں نا آئے،، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

دونوں بہن بھائی ہی بے وقوف ہو""" اس نے اپنا جملہ مکمل کیا اور """
قہقہہ لگا کر ہنسا جیسے اپنی بات سے محفوظ ہوا ہو۔

بے وقوف کسے بولا؟""" وہ غصے سے بپھری دو قدم مزید آگے ہوئی۔ """
اسکا سفید چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔

میں نے کسی کو بے وقوف بولا؟ """
اچھا! یہ کب ہوا؟""" اسکی چالاکی پر ماہین صدمے کے مارے اسے دیکھنے
لگی۔وہ قہقہہ روکتا اسے دیکھنے لگا۔

""" اوکے سوری۔ایسے ہی بولا میں نے۔"""اسے اپنی طرف غصے اور شکایتی نگاہوں سے تکتا پا کر زاویار نے مصالحانہ انداز اپنایا۔اسکے تنے تاثرات تھوڑے ڈھیلے پڑے۔

""" مدد چاہیے؟"""شان بے نیازی سے آفر کی۔

""" شکریہ۔میں اپنے بھائی کو بول چکی ہوں دوسری گاڑی ابھی پہنچ جائے گی۔"""اسکے لہجے میں مان تھا۔وہ ہنس دیا۔

""" اچھا کیا۔پچھلی دفعہ بھی مجھ سے مدد مانگنے کی بجائے اپنے بھائی کو ہی کال کرنی چاہیے تھی کیونکہ ہماری طرف بڑھنے والا ہر ہاتھ مدد کیلئے نہیں ہوتا،،کچھ ہاتھ نوچ بھی ڈالتے ہیں۔"""ہیلمٹ دوبارہ پہنتے اس نے اسے

وہی نصیحت کی تھی جو وہ گل کو کرتا تھا۔اسے ہر وہ عورت زہر لگتی تھی جو گھر کے مردوں پر بھروسہ کرنے کی بجائے باہر کے مردوں پر بھروسہ کرتی تھیں۔

اسکی صاف گوئی میں چھپی فکر کی رمق محسوس کرتے ماہین کئی لمحے اسکا چہرہ دیکھتی رہی جو بلاشبہ بے حد وجیہہ تھا۔

زاویار نے بائیک کو ریس دی اور موڑ کاٹا۔

سنو!""""اس سے پہلے وہ جاتا،،ماہین نے اسے پکارا۔زاویار نے """" ہیلمٹ کا شیشہ اٹھا کر گردن موڑ کر اسے دیکھا۔اس انداز پر اسکی بیٹ مس ہوئی تھی۔

"""" وہ تم اس دن کہہ رہے تھے نہ کہ ______ اہممم"""" ماہین نے کہتے کہتے گلا کھنکھارا۔ اسکی تھوڑی دیر پہلے والی نرمی کی وجہ سے کچھ حوصلہ ملا تھا مگر اب سب ہوا ہوتا محسوس ہوا۔

"""" کہ ؟"""" وہ محفوظ ہوتا پوچھنے لگا۔ جانتا تھا وہ کوئی غیر متوقع بات ہی کرے گی۔

"""" تم کسی سے کمیٹڈ (committed) ہو۔"""" وہ رک کر اسے دیکھنے لگی جو مسکراہٹ چھپانے کیلئے نچلا لب دانتوں تلے دبائے دونوں پاؤں زمین پر رکھے بائیک کے ہینڈل پر ہاتھ جمائے جانے کیلئے تیار بیٹھا تھا۔ آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

""ویسے کس سے ہو؟"" وہ بالوں کی لٹ کان کے پیچھے کرتی اسے دیکھنے سے گریزاں تھی۔زاویار گال کھجاتا سوچنے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔ہونٹوں پر مسکراہٹ مچل رہی تھی جسے اس نے سختی سے روک رکھا تھا. بائیک سٹینڈ پر لگاتا وہ ایک ہاتھ میں ہیلمٹ پکڑ کر اسکی طرف آیا۔

""اس دن کچھ کچھ ہو تو نہیں گیا؟"" دائیں بائیں دیکھتا وہ نظر بچا کر اسکے کان کے پاس جھک کر آہستہ سے بولا۔ شعور کی منازل طے کرتی وہ ایک لمحے سے پہلے اس سے دور ہوئی تھی۔

""چیپ،، چھچھورا۔بدتمیز"" اسے صلواتوں سے نوازتی وہ وہاں سے ہٹ کر گاڑی کے پاس جا کھڑی ہوئی۔اسکی طرف دیکھنے کی بجائے ہاتھ باندھ کر سڑک پر دیکھنے لگی۔

بتاؤں؟""" وہ شریر ہوا۔ """

نہیں شکریہ۔""" جواباً اُس نے اسے آنکھیں دکھائیں۔ """

مرضی ہے تمہاری""" بائیک کو ایک جھٹکے سے سٹارٹ کرتا وہ لمحوں """ میں اوجھل ہو گیا تھا۔ ماہین نے اسکے جاتے ہی اس جگہ کو دیکھا جہاں سے تھوڑی دیر پہلے اسکی بائیک دھول اڑاتی گئی تھی۔ دل کی بدلتی حالت سے پریشان ہوتے اس نے گاڑی سے پانی کی بوتل نکال کر منہ کو لگالی۔

****

مجھے باتیں گھمانا بالکل نہیں پسند۔اسلیے صاف لفظوں میں ہم ایک """ زبانی کلامی معاہدہ طے کرتے ہیں۔"""اسکی حیران کن نگاہیں نظرانداز کرتا وہ اب قدرے آہستہ اور احتیاط سے گاڑی چلا رہا تھا۔

امید ہے تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا!"""اس نے سوالیہ نگاہوں """ سے اسے دیکھا جواب اسے دیکھنے کی بجائے گردن موڑے باہر دیکھ رہی تھی۔

میں کسی اور لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"""اسکا جملہ سنتے ہی """ نشال نے تھک ہار کر آنکھیں موند لیں۔بس یہی ایک جملہ وہ نہیں سننا چاہتی تھی۔مگر مقابل کی ستم ظریفی تھی کہ یہی جملہ سب سے پہلے ادا کیا۔

"""" لیکن میں تمہیں نہیں چھوڑ رہا۔""" اسکی سختی سے بند آنکھوں کو دیکھتے اس نے فوراً سے یقین دہانی کروائی تھی۔ نشال آنکھیں کھولتی ہنس دی۔

"""" چھوڑنا یار کھنا ایک برابر ہے۔ کیا کروں گی میں ایک خالی نام کا؟""" وہ اذیت سے خود سے مخاطب تھی۔

"""" ہاں اگر تم چاہو تو کچھ عرصے تک یا جب تم چاہو خلع لے سکتی ہو۔ میں تمہیں حق مہر کے علاوہ اور بھی رقم دوں گا تحفتاً۔""" نشال نے ہاتھ بڑھا کر شیشہ کھول دیا۔ نکاح کے چند گھنٹوں بعد ہی وہ خلع کی باتیں کر رہا تھا۔ تو یہ نکاح کیسے پائیدار ہو سکتا تھا؟

"""" اس معاہدے کے تحت تمہیں میری ذاتی زندگی میں کسی قسم کی مداخلت کی اجازت نہیں ہو گی، نہ ہی تم کسی قسم کا سوال کرو گی۔ تمہیں

میری دوسری شادی جو میں جلد ہی کروں گا،اس پر بھی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔"""وہ اپنے دھیان میں گاڑی چلاتا اسکی روح پر اپنے لفظوں سے اذیتوں کی داستان لکھ رہا تھا۔

""" میں ٹیپیکل وحشی شوہروں کی طرح ہر گز بی ہیو نہیں کروں گا،،نہ ہی تم پر کسی قسم کا غصہ اتاروں گا۔کیونکہ تم سے نکاح،انکار کا حق ہونے کے باوجود میں نے اپنی مرضی سے کیا ہے۔اسلیے اب اوورریئیکٹ کرنا میرے نزدیک صرف نفسیاتی پن ہے اور کچھ نہیں۔"""یہ پہلا جملہ تھا جو گھٹن زدہ گاڑی میں سرد ہوا کا جھونکا ثابت ہوا تھا۔نشال حسین کے اندر کی گھٹن زائل ہوگئی تھی۔دل میں جو خوف کنڈلی مار کر بیٹھا تھا اسکی جگہ حوصلے نے لے لی۔

نشال نے چادر کے کونے سے اپنا چہرہ صاف کرنا چاہا جب اسکا ارادہ بھانپتے اس نے سامنے پڑا ٹشو باکس اسکی طرف بڑھایا جسے اس نے خاموشی سے تھام لیا۔

""""تمہیں کوئی اعتراض؟""""کافی دیر بعد جب نشال کو لگا کہ بات ختم ہو گئی ہے،،تب وہ ٹول پلازہ پر بنی لمبی قطار میں گاڑی لگاتا اس سے پوچھنے لگا۔

""""نہیں۔""""وہ جواب نہ دینے کی غلطی ہرگز نہیں کرسکتی تھی کیونکہ مقابل باور کرواچکا تھا کہ اسے سوال دہرانے کی عادت نہیں ہے۔

""""اس زبانی معاہدے میں کوئی ترمیم کرنا چاہتی ہو؟""""نشال اسکے نرمی سے مخاطب کرنے پر تھم سی گئی۔
یہ شخص کبھی بے رحم تھا تو کبھی حد سے زیادہ نرم دل۔

کبھی سفاک تو کبھی ہمدرد۔
کبھی سخت تو کبھی نرم۔

نہیں۔""""اسکے وجیہہ چہرے کو نظر چرا کر دیکھتے اس نے پکڑے """" جانے کے ڈر سے جلدی سے رخ موڑ لیا۔

میں باہر کے لوگوں کیلئے بے حد سفاک ہوں،، مگر اپنوں کیلئے نہیں۔ """" تو اب جیسے بھی صحیح، تم میری نصف بہتر ہو تو اس لیے مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔""""اسکا ڈرنا، جھجکنا محسوس کرتے وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا۔نشال کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا تھا۔گہری سانسیں بھرتے اسکا دل چاہا باہر نکل کر کھلی فضا میں کھل کر سانس لے۔یہ شخص اسے الجھا رہا تھا،پہلے سخت اب حد درجہ نرم۔

خیر یہ تو ہو گیا معاہدہ۔اب آتے ہیں چند قوانین پر جو تم پر لاگو ہوں"""
گیں."""وہ خاموشی سے سامنے دیکھتی رہی۔جیسے موضوع اسکی ذات
نہیں کسی اور کی ذات ہو۔وہ خود پر مسلط ہوتے قوانین کے خلاف بول بھی
نہ پائی۔

پہلا قانون۔ """
تم اگر مجھے روتے ہوئی نظر آئی تو قانون شکنی کے طور پر تمہیں ہمارے
پورے گھر کی صفائی کرنی پڑے گی۔"""وہ لفظ 'ہمارے' پر اٹک گئی تھی۔
کوئی اسے اپنے ساتھ شامل کرکے 'ہم' کہہ رہا تھا،،یہ احساس کیسا ہوتا ہے
اس نے پہلی بار محسوس کیا تھا۔ہاں مگر اچھا لگا تھا یہ لفظ 'ہمارا' وہ بھی کسی اور
کے منہ سے۔ورنہ وہ تو سب کو ہی اپنا سمجھتی تھی۔

دوسرا قانون۔ """

اگر تم نے کسی کی ناجائز بات سنی اور جواباً خاموش رہی تو تمہیں سزا کے طور پر ملازمہ کی جگہ خود کچن کا کام کرنا پڑے گا۔"""وہ سوچ سوچ کر سزائیں مختص کر رہا تھا۔انداز ایسا تھا جیسے سخت سزائیں دے رہا ہو۔

سزا کافی معمولی ہے،،ان کی تو عادت ہے مجھے۔""""نشال اسکی بات """" کاٹتے اذیت سے بولی۔مقابل کی توجہ اور باتوں سے اب اسے رونا آنے لگا تھا۔

تیسرا قانون۔ """"
اگر تم مجھے خود ترسی کا شکار ہو کر فضول باتیں کرتی ہوئی نظر آئی تو سزا کے طور پر تمہاری ماہین سے دو دنوں کیلیئے بات چیت بند کر دی جائے گی۔""""
اسامہ نے اسکی بات یکسر نظر انداز کی تھی۔اور قانون کی فہرست جاری رکھی۔

چوتھا قانون۔ ء"

تم مجھے فضول سوچوں میں گم ہونے کی بجائے خود کو تلاش کرتی ہوئی نظر آؤ۔اپنے آپ کو پہچانتی نظر آؤ۔اگر تمہیں میں نے ہر وقت ایک ہی جگہ پر بیٹھ کر سوچوں میں گم دیکھا تو اچھا نہیں ہو گا۔ سزا کے طور پر تمہیں وقت اور موقع کے حساب سے کوئی بھی سزا دی جائے گی۔""""وہ مغرور شخص کسی ماہر نفسیات کی طرح ایک خود ترسی کا شکار لڑکی کو نہایت خوبصورت انداز میں ڈیل کر رہا تھا۔

پانچواں قانون۔ """"

تم مجھے ماسیوں والے حلیے کی بجائے ہر بدلتے دن کے ساتھ گرومڈ نظر آؤ،،ورنہ یہ تمہارے حق میں بلکل اچھا نہیں ہو گا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ابھی کیلئے اتنے قانون کافی ہیں،، باقی میں تمہیں ساتھ ساتھ بتادوں گا۔"""
اس نے بات ختم کر کے اس کی طرف دیکھا تو وہ تھکن اور اذیتوں سے چور سیٹ پر سر رکھے اسکی مدھم آواز میں کی جانے والی باتیں سنتی سو چکی تھی۔ماہین کے بعد یہ پہلا شخص تھا جو اس سے ایک ہی ملاقات میں اتنی باتیں کر چکا تھا۔اسکی باتوں میں ترس اور تضحیک نہیں تھی۔نہ ہی وہ اسے جھاڑ پلا رہا تھا۔

اسکی ساری باتیں نشال حسین کو احساسِ کمتری سے نکالنے کیلئے تھی،،ہاں البتہ اس مغرور شخص کا انداز مختلف تھا۔دوسری شادی کے بارے میں بھی وہ اسے پہلے ہی مطلع کر رہا تھا تاکہ وہ اس سے کوئی امید وابستہ کرنے کی بجائے اس وقت میں خود کو اس کے بغیر زندہ رہنے کے قابل بنائے۔

دوسری طرف اسے سوتا دیکھ کر وہ اسے چند لمحوں کیلئے دیکھتا رہا۔اسے اگر اپنی زندگی میں اچانک ہونے والا نیا اضافہ آفرا چھا نہیں لگا تھا، تو اسے اس

وجود سے نفرت بھی نہیں ہوئی تھی۔ وہ اس سے نفرت کرتا بھی کیسے،، مقابل کو تو خود بھی خود سے محبت نہیں تھی۔ اس سے نفرت کا مطلب تھا اپنی اوقات دکھانا، کیونکہ نفرت سہتی سہتی وہ لڑکی اب نفرتوں کی عادی ہو گی تھی۔ اسے شاید ہی اب کسی اور کی نفرت سے فرق پڑتا۔

وہ بد صورت تو نہیں تھی نہ ہی اچھوت جو اسے دھتکارا جاتا۔ اسامہ لغاری کو اس سے ہمدردی ہوئی تھی۔ کچھ بعید نہ تھا کہ وہ سوچ سوچ کر نروس بریک ڈاؤن کا شکار ہو جاتی مگر وہ نرمی اور سختی سے اسکی سوچوں کا رخ موڑ چکا تھا، تبھی وہ اتنی پر سکون ہو کر سو رہی تھی۔

وہ اسے عزت دے سکتا تھا، دولت دے سکتا تھا،، مگر بیوی کا رتبہ نہیں۔ اسلیے نہیں کہ وہ کم صورت تھی،، بلکہ اس لیے کہ اسے اس مصورہ (گلِ رعنا) سے محبت ہو گئی تھی۔

تاریکی میں شروع ہوا زندگی کا یہ سفر کہاں جا کر ختم ہوتا، یہ تو وقت نے طے کرنا تھا۔ گاڑی پنو عاقل کی حدود میں داخل ہو چکی تھی۔ سندھ کی حدود ختم ہونے والی تھیں،، اور آگے صوبائی سرحد پر یقیناً چیکنگ ہونی تھیں۔ اس نے آگے بڑھ کر اسکی سیٹ بیلٹ باندھی،، اور اسکی چادر اس پر صحیح سے ڈال دی۔ ساتھ ہی بٹن دبا کر کالے شیشے اوپر کر دیے۔

ان سب کاموں سے فارغ ہو کر اس نے پر سکون انداز میں گاڑی دوبارہ سٹارٹ کر دی۔ اب وہ فیصل آباد پہنچ کر ہی کہیں رکنے والا تھا۔ اس سے پہلے رکنے کا اسکا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

سفر پھر سے شروع ہو چکا تھا، جہاں ایک وجود سوچوں میں گم تھا تو دوسرا پر سکون نیند کی وادیوں میں گم۔

****

"""گڈمارننگ""" ناشتے کی میز پر آتے ہی اسفندیار نے باآواز کہا۔ جس کے جواب میں سب نے اسے باری باری جواب دیا۔ وہ اپنے باپ کے دائیں جانب کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"""کیا سوچا تم نے پھر؟""" چائے کا گھونٹ بھرتے محمود صاحب نے اسے زیرک نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اسکا بریڈ کو جاتا ہاتھ رکا، مگر وہ لب بھینچ کر بریڈ کا پیس اپنی پلیٹ میں رکھ چکا تھا۔

"""سوچنے کا حق دیا ہے آپ لوگوں نے؟""" اس نے بمشکل لہجے کی درشتگی چھپائی اور بے دلی سے بریڈ پر جام لگانے لگا۔ ہانیہ نے تاسف سے اسے دیکھا تھا۔

سوچنے کا بھی حق دیا ہے اور فیصلے کا بھی۔""" انہوں نے گویا اسکی """ معلومات میں اضافہ کیا تھا۔اسفندیار نے شکایتی نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

خیر۔"""اس کی بھوک مر چکی تھی،،لہذا اس نے بریڈ واپس پلیٹ میں """ رکھ کر پلیٹ پیچھے کھسکا دی۔

میں آپ کو بتانے آیا تھا کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے،آپ چاہے """ کل شادی کروادیں چاہے ابھی۔""" وہ اپنا فیصلہ سناتا،،ماں اور باپ کی آوازیں نظر انداز کرتا ڈائننگ ہال کا دروازہ کھول کر جا چکا تھا۔ہانیہ نے باری باری ماں باپ کو دیکھا جو اسکی بات سن کر مطمئن تھے۔

ماما کہیں بھائی کے ساتھ ہم واقعی زیادتی تو نہیں کر رہے ؟"""اسکے ""
بولنے کے انداز پر فرحانہ اچکزئی نے بے ساختہ محمود صاحب کو دیکھا۔کیا
ہانیہ بھی اسفندیار سے بچپن سے منسوب ہونے کا سن کر یونہی شور مچائے
گی؟
انکے دل میں ابھی سے سوچ سوچ کر وسوسے پیدا ہونے لگے تھے۔

گل سے اچھی لڑکی اسے کہیں نہیں ملے گی۔تھوڑا غصہ ہے مگر شادی ""
کے بعد ٹھیک ہو جائے گا۔""روایتی ماؤں کی طرح سب کچھ شادی کے
بعد پر ڈال کر وہ اپنے تیئں مطمئن ہو چکی تھیں۔

میرے خیال میں اگلے ہفتے سادگی سے شادی رکھ لیتے ہیں۔گل کا تو ""
آپ کو پتا ہی ہے کہ اسے یہ ہنگامے بلکل نہیں پسند۔ولیمہ تھوڑا ٹھہر کر
دھوم دھام سے کر لیں گیں.

کیا خیال ہے آپ کا؟""" انہوں نے جھٹ سے سارا منصوبہ ترتیب دے دیا تھا۔ چائے پیتے محمود صاحب کو انکی بات خاصی معقول لگی تھی۔

ہمم ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ۔ ولمیہ اگلے مہینے رکھ لیتے ہیں۔ ویسے بھی """ اجکل یوسف کی طبیعت کچھ ناساز رہتی ہے تو وہ چاہ رہا تھا کہ جلد ہی کم از کم گل کے فرض سے سبکدوش ہو جائے۔""" انہوں نے انکی بات کی تائید کی تھی۔

Zubi Novels Zone

میں یونیورسٹی کے لیے لیٹ ہو رہی ہوں۔ اللہ حافظ""" ہانیہ گل کو یہ """ خبر سنانے کیلئے بے تابی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ دل چاہ رہا تھا کہ اڑ کر یونیورسٹی پہنچ جائے اور اسے یہ خبر سنا دے۔ وہ خوش تھی کہ گل جیسی لڑکی اسکی بھابھی بن رہی تھی۔ اسفندیار کی طرف سے اسے تھوڑے بہت خدشات تھے مگر اسے امید تھی کہ گل باآسانی اسے اپنی طرف مائل

کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔اب نکاح کا رشتہ کوئی معمولی بات تو نہیں تھی۔

****

گاڑی ایک خوبصورت سے بنگلے کے سامنے رکی تھی۔یہ گھر اسلام آباد سے تھوڑے سے فاصلے پر پہاڑوں میں گھرا ہوا تھا۔یہاں آس پاس گنتی کے چند گھر تھے۔چونکہ یہ اسلام آباد سے تھوڑا دور تھا اسی لیے وہ اور لغاری صاحب جب بھی یہاں آتے تو ہوٹل میں رہنے کو ترجیح دیتے۔اب چونکہ وہ زیادہ عرصے کیلئے رکنے والے تھے،،اس لیے وہ یہاں آیا تھا۔آخری دفعہ وہ سب گھر والوں کے ساتھ ویکیشن پر یہاں ایک ماہ کیلئے رہنے آئے تھا۔اسکی ہدایت پر ملازم پہنچ چکے تھے اور گھر کی صفائی بھی ہو چکی تھی۔

گاڑی پورچ میں پارک کرتے اس نے ایک نظر ہاتھ میں بندھی گھڑی پر ڈالی۔ صبح کے گیارہ بج رہے تھے۔ وہ ساری رات ڈرائیونگ کرتا رہا تھا اور ساتھ موجود محترمہ خواب خرگوش کے مزے لوٹتی رہی تھیں۔ اسے چند لمحوں کیلئے اس کی پرسکون نیند پر رشک آیا تھا مگر شاید وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ نینداسے زندگی میں پہلی بار آئی تھی کیونکہ اسکی گزشتہ راتیں تو گریہ و زاری میں گزر جاتی تھیں۔

لڑکی""اس نے اسے اٹھانے کی غرض سے پکارا۔ مگر کوئی فائیدہ نہ "" ہوا۔

نشال حسین صاحبہ صبح ہو چکی ہے۔"" وہ اب اسکی کان میں اونچی آواز "" میں بولا۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور ایک چیخ کے ساتھ دروازے کے ساتھ جا

لگی۔اسامہ نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا اور پھر فرنٹ مرر میں خود کو۔وہ خوفناک تو نہیں تھا جو مقابل نے اسے دیکھتے ہی چیخ ماردی تھی۔

گھر پہنچ چکے ہیں ہم """اسکے لمحوں میں ہواس بیدار ہوئے تو وہ """ شرمندہ ہوتی نظریں چراگئی۔لفظ 'ہم' پر دل میں گدگدی سی ہوئی تھی۔

وہ اسکے بولنے کا انتظار کیے بغیر اتر کر اسکی طرف آیا اور دروازہ کھولا۔

اسے اپنے ساتھ آنے کا کہتے وہ آگے بڑھنے لگا جب اسکی غیر موجودگی محسوس کرتے سیڑھیوں پر رکا۔نشال کو وہیں کھڑے ہو کر چادر کے کونے کے ساتھ کھیلتے دیکھ کر وہ الٹے قدموں گھوم کر واپس آیا۔

میرا بیگ """وہ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر جلدی سے بولی تھی۔ """

میں نے ان سب کو یہاں کیوں رکھا ہے؟"""وہ فون کے ذریعے """
باوردی ملازمین کی طرف اشارہ کرتا اس سے پوچھنے لگا۔اسکے بے تاثر لہجے
پر نشال نے حلق تر کیا۔نشال کو لگا وہ پھر رات والے بے رحم اسامہ لغاری
کے روپ میں آچکا ہے۔

"""پتا نہیں۔ """

ہمم۔اٹھالیں گیں یہ"""اسے خود سے خوفزدہ ہوتا دیکھ کر وہ انگوٹھے """
سے پیشانی کھجاتا زرا نرم پڑا۔

مگر"""اندر جاتے اسامہ نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔وہ جلدی سے """
لب دباتی اسکے پیچھے چل دی۔اسکے پیچھے چلتی وہ نظریں چراتی اس
خوبصورت سے گھر کو دیکھنے لگی جو باہر کی طرح اندر سے بھی بہت

خوبصورت تھا۔اس نے تو خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ کبھی اتنے عالیشان گھر میں داخل بھی ہو پائے گی۔

یہ تمہارا کمرہ ہے۔""وہ اچانک ایک کمرے کے سامنے رکا،،اسکے "" پیچھے چلتی نشال جو ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اس سے ٹکراتے بچی۔
لفظ "تمہارا" اسے واپس اسکی اوقات میں لے آیا تھا۔وہ اس قابل نہیں تھی کہ اس کے ساتھ کمرہ شئیر کر سکتی۔
اسکے دل میں لاتعداد منفی سوچیں جنم لینے لگیں.

تمہاری ضرورت کا ہر سامان یہاں پہنچ چکا ہے،، پھر بھی کچھ چاہیے ہو "" تو مجھ مجھے بتا دینا یا کسی ملازم سے کہہ دینا۔
تم فریش ہو لو تب تک میں بھی فریش ہو کر آتا ہوں۔پھر ناشتہ کرتے ہیں۔
""وہ عام سے لہجے میں بولا جیسے ان دونوں کے درمیان سب کچھ نارمل

ہو۔اسکے جاتے ہی نشال نے خود کو بڑی سے شال سے آزاد کیااور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔یہ ایک کشادہ کمرہ تھا جہاں درمیان میں بڑا سا بیڈ تھا جس کے اوپر سنہری فانوس لٹک رہا تھا بالکل ویسے جیسے اس نے ڈراموں فلموں میں دیکھا تھا۔دائیں جانب نیلے اور سفید رنگ کے امتزاج کے صوفے پڑے تھے۔بیڈ کے بالکل سامنے ڈریسنگ ٹیبل تھا اسکے ساتھ دو دروازے تھے۔ایک ڈریسنگ روم کا دوسرا واشروم کا۔

کمرے میں نیلے اور سفید رنگ کا استعمال کیا گیا تھا۔بھاری پردے گرے ہوئے تھے جس کی وجہ سے کمرے میں اندھیرا تھا۔

پورا کمرہ دیکھتے اسکے چہرے پر مسکان آ ٹھہری۔

وہ خوش قسمت تھی یا بد قسمت؟

اس لمحے وہ بری طرح شش و پنج کا شکار ہو رہی تھی۔

میم یہ آپ کا سامان""" ملازمہ کی آواز سے سوچوں میں غرق نشال """
نے دروازے کی طرف دیکھا۔

""" اوئے نافرمان کھانا بنالے، تیرا باپ آنے والا ہو گا۔ """

منحوس کتنی دفعہ تجھے کہا ہے میرے آگے زبان نہ چلایا کر۔ میں """
""" عیشال حسین ہوں،، زبان کاٹنا جانتی ہوں۔

دو مختلف جملے اسکے کان میں گونجے تھے۔اس تو کوئی نام سے نہیں پکارتا تھا
اور یہ اسے 'میم' کہہ رہی تھی۔نشال کا دل چاہا ملازمہ کی بے وقوفی پر دل
کھول کر قہقہے لگائے جو اسے 'میم' کہہ رہی تھی جو پکارے جانے کے قابل
بھی نہیں تھی۔

""میم آپ کا سامان کہاں رکھوں۔"" ملازمہ نے اسے سوچوں میں گم دیکھ کر دوبارہ سے پوچھا۔اس نے غائب دماغی سے سامنے کی طرف اشارہ کیا۔ملازمہ سامان رکھ کر جاچکی تھی۔

اس سے پہلے وہ کپڑے نکال کر فریش ہوتی،فون کی آواز آئی۔اس نے آواز کے تعاقب میں دیکھا جو اسکے بیگ سے آرہی تھی۔

نشال نے سامان سے فون نکالا تو عیشال کی کال تھی۔

""کیسی ہو ملکہ حسن؟میں نے سوچا فون کرکے دیکھ لوں زندہ ہو یا شوہر نامدار نے اوپر پہنچادیا۔"" فون کان کو لگاتے ہی عیشال کی طنز میں ڈوبی آواز آئی۔

""زندہ ہوں۔"" وہ آنسو پیتی بولی۔

اووووویسے تمہاری شکل دیکھتے ہی کہیں اس نے دھتکار تو نہیں دیا؟"" ""

اسکی بات سنتے وہ آہستہ آہستہ چلتی شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور خود کو دیکھنے لگی۔

کیا سانولی رنگت کے حامل لوگ بہت بدصورت ہوتے ہیں؟ اس نے خود کو دیکھتے دل ہی دل میں سوال کیا۔ وہ بدصورت تو نہیں لگ رہی تھی،، مگر سب اسے بدصورت سمجھتے تھے،، تو کیا آئینہ جھوٹ بول رہا تھا؟

""ویسے مجھے بڑی شدت سے اسکی دوسری شادی کا انتظار ہے،، ظاہر ہے وہ امیر کبیر بندہ تمہیں دم چھلا بنا کر تو اپنے ساتھ نا نہیں رکھ سکتا نا۔"" فون کے سپیکر سے آتی آواز اور اسکے اتنے درست تکے پر وہ حقیقتاً سہم گئی۔

میں کسی اور لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔""" رات کو کہی گئی اسکی """ بات تمام جزئیات کے ساتھ ذہن کے پردے پر ابھری۔اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر سسکی روکی۔

""" ہائے بہن کی محبت کا مارا وہ بیچارہ چند دن تھوڑا اچھا رہے گا تمہارے ساتھ،، پھر پھینک دے گا، دودھ سے مکھی کی طرح۔""" نشال کی طرف سے خاموشی کے باوجود عیشال بولتی جا رہی تھی۔اسے ذہنی ٹارچر دینے کا کوئی موقع نہیں چھوڑنا چاہتی تھی وہ۔
اسکی باتیں نشال کو سچ لگ رہی تھیں، کڑوا سچ۔

""" ویسے ایک بات تو بتاؤ،، کسی محبوبہ کا ذکر کیا اس نے تم سے؟""" اب کی بار اسکی بس ہوئی تھی۔نشال نے فون کسی اچھوت کی طرح خود سے دور اچھالا۔

آہہہہہہ """اسامہ اور عیشال کی باتیں ذہن میں گڈ مڈ ہونے لگی """ تھیں۔وہ کانوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر حلق کے بل چلائی اور نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

اسے ناشتے کا کہنے کیلئے آتے اسامہ کو اسے دیکھ کر جھٹکا لگا۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ لگی بری طرح رو رہی تھی۔دوپٹے اور چادر سے بے نیاز بکھرا وجود دیکھ کر اس نے کمرے میں نگاہ دوڑا کر اس نے اسکے رونے کی وجہ تلاشنے کی کوشش کی۔کیونکہ اسے نہیں یاد پڑتا تھا کہ اس نے اسے ایسا کچھ کہا ہو جس سے وہ روئے۔

نیچے کارپٹ پر گرے فون کو دیکھ کر اس نے لب بھینچے۔یعنی وہ ابھی کسی سے بات کر رہی تھی۔

""" اٹھو۔"""لب بھینچے وہ اسکے سر پر جا کھڑا ہوا اور غصے سے بولا تھا۔نشال گھٹنوں میں منہ دیئے روتی رہی۔

""" سنا نہیں میں نے کیا کہا؟"""وہ کہتے ساتھ ہی اسے بازو سے پکڑ کر اپنے روبرو کھڑا کر چکا تھا۔لرزتا وجود، سوجی آنکھیں، وہ اس وقت حقیقتاً قابلِ رحم لگ رہی تھی۔

""" مت چھوئیں مجھے۔جائیں یہاں سے۔میں اسی قابل ہوں۔"""وہ متوحش سی اسے پیچھے دھکا دیتی ڈریسنگ کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی۔
اسامہ اسکا اس قدر شدید ردعمل دیکھ کر حیران رہ گیا۔

""" شٹ اپ۔"""حیرت سے نکلتے وہ بلند آواز میں دھاڑا۔

آپ بھی نفرت کریں مجھ سے۔کیوں نہیں کر رہے مجھ سے نفرت؟ """"

""""نشال حلق کے بل چلائی۔وہ شاید اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔

میرے پاس اتنا فالتو وقت اور خون نہیں ہے جو میں بے بنیاد نفرتوں """" کے چکر میں ضائع کروں۔اور ایک بات بتاؤ اب کیا میں تم سے پوچھ کر محبت اور نفرت کروں گا؟"""" وہ غصے سے بولا تھا۔اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ نرمی سے یہ بلکل بھی قابو نہیں آنے والی تھی۔

ابھی تم گھر کی صفائی کرو گی،،کچن میں کھانا بناؤ گی،،اور اسکے ساتھ """" ساتھ تمہاری ماہین سے دو دن کیلیئے بات چیت ختم۔کیونکہ تم پہلے تینوں قانون توڑ چکی ہو۔

تم روئی بھی ہو،، خود ترسی کا شکار ہو کر فضول باتیں بھی کی ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ لوگوں کی باتیں سن کر انہیں جواب بھی نہیں دیا۔"""اس نے بات کے آخر میں جھک کر نیچے سے فون اٹھا کر اسکے سامنے لہرایا۔نشال ہوش کی دنیا میں آتی صدمے سے اسے دیکھنے لگی اس کے ہاتھ سے فون پکڑنا چاہا مگر اس نے فون بند کر کے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

وہ رونا بھول کر اب اسکی سزائیں سن رہی تھی۔

"""حلیہ ٹھیک کر کے جلدی سے کام پر لگ جاؤ۔میں اپنے دوست سے ملنے یونیورسٹی جا رہا ہوں واپسی پر مجھے دوبارہ سے گھر کی صفائی چاہیے اور رات کا کھانا بھی۔"""وہ اسے سختی سے حکم دیتا پلٹ گیا۔نشال کی آنکھیں چھلک پڑیں۔وہ ایکدم مڑا تھا اور اسے روتا دیکھ کر خونخوار نگاہوں سے گھورا۔

وہ اسکے دیکھنے پر جلدی سے منہ صاف کرتی واشروم میں بند ہو گئی تھی۔

اسکی تیزی پر وہ نفی میں سر ہلاتا باہر نکل گیا۔ہونٹوں پر اس لمحے ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

****

"""ارے گل میں تمہیں بتا نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوں""" چونکہ انکا اگلا لیکچر فری تھا تو دونوں یونیورسٹی کے کوریڈور میں بیٹھی تھیں۔

"""ہممم"""اسکی پرجوش آواز کے جواب میں گل نے صرف ہممم کہا اور کتاب کے صفحے پلٹنے لگی۔

"""تم خوش نہیں ہو؟"""ہانیہ نے چونک کر اسے دیکھا جس کے چہرے پر خوشی تو کیا مسکراہٹ تک نہیں تھی۔اسکے سوال پر گلِ رعنا کے ہاتھ

رکے۔وہ اسے کیا بتاتی کہ اپنے خوابوں کی تعبیر پر اسکا انگ انگ خوشی سے جھوم رہا ہے،،اسکے دل میں پھول کھل رہے ہیں یہ سن کر کہ جس شخص کے ساتھ بچپن سے اپنا نام سنتی آئی ہے اسکا نام قانونی اور شرعی طور پر اس سے جڑنے والا ہے۔

مگر_اسکا رویہ یاد کرتے ساری خوشی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتی ہے۔خوشی کی جگہ اسے کھونے کا خوف غالب آ جاتا ہے۔

خوش ہوں میں۔""اپنی انگلی میں پہنی انگوٹھی کو اوپر نیچے کرتی وہ اپنی "" اندرونی کیفیت چھپا گئی تھی۔

کچھ چھپا رہی ہو؟""ہانیہ مطمئن نہیں ہوئی تھی۔ ""

میں کیوں کچھ چھپاؤں گی؟""اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکا کر "" اسے دیکھا۔ہانیہ اسکے چہرے کو جانچتی نگاہوں سے دیکھا تھا۔

ہانیہ تمہیں پروفیسر فاروق بلا رہے ہیں۔""اسک سے پہلے وہ کوئی اور "" سوال کر کے گل کو مشکل میں ڈالتی،،اسکی کلاس فیلو نے آکر اسے پروفیسر صاحب کا پیغام دیا۔گلِ رعنا نے شکر کا کلمہ پڑھا کیونکہ وہ اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

میں آرہی ہوں بات سن کر،،ہلنامت یہاں سے۔یہیں سے بات "" شروع کریں گیں۔""وہ اسے ہدایات دیتی بھاگنے کے انداز میں وہاں سے گئی تھی۔گل پر سوچ انداز میں سر ہلاتی واپس کتاب پر جھک گئی مگر سوچوں کا مرکز صرف اور صرف اسفندیار تھا۔

اسے اکیلے بیٹھے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ معاًاسکے ناک کے نتھنوں سے دلفریب خوشبو ٹکرائی۔ نظراپنے بلکل قریب موجود کالے رنگ کے جوتوں پرپڑی تواس نے آہستہ سے اپنا سراوپراُٹھایا۔سامنے موجودوجود کو دیکھ کروہ ساکت رہ گئ۔

****

اسے اکیلے بیٹھے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ معاًاسکے ناک کے نتھنوں سے دلفریب خوشبو ٹکرائی۔ نظراپنے بلکل قریب موجود کالے رنگ کے بوٹوں پرپڑی تواس نے آہستہ سے اپنا سراوپراُٹھایا۔سامنے موجوداسامہ لغاری کودیکھ کروہ ساکت رہ گئ۔وہ دونوں ہاتھ جیبوں میں ڈالے اسکے سامنے کھڑاتھا۔اسے غصے کے ساتھ ساتھ اسکی کمینگی پر حیرت ہوئی تھی جو

یہ جاننے کے باوجود کہ وہ اسکے دوست کی بہن ہے پھر بھی پیچھے نہیں ہٹ رہا تھا۔

اس پر تنفر بھری نگاہ ڈال کر وہ واپس کتاب پر سر جھکا گئی۔

ایٹیٹیوڈ!""" وہ محفوظ ہوتا، جھک کر اسکے ہاتھ سے کتاب چھین چکا """ تھا۔ارد گرد موجود سٹوڈنٹس کا خیال کرتی وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

اس غیر اخلاقی حرکت کی وجہ جان سکتی ہوں؟""" اس کے ہاتھ سے """ کتاب چھیننے کے انداز میں واپس لیتے وہ آہستہ آواز میں غرائی۔اسکا ردعمل نہ پاکر اس نے اسکی طرف دیکھا،،اسکی نظریں کسی نقطے پر جمی ہوئی تھیں۔اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے، گل کے لب اپنے آپ مسکرائے تھے۔اسامہ کو چڑانے کی غرض سے اس نے اپنے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی دائیں ہاتھ سے ٹھیک کی۔

مقابل کے چہرے کا رنگ اسکی حرکت پر بدلا۔

""" کیا ہے یہ؟""" اسکی تنی رگیں بتا رہی تھیں کہ وہ غصہ دبانے کی ناکام کوششوں میں ہے۔ ہاتھوں کی بھینچی مٹھیاں ضبط کی گواہ تھیں۔

""" ذاتی سوالات کی اجازت نہیں ہے۔""" وہ اسکے سوال پر پراعتمادی سے کہتی وہاں سے ہٹنے لگی جب وہ دیوار کی طرح اسکی راہ میں حائل ہوا۔ گلِ رعنا نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔

""" جو پوچھا ہے اسکا جواب دو۔""" ایک ایک لفظ چبا کر کہتے وہ اسے وارننگ دیتی نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

""" سمجھتے کیا ہیں آپ خود کو؟ ہیں کیا آپ؟

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

گھمنڈ کس چیز کا ہے آپ کو؟

یہ پیسہ، یہ بد تمیزی، یہ رعب، یہ نفسیاتی پن، یہ گھمنڈ کسی اور کو دکھائیں تا کہ بات بننے کے کوئی چانس بن جائیں کیونکہ گلِ رعنا کو ان چیزوں میں قطعی کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔""" وہ تنگ آتی عادت کے بر خلاف غصے اور رعب سے بولی تھی۔

میں خود کو وہی سمجھتا ہوں جو میں ہوں۔ """

اور مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔

رہی بات اس انگوٹھی کی،، اگر یہ عام انگوٹھی ہے تو ٹھیک،، ورنہ اگر یہ انگیجمنٹ رنگ ہے تو اسے اتارنے کی تیاری کر لو۔""" وہ عجیب جنونی انداز میں کہتا گل کو سائیکو لگا تھا۔

ہنہہہہ۔اطلاع کیلئے عرض ہے کہ آپ کو بہت جلد یہ انگوٹھی نظر """"
نہیں آئے گی۔""""اسامہ لغاری پر سکون ہوتا مسکرایا تھا۔

تم بات کافی جلدی سمجھ لیتی ہو۔انٹیلیجنٹ گرل۔""""وہ مسکراتے """"
ہوئے بولا تھا۔

بلکہ اگلی بار خدا خواستہ ہماری ملاقات ہوئی تو آپ کو نکاح نامہ دکھاؤں """"
گی۔""""اپنا جملہ مکمل کرتے وہ اسکے دھواں ہوتے چہرے کو دیکھے بغیر
آگے بڑھنے لگی جب اسکی کلائی اسامہ نے سختی سے تھامی تھی اور اسے جھٹکا
دیتے اپنی طرف کھینچا۔
اسکی حرکت گلِ رعنا کو طیش دلا گئی۔تیزی سے اپنی کلائی آزاد کرواتے وہ
کڑے تیوروں سے اسکی طرف بڑھی۔

اگر میں چاہتی ناتو ابھی ایک تھپڑ کے ذریعے تمہاری اس حرکت کا """
انجام تمہیں بتاتی۔ مگر کیا ہے ناتم جیسے سائیکو اور ذہنی مریضوں کو ہاتھ لگانا
پسند نہیں کرتی۔
آئندہ کسی لڑکی کو چھونے سے پہلے سوچ لینا کہ ہر لڑکی گلِ رعنا نہیں
ہوتی۔کچھ دو پلوں میں کوڑی کا کر کے رکھ دیتی ہیں۔"""وہ بھسم کر دینے
والے انداز میں بولتی جانے کو تھی کہ۔

ایک بات میری بھی سنتی جاؤ۔نکاح ہونے والا ہے ہوا تو نہیں نا،، """
جہاں تک بات ہے منگنی کی تو وہ تو ٹوٹتی رہتی ہیں۔آگے تم خود سمجھدار
ہے۔"""پراسرار انداز میں اس کہتے اس نے نظر بچا کر دائیں آنکھ ونک کی۔
گلِ رعنا کا دل خوف سے دھڑکا تھا۔یہ خوف سامنے کھڑے شخص کا نہیں
تھا،یہ خوف اسفندیار کو کھونے کا تھا۔اپنی محبت کو کھونے کا تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بے جا پیسے اور طاقت نے تمہیں ذہنی مریض بنا دیا ہے۔"""وہ نفرت """
سے اسکو دیکھتی بڑے بڑے قدم اٹھاتی لمحوں میں نظروں سے اوجھل ہو
گئی تھی۔اسامہ کتنی ہی دیر اسکے ہاتھ میں موجود انگوٹھی کو یاد کرتے غصے
سے پیچ وتاب کھاتا وہیں کھڑا رہا۔

بلا آخر گہری سانس بھرتے اس نے اپنا کوٹ درست کیا اور جیب سے فون
نکال کر کسی کو کال ملائی۔

شیرازی آج نہیں ملنے آسکتا،،پھر ملیں گیں۔آج مجھے ضروری کام """
ہے۔"""وہ اسکی بات سنے بغیر فون کاٹ کر جیب میں رکھتا،،پارکنگ کی
طرف بڑھ گیا۔

ماتھے کی رگیں ابھری ہوئی تھیں۔لڑکیوں کی خود پر پڑتی پر شوق نگاہوں
سے لاپرواہ اس نے زور سے گاڑی کا شیشہ بند کیا،،اور اگلے ہی لمحے گاڑی
ہواؤں سے باتیں کر رہی تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

****

"""کون تھا وہ؟""" وہ اسکی باتوں کے زیر اثر بے دھیانی سے تیز تیز چلتی جا رہی تھی جب اسفندیار کی آواز پر ایکدم ڈر کر اچھل کر پیچھے ہوئی اور تیز تیز سانس لینے لگی۔ارد گرد کا جائزہ لیا تو اسے اندازہ ہوا کہ وہ بے دھیانی میں چلتی اس وقت یونیورسٹی کی پارکنگ میں پہنچ چکی تھی۔اس نے اپنا تیز تیز چلتا تنفس سمبھالنا چاہا اور پریشانی سے اپنی پیشانی مسلی۔اسفندیار آنکھیں سکیڑے اسکی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔

"""آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟""" وہ حواسوں میں لوٹتی اسکے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اسی سے پوچھنے لگی۔

ہوش میں ہو؟ """"

زاویار کی واپسی تک تمہیں گھر چھوڑنے کی ذمہ داری مجھے دی گئی ہے۔ بڑی جلدی نہیں بھول گئ۔"""" وہ اسکے لیے گاڑی کا دروازہ کھولتے وہ طنزیہ انداز میں بولا۔ منگنی کے بعد وہ ہر وقت یونہی طنز کے نشتر برساتا رہتا تھا۔ گلِ رعنا نے کچھ کہنے کی بجائے لب بھینچ لیے۔

تم نے جواب نہیں دیا کون تھا وہ؟"""" وہ اپنی طرف سے بیٹھتا ہوا بولا۔ """"
اسکے لہجے میں شک کی رمق محسوس کرتے گل نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

وہ ہر گز صفائی دینے کی قائل نہیں تھی اسلیے جواب دینے کی بجائے خاموش رہی۔ جہاں اعتبار ہو وہاں صفائیوں کی ضرورت نہیں ہوتی،، اور جہاں اعتبار نہ ہو وہاں اور کسی رشتے کی گنجائش ہی نہیں بچتی۔ پھر جب کوئی رشتہ ہی نہ ہو تو صفائی دینے کا کیا فائدہ۔

تمہیں لگتا ہے کہ میں ایسے ہی بول رہا ہوں۔ پاگل ہوں میں؟"""وہ """
بقول گل کے خوامخواہ ہائپر ہو گیا تھا۔

اگر آپ کو اتنی ہی بے یقینی تھی تو آپ آگے آکر دیکھ لیتے، تاکہ مجھ """
سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی۔
وہ جو بھی تھا، اتنا ضروری نہیں تھا کہ اسے ڈسکس کیا جائے۔"""وہ دو بدو
تڑخ کر بولی تھی۔ اسکا لہجہ تیز ہو گیا تھا جسے محسوس کرتے وہ مزید کچھ بولے
بغیر رخ موڑ گئی۔ اسفندیار نے غصے سے اسکی پشت دیکھی۔
اس لمحے اس لڑکی پر شدید غصہ آیا تھا جو سیدھے منہ بات کرنا تو در کنار
کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔ وہ ڈرائیور بن کر رہ گیا تھا اس بد دماغ لڑکی کا۔
اب تو وہ چاہتا تھا کہ جلدی سے شادی ہو جائے تاکہ یہ پھندا گلے سے نکلے۔
اور زندگی اپنی ڈگر پر چل نکلے۔

اسکے بعد دونوں نے ایک دوسرے کو مخاطب نہیں کیا تھا۔
فون کی آواز نے گاڑی میں موجود خاموشی کو توڑا۔

""ارے اسامہ کیسے ہو تم؟"" اسکا انداز اور لہجہ ایکدم بدلا تھا۔گل نا صرف اسکے لہجے پر ٹھٹکی بلکہ لفظ 'اسامہ' پر بھی بری طرح ٹھٹک گئ۔اسکا پورا وجود سماعت بنا کال کی طرف متوجہ تھا۔

""تم نے مجھے کہاں دیکھا؟"" اسفندیار نے بات کرتے کرتے بیک مرر سے باہر نگاہ دوڑائی۔

""اووا چھا تم بھی یہاں آئے ہوئے تھے،، خیر کیسے آنا ہوا؟"" گل نے بے ساختہ ماتھے سے پسینہ صاف کیا۔گاڑی میں اے سی چل رہا تھا مگر پھر بھی اسے پسینے آرہے تھے۔

اوہ گریٹ۔ہاں میں دراصل اپنی بہن اور کزن کو پک کرنے آیا تھا۔""""

""""ہانیہ کو آتا دیکھ کر گل نے بے ساختہ پر سکون سانس لیا۔

اسامہ میں تمہیں گھر پہنچ کر کال بیک کرتا ہوں۔خداحافظ """"فون بند """"

کرکے اس نے ڈیش بورڈ پر رکھا۔گلِ رعنا کی اٹکی سانس بحال ہوئی۔

بھائی ہم یوسف انکل کے گھر چل رہے ہیں نا؟""""اس نے آتے ہی """"

پوچھا۔اسفندیار نے محض سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

گل """"ہانیہ نے پیسنجر سیٹ کی طرف جھکتے ہوئے اسکے کان میں """"

سرگوشی کی۔

!آج وہ آیا تھا یونیورسٹی۔اسامہ لغاری """

میں نے خود اسے دیکھا تھا۔"""ہانیہ پرجوشی سے اسکے کان میں سرگوشی نما انداز میں بولی۔گلِ رعنا نے بے بسی سے آنکھیں موندلیں۔پرسکون زندگی میں نجانے وہ کہاں سے آگیا تھا؟اور کیوں آیا تھا؟

****

تمھیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے بیٹا؟""""وہ گھر پہنچے تو وہاں اسکی خالا اور """ خالو پہلے ہی موجود تھے۔ان کے روبرو صوفے پر بیٹھی،شادی کی بات سن کر وہ کئی لمحے کچھ بول ہی نہ سکی۔اتنی جلدی شادی کا تو اس نے نہیں سوچا تھا۔

وہ مزید وقت مانگنے کو تھی کہ ایکدم ذہن کے پردے پر کسی کا عکس ابھرا،، سماعتوں سے کسی کی جنونی آواز ٹکرائی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نہیں۔""" اسکے لبوں سے بے ساختہ ادا ہوا تھا۔ """

خالا جان پلیز شور شرابہ نہ ہو۔ کوشش کیجئے گا کہ سب سادگی سے ہو جائے۔""" وہ کہہ کر اوپر کی جانب بڑھ گئی۔ اسفند یار نے اسکی بات سنتے منہ بنا کر اسکی نقل اتاری۔

""" ہنہہہ آئی بڑی۔ خالا جان شور شرابہ نہ ہو۔ """

مبارک باد کا شور مچ گیا تھا،، وہ بے دلی سے اٹھ گیا۔ پیچھے نکاح کی تاریخ زیر بحث تھی۔

وہ بے وجہ لان میں ٹہلتا آنے والی زندگی کے بارے میں سوچنے لگا۔ سب کچھ اتنی جلدی ہو رہا تھا، کہ سنبھلنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔

چلتے چلتے اسکی نگاہ غیر ارادی طور پر اوپر گئی جہاں وہ بالکونی سے ٹیک لگائے کھڑی تھی۔ ہوا کے دوش سے اڑتے بال اس وقت سکارف سے آزاد تھے۔ وہ کتنی ہی دیر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا جو سر اوپر کیے آسمان کو دیکھ رہا تھی۔

شاید اسے اسکی ماں یاد آگئی ہو؟ اس نے خود سے اندازہ لگایا۔ اس کے لیے ایک کزن کے طور پر دکھ ہوا تھا۔

وہ بری نہیں تھی، ایک اچھی لڑکی تھی مگر وہ اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بقول اسکے شادی اس سے کرنی چاہیے جسے پہلی نظر میں دیکھتے ہی دل میں ہلچل محسوس ہو،، جسے دیکھ کر اسے پانے کی چاہ پیدا ہو،، کس کی ایک جھلک پر مر مٹنے کا دل چاہے، جس کی ہر ادا قاتل لگے۔

لیکن یہ خواہش اب خواہش ہی رہ گئی تھی کیونکہ وہ بچپن میں طے کیے گئے والدین کے فیصلے کے آگے مجبور ہو چکا تھا۔ انکار کی صورت میں ہر اس

آسائش سے ہاتھ دھونا پڑتا جس کا وہ بچپن سے عادی تھا۔ یہ آسائشات وہ ساری زندگی محنت کرنے کے باوجود بھی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ اس لیے والدین کے فیصلے کے آگے سر خم کرنے کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔

یہ سب سوچتے وہ گہری سانس بھرتا اندر بڑھ گیا۔

****

اسامہ بے مقصد سڑکوں پر کافی دیر گاڑی دوڑانے کے بعد گھر پہنچا تو شام کے پانچ بج رہے تھے۔ موسم ابر آلود تھا کسی بھی وقت بارش ہو سکتی تھی۔ اسلام آباد میں موسم کے تیور کب بدل جائیں بھلا کیا پتا چلتا ہے؟

گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے وہ اندر بڑھا۔کچن سے آتی آواز سے وہ کچھ سوچتا کچن کی طرف بڑھا۔سامنے ہی وہ اسکے حکم کی تکمیل کرتی کھانا بنارہی تھی۔وہ اسکے بات مان جانے والی عادت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔اسکا حلیہ یکسر مختلف تھا۔لان کے سوٹ میں دوپٹہ حسب عادت سر پر لیے وہ انہماک سے کام کررہی تھی۔

شاباش،،ایسے ہی بات مانتی رہنا،زندگی سکون سے گزرے گی۔"""" """"
فریج سے پانی کی بوتل نکالتے اس نے کاؤنٹر پر الٹے پڑے گلاسوں سے ایک گلاس اٹھا کر اس میں پانی ڈالتے اسے مخاطب کیا۔وہ اسکی بات پر پلٹی نہیں تھی۔کٹنگ بورڈ پر چلتی چھری کی آواز بدستور آتی رہی۔

ماہین کی کال آئی تھی۔""""اسامہ نے دوبارہ اسے مخاطب کیا۔وہ توقع """"
کے عین مطابق جھٹکے سے پلٹی تھی۔وہ کرسی گھسیٹ کر پانی پی رہا تھا۔

میں بات کر سکتی ہوں اس سے؟"""وہ ہاتھوں کی انگلیاں مڑوڑتی """ امید سے بولی۔

نہیں!"""اس نے قطعیت سے انکار کیا تھا۔وہ مایوس کن نگاہوں سے """ اسے دیکھتی دوبارہ رخ موڑ گئی۔

اگر تم ایک کام کرو تو سوچا جاسکتا ہے۔"""وہ کرسی پر آرام سے بیٹھتا """ فروٹ کی ٹوکری سے سیب اٹھا کر ہاتھ میں اچھالنے لگا۔نشال نے دوبارہ آس سے اسے دیکھا۔

"""" تم مجھے باتیں کرتی ہوئی نظر آؤ۔تاکہ مجھے پتا لگے کہ تمہارے پاس زبان نامی چیز ہے۔""""نشال نے عجیب وغریب انداز میں اسے دیکھا۔جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو کہ وہ کس سے باتیں کرے اور کیا باتیں کرے۔

"""" تم ملازماؤں سے باتیں کرسکتی ہو۔مجھ سے کر سکتی ہو۔میں بلکل نہیں کھاؤں گا تمہیں۔

مجھے تم ایک نارمل انسان کی طرح چاہیے ہو۔ سمجھ آئی۔""""اسکی آنکھوں میں چھپا سوال پڑھتے وہ اسکے پاس جاتا بولا۔نشال کا سر خود بخود ہاں میں ہلا تھا۔

"""" تم کالج دوبارہ سے شروع کروگی۔ٹرانسفر کروادیا ہے میں نے تمہارا یہاں۔""""اس نے نیا حکم نامہ جاری کیا تھا،،اور اسکی دائیں جانب سے

آگے جھک کر کھانے کی دلفریب خوشبو اپنے اندر اتاری۔اسکی حرکت پر وہ اپنی جگہ بت بن گئ۔ہلنا تو دور کی بات وہ سانس بھی روک گئ تھی۔

کھانا اچھا لگ رہا ہے۔کافی ٹیلنٹڈ ہو تم۔آئ ایم ایمپریسڈ """ وہ داد """ دینے والے انداز میں کہتا اسے حیران کر گیا۔پہلی بار کسی نے اسکے کھانے کی تعریف کی تھی وہ بھی ایسے شخص نے جس سے اسے بلکل بھی توقع نہیں تھی۔

شکریہ۔""" وہ بچوں کی طرح خوش ہوتی ہلکا سا مسکرائی۔ """

میں کچھ سوچ رہا تھا۔""" وہ وہیں اس سے چند قدموں کے فاصلے پر ء " کھڑے ہو کر بولا۔

کیا؟""وہ بے ساختہ بولی۔اس میں تھوڑی بہت تبدیلی محسوس ""
کرتے اسامہ کے لب پھیلے تھے۔وہ اسکی باتوں میں انٹرسٹ لے رہی تھی،
اس کیلئے فلحال یہی کافی تھا۔

ہمیں دوستی کر لینی چاہیے۔تنہائی دور ہو جائے گی،،وقت بھی اچھا ""
گزر جائے گا۔تم مجھے اپنے بارے میں بتانا،میں تمہیں بتاؤں گا۔
کیا خیال ہے تمہارا؟""وہ بغور اسے دیکھتے ہوئے بولا۔نشال اسے دیکھ کر
رہ گئی تھی۔یہ شخص آج بے حد خوبصورت لگا تھا،جس کا نہ صرف چہرہ
خوبصورت تھا بلکہ اسکا دل بھی۔
ماہین لغاری کے بعد اسامہ لغاری بھی چوبیس گھنٹوں سے کم وقت میں اسکے
دل میں جگہ بنانے میں آسانی سے کامیاب ہو چکا تھا۔

فرینڈز؟"""اسکی آنکھوں میں دیکھتے اس نے حیرت انگیز طور پر پہل """ کی تھی۔اور اپنا ہاتھ آہستہ سے آگے بڑھایا۔وہ خوشگوار حیرت سے اسے دیکھنے لگا اور پھر بنا کسی تاخیر کے اسکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ لیتا دوستی کرنے کی چھوٹی سی رسم نبھا گیا۔اسکی حرکت پر نشال کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔ایک انوکھا سا احساس جاگا تھا۔

مگر جیسے ہی نگاہ اسکے سرخ وسفید ہاتھ میں موجود اپنے سانولے ہاتھ پر گئی،، اسکی مسکراہٹ سمٹ گئی۔اس نے اپنا ہاتھ آہستہ سے واپس کھینچ لیا۔ایک دفعہ پھر احساس کمتری نے آن گھیرا تھا۔

کیاہوا؟"""وہ اسکی طرف دیکھتا اچنبھے سے پوچھنے لگا۔نشال نے """ زبردستی ہونٹوں پر مسکراہٹ سجا کر نفی میں سر ہلا دیا۔

ایک نیا آغاز تھا جس کا انجام کیا ہونا تھا۔خدا جانے۔

****

آج کئی دنوں بعد میسنجر پر میسج آیا تھا۔اسفندیار رات کے دس بجے اچانک اسکے میسج پر حیران ہوا تھا۔کیونکہ ہانیہ کی سالگرہ کے بعد سے لے کر اب تک اسکا کوئی مسیج نہیں آیا تھا۔

"""ہیلو ہینڈ سم !"""اسے یہ میسج چیپ لگا تھا۔جس کو پڑھتے ہی وہ اپنی رائے کا اظہار کرنا نہیں بھولا تھا۔

"""تھوڑا چیپ نہیں لگ رہا ہے؟"""سوچنے والے ایموجیز کے ساتھ اس نے جواب دیا۔فوراً میسج سین ہونے کا نشان آیا تھا۔وہ فون واپس رکھنے کی بجائے رک گیا اور اسکے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

نہیں تو۔""کمال خود اعتمادی سے جواب آیا تھا۔اس نے تاسف سے ""
سر ہلایا۔

ویسے آپ اتنے دنوں سے کہاں غائب تھیں؟""اس نے بے ساختہ ""
دل میں پنپتے سوال کو ٹائپ کر کے بھیج دیا۔ مگر بعد میں اپنی جلد بازی پر
افسوس ہوا تو بیڈ کراؤن پر ہلکے سے سر مارا۔

واہ یار،،اس کا مطلب ہے کسی نے مابدولت کو مس کیا؟""اسفندیار ""
نے آنکھیں گھمائیں۔

خوش فہمی۔""یک لفظی میسج ٹائپ کر کے بھیجا۔ ""

"""دو منٹ خوش نہ ہونے دینا آپ۔"""روٹھا روٹھا سا مسیج موصول ہوا، وہ بے ساختہ ہنس دیا۔

"""خیر! کیا ہم کال پر بات کر سکتے ہیں؟"""اس نے کافی سوچ بچار کے بعد میسج بھیجا اور لب دبائے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

"""نہیں۔"""فوراً سے پہلے جواب آیا تھا۔اس نے گھور کر سکرین کو دیکھا۔

"""تصویر؟"""مختصر ترین سوال تھا، مگر جانتا تھا وہ فوراً سوال کی تہہ تک پہنچ جائے گی۔اور ایسا ہی ہوا تھا فوراً سے انکار آیا تھا۔وہ ہونقوں کی طرح فون کی سکرین دیکھنے لگا جہاں اسکے دونوں سوالوں کے جواب میں تڑخ کر کیا گیا انکار جگمگا رہا تھا۔

Zubi Novels Zone

میں آپ کو صرف ایک بار دیکھنا چاہتا ہوں۔""بیڈ کراؤن سے ٹیک "" لگاتے وہ مکمل سنجیدہ ہوا اور میسج ٹائپ کیا۔دوسری طرف سے اب بھی فوراً میسج سین ہوا تھا جیسے وہ بھی منتظر ہوا سکے مسیج کی۔

اسفندیار کے تصور میں کوئی عکس مسکرایا تھا جیسے میسج پڑھتے ہی مقابل کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیلی ہو۔وہ سوچتے ہوئے مسکراہٹ دبا گیا۔

نہیں۔""اب کی بار حد ہو گئی تھی۔اسفندیار نے فون کو خونخوار "" نگاہوں سے دیکھا جیسے سارا قصور اسی کا ہو۔

ہمم اٹس او کے۔بعد میں کرتے ہیں بات۔ ""

گڈ نائٹ۔""اس نے دوبارہ میسج دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی، بلکہ فون بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔ناراضگی کا اظہار تھا، اسے یقین تھا کہ وہ

آج نہ صحیح لیکن کچھ دنوں تک اسکی بات ماننے پر ضرور راضی ہو جائے گی۔

عورت ذات جو ٹھہری!

****

""اسامہ یہ تم نے کیا کیا ہے؟احساس ہے تمہیں اس حرکت سے آگے چل کر کتنا نقصان اُٹھانا پڑے گا۔""ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا فون سپیکر پر تھا۔وہ آئینے کے سامنے کھڑا گھڑی باندھ رہا تھا اور ساتھ ساتھ اپنی ماں کے گلے شکوے سن رہا تھا۔جلد یا بدیر انہیں پتا چلنا ہی تھا،اچھا ہی تھا کہ جلدی پتا چل چکا تھا۔اسے اپنے باپ کی بھی کی کالز موصول ہو چکی تھیں جو اس نے مصروفیت کے باعث نہیں اٹھائیں تھیں مگر اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ اسکی اپنی ماں کے بعد باپ سے بھی کلاس لگنے والی ہے۔

مثلاً کیسے نقصانات مام؟""اس نے اطمینان سے کہااور دونوں ہاتھ "" ڈریسنگ ٹیبل پر جماتے جھک کر بولا۔

وہ لڑکی تمہارے ساتھ موو کرنے کے قابل ہے جسے تم ماہین کے "" جذباتی پن میں آکر اپنے سر پر سوار کر چکے ہو؟""وہ تصور میں انہیں دیکھتا ہوا بولا،، جیسے اسکی ماں اس وقت غصے سے بھری بری طرح ٹہل رہی ہوں۔

میں دودھ پیتا بچہ نہیں ہوں جو ماہین یا کسی کی بھی باتوں میں آجاؤں۔ "" جو اس وقت مجھے مناسب لگا میں نے کیا۔
اور رہی بات میرے ساتھ موو کرنے کی تو اسکا حل بھی ہے میرے پاس ""وہ سیدھا ہوتا خود کو آئینے میں دیکھنے لگا۔ذہن میں گل کا عکس ابھرا تھا۔ مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔

گلِ رعنا تھی ناظر مسئلے کا حل۔اسکے ساتھ موو آن کرنے کے قابل بھی تھی اور اسکی پسند بھی۔

"""" اسامہ تم نے ہمیں کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔ہم کیا بتائیں گیں اپنے سرکل میں کہ تم ساری دنیا کی حسیناؤں کو چھوڑ کر اس کم صورت لڑکی ________"""" پرفیوم چھڑکتا اسامہ ان کی بات سنتا پرفیوم پر اپنی گرفت مضبوط کر گیا۔نتیجتاً ڈھیر سارا پرفیوم باہر نکل کر اسکی سفید شرٹ پر داغ چھوڑ گیا۔

"""" اسے آپ نے بنایا ہے؟"""" وہ انکی بات کاٹتا سختی سے بولا۔مسز لغاری سٹپٹا گئیں اسکے اچانک اس قدر عجیب و غریب سوال پر۔

"""" آر یو میڈ؟"""" وہ غصے سے چیخی۔

جس نے بنایا ہے نا اسے وہ کم صورت یا کم درجہ چیز نہیں بناتا۔اس لیے """
برائے مہربانی یہ تجزیہ نہ دیں۔
دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے اور آپ ایک ماڈرن عورت ہونے کے
باوجود ابھی تک کالے گورے، چھوٹے لمبے اور موٹے پتلے میں پھنسی ہوئی
ہیں۔
نکل آئیں باڈی شیمنگ سے باہر۔اور چیزوں پر توجہ دیں۔""" وہ ناگواری
چھپائے بغیر بنا لگی پٹی کے بولتا انہیں حیران چھوڑ گیا۔فون کان سے لگائے
وہ اسکی بات پر ساکت کھڑی رہیں۔

بعد میں بات کرتا ہوں آپ سے۔خدا حافظ۔"""اس نے بے زاری """
سے فون بند کر دیا کیونکہ وہ اس وقت بلکل بھی بات کرنے کے موڈ میں
نہیں تھا۔ہاتھ میں پکڑا پرفیوم ڈریسنگ ٹیبل پر پٹخنے کے انداز میں پھینکا۔اور

دونوں ہاتھ ڈریسنگ ٹیبل پر جماتا شیشے میں خود کو دیکھنے لگا۔ چہرے پر سوچوں کا ایک جال بچھا تھا۔

کافی دیر بعد کچھ سوچتے وہ مطمئن ہوتا پیچھے ہٹا۔ وہ سوچ چکا تھا اسے کیا کرنا ہے۔ اپنی سفید شرٹ کو دیکھتے اس نے کندھے ڈھیلے چھوڑے۔ ساری تیاری کا کباڑا نکل چکا تھا۔ شرٹ اتار کر لانڈری باسکٹ میں پھینکتا وہ ڈریسنگ روم میں بند ہو گیا۔

****

تم اتنی جلدی کیوں آگئے زاوی؟ شادی تو تین چار دن چلنی تھی۔"""" """"

گلِ رعنا، اسفندیار اور ہانیہ اس وقت کچن میں موجود ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے

کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ہانیہ کے پوچھنے پر زاویار کا بلند و بانگ قہقہہ گونجا۔دونوں نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

لڑکی بھاگ گئی۔""" وہ کافی کا گھونٹ لیتا مزے سے بولا۔ہانیہ اور گل کو شاک لگا۔ """"

کہاں؟اور کیوں؟""" ہانیہ نے صدمے سے اسے دیکھا۔ """"

لندن۔اسکا موڈ بدل گیا تھا۔محترمہ کہتی ہے اسے پہلے کیریئر بنانا ہے پھر سوچے گی۔""" وہ یوں بتا رہا تھا جیسے کوئی عام سی بات ہو۔ """"
اور یہ عام سی بات ہی تو تھی ان نام نہاد امراء کیلئے۔

Zubi Novels Zone

کتنے بے شرم ہو تم ہنس رہے ہو؟""ہانیہ نے اسکے کندھے پر تھپڑ جڑ ""

دیا۔

توکیا رووں؟ ""

جو چیز کھو جائے یا ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس کرنے کا کیا فایدہ؟

کیونکہ اگر وہ ہماری ہوتی تو کبھی بھی ہم سے نہ کھوتی۔

میں نے تو اپنے دوست کو بھی یہی بولا تھا کہ چل کر یار،، جو ہونا تھا ہو گیا""

گل نے نفی میں سر ہلایا تھا۔اس شخص کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

ویسے یہ بھی ٹھیک ہے۔""ہانیہ اسکی بات سے متفق ہوتی بولی۔اپنا ""

حمایتی ووٹ حاصل کرتے زاویار نے سر خم کر کے اسکا شکریہ ادا کیا۔

خیر چھوڑو،، تمہیں پتا چلا کہ اگلے ہفتے شادی کی ڈیٹ فکس ہوئی۔"""" """"

گلِ رعنا بے ساختہ کھانسی۔ دونوں نے شرارت سے اسے دیکھا، تو وہ سٹپٹا گئی۔ ہانیہ اور زاویار سے اچھے کی امید رکھنا بے وقوفی تھی۔ بے شرمی میں ڈگری حاصل کرنے والے یہ دونوں وجود لحاظ نامی چیز سے بلکل ناواقف تھے۔

"""" شرم ہوتی ہے کوئی۔ اپنے گھر چلو ہانی کی بچی، جب دیکھو یہیں پڑی رہتی ہو۔""""کافی کے خالی مگ سامنے سے اٹھاتے اس نے دونوں کو گھورا۔

"""" میں تو یہیں رکنے والی ہوں۔ تم چاہے جو بھی کہو۔""""ہانیہ نے ڈھٹائی سے آواز لگائی۔ گل سنی ان سنی کرتی باہر نکل گئی۔

""""سنو زاوی۔ تمہیں ایک بات بتاؤں؟"""وہ دونوں کہنیاں ٹیبل پر رکھ کر زرا آگے جھکی۔

""""بتاؤ"""وہ ہلکا سا مسکراتا اسی کے انداز میں آگے جھکتا بولا۔

""""تمہیں پتا ہے کہ ______"""تیز تیز بولتی وہ ایکدم رکی اور دانتوں تلے لب دبا گئی۔

""""بعد میں بتاؤں گی۔"""وہ پیچھے ہوتی بولی۔زاویار سخت بدمزہ ہوا تھا۔

""""عجیب بندی ہو۔اب بتا بھی چکو۔"""وہ بضد ہوا مگر ہانیہ انگوٹھا دکھاتی وہاں سے اٹھ گئی۔

بعد میں زاوی کے بچے۔ابھی تم پہلے ہی اپنے دوست کے صدمے میں """ ہو،یہ نہ ہو میری بات سے ہارٹ ہی فیل ہو جائے۔"""وہ کھلکھلا کر کہتی سیڑھیاں چڑھتی گل کو آواز دیتی اوپر بڑھ گئی۔زاویار نے تاسف سے سر ہلاتے میز پر ہاتھ مارا۔وہ خوامخواہ سسپنس پھیلا گئی تھی،،مگر یہ بھی طے تھا کہ وہ اس سے پوچھے بغیر اسکی جان نہیں چھوڑنے والا تھا۔

****

نشال آرام سے بیڈ پر بیٹھی اسامہ کی دی گئی کتابوں میں سے کوئی کتاب پڑھ رہی تھی جب وہ ہلکے سے دروازہ بجاتا،بنا اجازت کے اندر داخل ہوا۔

اسامہ کی اچانک آمد پر وہ دوپٹہ ٹھیک کرتی بوکھلا کر نیچے اتری۔کتاب اسکی گود سے نیچے گری۔

اسکی بے وجہ بوکھلاہٹ پر حیران ہوتے اس نے آگے بڑھ کر خود ہی کتاب اٹھائی اور سائیڈ ٹیبل پر رکھ دی۔

کیا کر رہی تھی؟""" وہ دوستانہ لہجے میں کہتا سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔ """
اسے بیٹھتا دیکھ کر نشال جی بھر کر حیران ہوئی۔

کچھ نہیں۔""" وہیں کھڑی کھڑی وہ دوپٹہ مٹھی میں دبوچتے ہوئے """
بولی۔اسکی حرکت نوٹ کرتے اسامہ نے نفی میں سر ہلایا۔

ابھی تو کتاب پڑھ رہی تھی تم!""" نشال کو یوں لگا جیسے چوری پکڑی """
گئی ہو،اسلیے شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

گردن سیدھی کرو۔""" اس نے سختی سے سرزنش کی اور اٹھ کر """
وارڈروب کی طرف بڑھا۔کپڑوں کو ادھر ادھر کرتے وہ شیو کھجاتا کپڑے
دیکھنے لگا،،کچھ کو باہر نکالتا،اچھے لگتے تو واپس رکھ دیتا وگرنہ باہر پھینک

دیتا۔ یہ سب کپڑے یہاں اسکی ہدایت پر پہلے سے ہی موجود تھے۔ نشال نا سمجھی سے اسکی عجیب و غریب حرکتیں دیکھنے لگی۔

"""اب سے بس یہ کپڑے پہنو گی تم۔ باقی میں آنلائن منگوادوں گا""" ہاتھ جھاڑتے اس نے آدھی سے زیادہ خالی وارڈروب کا ایک بار پھر سے تنقیدی جائزہ لیا۔ نشال چکرا کر رہ گئی۔ وہ تقریباً سارے کپڑے ہی باہر پھینک چکا تھا۔

"""کل صبح تم گیارہ بجے تیار رہنا،، ہم سیلون جائیں گیں۔""" اسکے اگلے آرڈر پر وہ ایکدم بھڑکی تھی۔

"""مجھے نہیں جانا۔ میں جیسی ہوں ویسی ہی ٹھیک ہوں۔ آپ کو کوئی مسئلہ ہے تو خود تک محدود رکھیں۔""" وہ اسکی بات کا غلط مطلب اخذ کرتی منہ

پھیر گئی۔اسکی بدتمیزی پر اسامہ کے چہرے کے تاثرات بدلے۔اگر وہ نرمی برت رہا تھا تو نشال حسین اس بات کا پورا پورا فائدہ اٹھا رہی تھی۔

پہلی بات بدتمیزی بلکل نہیں۔ ""

دوسری بات مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔مائینڈاٹ۔ ""

ہل میں تولہ پل میں ماشہ کے مصداق وہ بھی زرا تیز لہجے میں بولا۔

کل تیار رہنا تو مطلب تیار رہنا۔ ""اپنا فون صوفے سے اٹھاتے وہ اسکا ""
گال تھپتھپاتا جس طرح آیا تھا ویسے ہی باہر نکل گیا۔نشال نے پہلی فرصت میں دروازہ لاک کیا اور بیڈ پر اوندھے منہ گرتی رو دی۔اسکی سادہ سی بات کو وہ بری طرح منفی انداز میں لے چکی تھی۔

اسامہ اسکے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا کہ ملازم ہاتھ میں ٹوکری پکڑے آیا۔

"""یہ کیا ہے؟""" اس نے پھولوں، مٹھائی اور چاکلیٹس سے سجی ٹوکری کے اوپر پڑا انویلپ اٹھایا۔

"""سر اسفندیار صاحب نے بھیجا ہے۔ انکا ڈرائیور آیا تھا۔""" ملازم نے مودبانہ انداز میں اسے بتایا۔

"""اور کچھ تو نہیں کہا؟""" اسامہ نے انویلپ کھولتے ہوئے پوچھا۔

"""نہیں سر۔"""

اسامہ نے سر ہلا دیا۔ جونہی انویلپ کھولا تو میرون اور گولڈن رنگ کے امتزاج کا ویڈنگ کارڈ دیکھ کر دل کسی خوف سے دھڑکا۔

بلکہ اگلی بار خدا نخواستہ ہماری ملاقات ہوئی تو آپ کو نکاح نامہ دکھاؤں """ گی۔"""سماعتوں سے اسکی آواز ٹکرائی۔

مگر اس نے دل کو تسلی دی کہ ہو سکتا ہے وہ مزاق کر رہی ہو. ویسے بھی یہ کارڈ اسفندیار کی جانب سے آیا تھا، زاویار کی طرف سے نہیں جو گل کی شادی کا ہوتا۔

وہ خود کو جھوٹے دلائل دے کر مطمئن کرنے کی ناکام کوششیں کرنے لگا۔

Zubi Novels Zone

"" Asfandyar Weds Gule_E_Rana ""

کارڈ کے اوپر سنہرے حروف میں لکھے الفاظ پڑھتے اسکے چہرہ متغیر ہو گیا۔

غصے کی ایک لہر اسکے پورے وجود میں سرائیت کر گئی۔اسامہ نے آہستہ مگر

سختی سے مٹھی بھینچی،، جس کے نتیجے میں کارڈ اسکے ہاتھ میں بری طرح خراب ہو گیا۔

پھینک دو اسے """ٹوکری ملازم کے ہاتھ سے چھین کر اس نے پوری """"" قوت سے نیچے پھینکی،، چیزیں نکل کر باہر بکھر گئیں۔

غصہ پھر بھی کم نہ ہوا تو اس نے ان چیزوں کو جنونی انداز میں پیروں تلے مسل ڈالا۔ کارڈ یونہی ہاتھ میں پکڑے وہ کمرے میں بند ہو گیا۔ دروازہ اتنی زور سے بند کیا تھا کہ گھر کے در و دیوار ہل کر رہ گئے۔

ملازم اسکی پشت کو عجیب نظروں سے دیکھتا جگہ صاف کرنے لگا۔ اس سے زیادہ کرنے کا اختیار انکے پاس نہیں تھا۔

****

نشال چوتھی دفعہ اسکے کمرے کے سامنے جاکر واپس لوٹ چکی تھی۔ کل رات سے وہ اسے نظر نہیں آیا تھا اور اب دن کے دو بج رہے تھے۔

وہ بار بار کمرے کے پاس جاتی اور واپس لوٹ آتی۔اس نے اسے تیار رہنے کا کہا تھا اور وہ اسکے حکم کی تکمیل کر چکی تھی، مگر وہ اب تک باہر کیوں نہیں نکل رہا تھا۔

انگلیاں چٹخاتی وہ صوفے پر بیٹھ گئی،البتہ نظریں اسکے کمرے کے دروازے پر ٹکی تھیں۔

کافی دیر بعد دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی،،نشال فوراً اپنی جگہ سے اٹھی۔

سامنے ہی وہ تیار سا کھڑا تھا کہیں جانے کیلئے۔

Zubi Novels Zone

آپ نے کہا تھا کہ ہم کہیں جائیں گیں""" اسکی آواز نے اسامہ کے """ قدم روکے۔ وہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگا۔ اسکی خطرناک حد تک سرخ آنکھوں میں دیکھتے نشال سٹپٹا کر سر جھکا گئی۔

پیکنگ کر لو، ہم رات کی فلائٹ سے کراچی واپس جا رہے ہیں۔""" """" شرٹ کی آستینیں فولڈ کرتے اس نے اسکا سوال یکسر نظر انداز کیا۔ کراچی واپس جانے کا سن کر اسکا دل خوف سے لرزا۔

کیا وہ اسے چھوڑ رہا تھا؟" فوراً سے سوال آیا تھا۔ "

لیکن کیوں؟""" وہ ڈرتے ڈرتے بولی۔ """"

کیونکہ یہاں آنے کی وجہ ختم ہو چکی ہے۔""" اسامہ رکھائی سے کہتا """" تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا اس پر دوسری نظر ڈالے بغیر جا چکا تھا۔ نشال

اپنی جگہ کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ان چند دنوں میں وہ اسے اپنا،،اپنی نرمی کا عادی بنا چکا تھا اور اب اسکا یوں رکھائی سے جواب دینا، نشال کو چبھا تھا۔دل میں کچھ ٹوٹا تھا اسے خود کو نظر انداز کرتا دیکھ کر۔

آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتی وہ بالکونی سے اسے دیکھنے لگی،، جہاں وہ تیزی سے گاڑی نکالتا نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

****

فون مسلسل بج رہا تھا جو اسکی نماز میں خلل ڈال رہا تھا۔سلام پھیر کر وہ اٹھی اور فون دیکھا جہاں کسی انجان نمبر سے کالز آ رہی تھیں۔کچھ سوچتے اس نے اٹینڈ کر لیا۔

شادی مبارک"""وہ لمحوں میں اسکی آواز پہچان گئی تھی۔فون اسکے """ ہاتھ میں لرزا۔اسکے پاس اسکا نمبر کیسے آیا تھا؟گلِ رعنا نے سوچنے کی زحمت نہیں کی تھی کیونکہ آج کے دور میں ایک بااثر شخص کیلئے نمبر نکلوانا کونسا مشکل کام تھا۔

شکریہ۔اب امید ہے سمجھ آگئی ہو گی آپ کو"""وہ اعتماد بحال کرتی """ تنک کر بولی۔اسامہ کا قہقہہ گونجا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

خیر رات کی فلائٹ سے کراچی جارہا ہوں اور کل کی فلائٹ سے """ امریکا۔"""وہ اسکو یوں بتارہا تھا جیسے وہ ان دونوں کے مابین جانے کتنے اچھے تعلقات ہوں۔

مجھے کیوں بتا رہے ہیں؟"""وہ بے زاری سے بولی۔اسامہ کے چہرے """
پر زخمی مسکراہٹ پھیل گئی۔

ویسے ہی دل کر رہا تھا۔"""اسکے لہجہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار لگا تھا اسے۔ """
گل خاموش ہو کر رہ گئی۔

ایک بات تو بتاؤ!"""وہ کچھ توقف کے بعد بولا تو اسکا لہجہ نارمل تھا۔ """
شاید وہ کمپوز کر چکا تھا۔

تم ہماری پہلی ملاقات کی وجہ سے مجھ سے نفرت کرتی ہو؟"""وہ اس """
وقت یہ کیوں پوچھ رہا تھا،، گل کو اندازہ نہ ہوا۔

نہیں۔ہر انسان اپنے ظرف کے مطابق حرکتیں کرتا ہے،،میں نے """" اسے آپ کا ظرف سمجھ کر نظرانداز کردیا تھا۔"""وہ دوپٹہ کھولتی بیڈ پر بیٹھ گئی۔اسامہ نے تھک کر گاڑی کی سیٹ پر سر ٹکاتے اثبات میں سر ہلادیا۔

"""" مجھے تم سے عجیب سی چڑ ہو گئی تھی،یہ چڑ ضد اور ضد محبت میں کب بدلی پتا ہی نہیں چلا۔"""وہ چھوٹے بچے کی طرح بولتا گل کو معصوم لگا تھا،، اسکا انداز ایسا تھا جیسے اپنی غلطی کا اعتراف کر رہا ہو۔

"""" مجھے اچھا لگا کہ تم میری شادی کا سن کر پیچھے ہٹ گئے۔یہ کام کوئی برا انسان نہیں کر سکتا اور تم ایک اچھے انسان ____""""گل دل سے بولی تھی جب اچانک اس نے بیچ میں اسکا جملہ کاٹا۔۔

Zubi Novels Zone

یہ محبت اب پھر سے ضد بن گئی ہے۔"""وہ اسکی تیز آواز پر تھم سی """ گئی۔اسکا لہجہ ہر لمحے بدل رہا تھا۔اس لمحے اسے لگا کہ اسامہ لغاری سے برا انسان اس دنیا میں نہیں۔

ہائے یہ ضد کہاں اتنی جلدی ختم ہوتی ہے؟""""اس نے ایک ٹھنڈی آہ """" بھری تھی۔گلِ رعنا کچھ بول ہی نہ پائی۔وہ مکار اور شاطر شخص تھا جو لہجوں اور لفظوں سے باآسانی دھوکا دے سکتا تھا۔

میں بھول گئی کہ فطرت نہیں بدلتی۔شکریہ یاد کروانے کیلئے۔""""وہ """" کہہ کر لب بھینچ گئی تھی۔اسامہ نے بلند و بانگ قہقہہ لگایا۔

جلد ہی واپس آؤں گا،،،اس کہانی کو دونوں مل یہیں سے شروع کریں """" گیں۔

ایک راز کی بات بتاؤں میں چاہوں تو ابھی ڈیفنس فیز فائیو گلی نمبر دس،،
مکان نمبر پانچ کے فرسٹ فلور کے چوتھے کمرے سے تمہیں اٹھوالوں
لیکن وہ کیا ہے نا کہ میری ضد کی نوعیت تھوڑی سی بدل گئی ہے۔
میں تمہیں مجبور کر دوں گا اپنی چوکھٹ پر آنے پر۔ تم خود آؤ گی میرے
پاس،، یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔
یاد رکھنا اسامہ لغاری وعدے کا بہت پکا ہے۔"""فون بند ہو چکا تھا مگر گل
ابھی تک اسکے لفظوں کے زیر اثر خوف کا شکار تھی۔ ہوش میں آتے اس
نے فون سے اسامہ کو نمبر بلاک کیا۔

یا اللہ اس شخص کو ہدایت دینا،، یا مجھے اس سے بچا لے۔ میں نہیں لڑ """
پاؤں گی اس سے۔""" وہ تکیے پر سر رکھتی اسکی باتوں کے زیر اثر کتنی ہی دیر
اوندھے منہ پڑی رہی۔ دل کی دھڑکن معمول کے برعکس تیز تھی۔

****

جہاز کراچی ائیر پورٹ پر لینڈ کر چکا تھا۔ وہ اسکا ہاتھ تھامے باہر نکلا۔ صبح کے چار بج رہے تھے،، سورج نہیں نکلا تھا،، مگر اندھیرا چھٹ چکا تھا۔

گاڑی پہلے ہی وہاں موجود تھی۔ سامان گاڑی میں رکھواتے اس نے ملازمین کو واپس بھیجا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔

""نشال میں آج شام امریکا جا رہا ہوں۔"" نشال جو پر تکان سی آنکھیں موندنے والی تھی اسکی بات پر جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔ آنکھیں ایکدم پانی سے بھرنے لگی تھیں۔

""نو"" اس نے سرزنش کی اور اسکی طرف ٹشو بڑھایا۔ جسے تھامنے کی بجائے وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی مگر اسکی آنکھوں میں التجا چھپی تھی۔

کچھ عرصے کیلئے۔یہ نہیں جانتا کب تک۔""وہ مزید بولا۔نشال کی "" آنکھیں چھلک پڑیں۔وہ ہاتھ سے چہرہ صاف کرتی رخ موڑ گئی۔یہ شخص بلند و بانگ دعوے کر کے اب اسے بیچ راستے میں چھوڑ کر جا رہا تھا۔ آخر وہ کب تک اسکا بوجھ اٹھا سکتا تھا؟نشال نے بوجھل دل سے سوچا۔

"" ""ممی تھوڑا ریئیکٹ کریں گیں مگر تم فکر مت کرنا ماہین ہو گی نا وہاں"" اسامہ گاڑی چلاتا اسے آنے والے وقت کیلئے تیار کرنے لگا۔

"" مجھے ساتھ لے جائیں پلیز""وہ اسکی طرف دیکھتی التجائیہ لہجے میں بولی۔اسامہ لغاری کو اس لڑکی پر پہلی بار ترس آیا تھا۔۔یہ ظالم دنیا اس معصوم لڑکی کے قابل ہی نہیں تھی۔

یہاں تم زیادہ ایزی رہو گی۔بس میرے قانون یاد رکھنا،ٹرسٹ می """ کسی کی ہمت نہیں ہو گی دوبارہ تمہیں کچھ کہنے کی"""وہ نرمی سے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا تو اسکے لمس پر نشال کا دل بوجھل ہونے لگا تھا۔

ضبط کھوتی وہ اسکے کندھے پر سر رکھ کر رو دی اسامہ نے فوراً گاڑی روکی تھی۔اور اسکے گرد بازو حائل کرتے اسے آخری بار کھل کر رونے دیا۔کافی دیر بعد وہ حواسوں میں لوٹتی شرمندہ سی پیچھے ہٹی۔ٹشو سے اس نے اسکا چہرہ صاف کیا جو اذیت اور بے بسی کی داستان سنا رہا تھا۔وہ اب رونا بھول کر اپنی بے خودی پر خود کو کوسنے میں مصروف تھی۔

اپنا نمبر اس میں سیو کر وزرا۔"""اسے شرمندگی سے نکالنے کیلئے """ اسامہ نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے فون ان لاک کر کے اسے پکڑایا۔

نشال نے خاموشی سے نمبر ڈال کر واپس کر دیا۔

گاڑی میں ایکدم خاموشی چھا گئی تھی۔وہ دوسری طرف منہ کیے بار بار آنسو صاف کرتی رہی۔

آدھے گھنٹے بعد گاڑی ایک بڑے سے بنگلے کے سامنے رکی تو فوراً سے گیٹ کھلا۔ملازمین نے اشارے سے اسے سلام کیا،،جواباً اسامہ نے سر ہلا دیا۔

آجاؤ۔""گاڑی پورچ میں پارک کرتے وہ وہ اسکی طرف آیا اور اسکے ""
روئے روئے چہرے سے بے ساختہ نظریں چرا گیا۔

ہیلو بڈیز""اس سے پہلے وہ نیچے اترتی ماہین بھاگتی ہوئی باہر آئی تھی۔ ""
اسامہ نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔

کیسی ہو نشی؟""وہ اسامہ سے ملتی نشال کی طرف بڑھی جو گاڑی کے ""
ساتھ چپکی کھڑی تھی۔

ٹھیک""ایک لفظی جواب دیتے وہ آسودگی سے مسکرادی۔ ""

تم اتنی جلدی کیوں اٹھ گئی۔ہم صبح بھی تو مل سکتے تھے نا"" وہ اندر جاتا "" ہوا اس سے پوچھنے لگا۔ماہین جو نشال کو کچھ کہہ رہی تھی اسکی طرف پلٹی۔

میں آپ کیلئے نہیں اپنی دوست کیلئے جاگ رہی ہوں۔آپ سیدھا "" وہیں سے چلے جاتے امریکا، یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی۔نشال اکیلے بھی آسکتی تھی۔""ماہین نے خفگی سے اسے جواب دیا۔وہ اسکی ناراضگی پر لب دبا گیا۔

مگر اس وقت اسے منانے کا مطلب تھا اپنا ارادہ کینسل کرنا۔جو وہ نہیں کر سکتا تھا۔

ویسے مام ڈیڈ بھی جاگے ہوئے ہیں۔ویٹ کر رہے ہیں لاؤنج میں۔"""" """"

اس نے اطلاع دی تو اسامہ کو خوشگوار حیرت ہوئی۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ یوں اسکا انتظار کریں گیں کیونکہ وہ دونوں اس سے کافی ناراض تھے۔

اوو واقعی۔""""وہ حیرت کا اظہار کرتا نشال کا ہاتھ تھام کر لاؤنج کی """" طرف بڑھ گیا۔ماہین نے مسکرا کر دونوں کو دیکھا تھا۔

اسلام علیکم """"وہ جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوا،ماہین کے کہنے کے """" مطابق انہیں اپنا انتظار کرتا ہوا پایا۔

وعلیکم اسلام کیسے ہو میری جان؟""""مسز لغاری نے آگے بڑھ کر اسکا """" ماتھا چوما۔وہ ان سے ملنے کے بعد اپنے باپ کی طرف بڑھا جو ناراضگی جتانے کے باوجود اس سے گلے ملے۔

یہ ہے نشال۔""""اس نے اپنے پیچھے سہم کر کھڑی ہوئی نشال کے """"" گرد بازو حائل کیا تھا۔اسکی حرکت پر وہ سانس روک گئی۔دل کی دھڑکنوں نے رفتار پکڑی تھی۔

ویسے حرکت تو کافی غلط تھی،، لیکن اب کیا کر سکتے ہیں۔ """"
ویلکم نشال۔""""وہ اسامہ کو تیز نگاہوں سے دیکھتی توقع کے برعکس آگے بڑھ کر نشال کے گلے لگیں۔اسامہ کے ساتھ ساتھ اندر آتی ماہین بھی انکی حرکت پر حیران رہ گئیں تھیں۔نشال بے یقینی سے کھڑی رہی۔حیرت ہی حیرت تھی۔اسکے تو گمان میں بھی نہیں تھا کہ اسکے وجود کو اتنی جلدی اپنالیا جائے گا۔

"""" تھینکس۔اس کیلئے۔"""وہ ایک ہاتھ نشال کے گرد جبکہ دوسرا انکے گرد باندھتا بولا تھا۔اسکا مضبوط ہاتھ اپنے گرد محسوس کرتے اسکے سارے خوف ایک لمحے کیلئے زائل ہو گئے۔

"""" کاش یہ ہاتھ یونہی اسکے گرد رہے۔"""دل نے چپکے سے دعا کی تھی۔

"""" میں کہاں ہوں؟"""ماہین نے خفگی سے اسامہ کو دیکھا۔

"""" تم دل میں ہو۔""""اس نے آگے بڑھ کر اسکا ماتھا چوما تھا۔

****

ایک ہفتے بعد۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تم میرے کمرے میں ہی رہ لینا،، میں نہیں چاہتا کسی کو بات بنانے کا """"
موقع ملے۔ ویسے بھی مام تمہیں قبول کر چکی ہیں۔"""" وہ اسکی تصویر کے
سامنے دھندلائی آنکھوں سے کھڑی تھی۔ وہ اسی شام اسے ڈھیروں
ہدایات دیتا جا چکا تھا،، مگر وہ کیا کرتی ان ہدایات کا جب وہ ہی پاس نہیں تھا۔
وہ اسے مضبوط بنانے کے چکر میں مزید توڑ گیا تھا۔ ہاں وہ اسی شام ٹوٹ گئی
تھی جب اسکے گھر سے نکلتے ہی اسکی ماں نے اپنی اصلیت دکھادی تھی اور
ساتھ بری طرح ڈرایا دھمکایا تھا کہ اس بات کی بھنک ماہین یا اسامہ کو نہ
پڑے۔

وہ صدمے سے پورا ہفتہ بولائی بولائی پھرتی رہی،، کیونکہ وہ قید ہو چکی تھی
نئی جہنم میں۔ وہ خالی دامن رہ گئی تھی۔ نامیکے کا سہارا نہ شوہر کا آسرا۔ اس
سے بڑی بدقسمتی بھی بھلا ہوئی ہے کبھی؟

اس ایک ہفتے میں وہ بے تحاشا روئی تھی کیونکہ نہ کوئی روکنے والا تھا، نہ کوئی
دیکھنے والا تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم اسکی تصویر دیکھ رہی تھی جب فون بجا۔ وہ آنکھیں صاف کرتی بیڈ کی طرف بڑھی۔ وہ قریباً ہر روز ہی اسے کال کرتا تھا، بے شک کال کا دورانیہ مختصر تھا مگر پھر بھی اسے کچھ لمحوں کیلئے حوصلہ مل جاتا تھا۔ لیکن وہ اسے اسکی ماں کے بارے میں بتانے کی غلطی ہر گز نہیں کر سکتی تھی کیونکہ ایک تو وہ یقین نہ کرتا، دوسرا اسکی ماں شاید اسکی زندگی مزید مشکل کر دیتی۔

""ہیلو۔"" وہ مخصوص انداز میں بولا تھا۔ نشال نے سختی سے آنکھیں بند کیں۔

""اسلام علیکم۔"" اس نے دھیمی آواز میں سلام کیا تھا۔ اس نے اسی کے انداز میں جواب دیا۔

کیسی ہو؟""نشال کا دل چاہا اسے کہے کہ امید کا سرا تھما کر وہ کیوں گیا؟ ""
وہ اسے کس بھروسے پر چھوڑ کر گیا تھا؟

کس امید پر؟

وعدے وعید کر کے اگر جانا ہی تھا تو وعدے کیے ہی کیوں؟

اور سب سے بڑھ کر اب پوچھ کر اسکے زخم کیوں کرید رہا تھا؟لیکن بولی تو صرف اتنا کہ

ٹھیک!""غموں کو خود تک رکھنے میں اسے کمال مہارت حاصل "" تھی۔

ماہین بتا رہی تھی کہ تم کالج نہیں جا رہی۔وجہ؟""اس نے دوٹوک "" انداز میں پوچھا تھا۔نشال بیڈ شیٹ پر انگلی سے آڑھی ترچھی لکیریں کھینچتی رہی۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں!""وہ کافی دیر اسکے جواب کا انتظار کرنے کے "" بعد دوبارہ بولا مگر جواب ندارد۔

نشال!""اب کی بار اسکے لہجے میں سرزنش تھی۔نشال کا دل بھر آیا۔ "" اس نے فون کاٹ کر بند کر دیا۔اور بیڈ پر گرتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ اسے سمجھ آچکی تھی کہ اس دنیا میں اگر چند دن سکون سے گزارنے ہیں تو اپنے پیروں پر کھڑا ہونا پڑے گا،، یہاں کوئی بھی ہاتھ نہیں پکڑتا۔اور جو پکڑتے ہیں وہ ایک دن اکتا کر چھوڑ دیتے تھے۔

زندگی کی گاڑی کسی اور کی امید پر نہیں چلتی،،اسامہ کے وجود میں پناہ تلاش کرتی نشال حسین کو آخرکار سمجھ آچکی تھی۔

اسامہ لغاری کا جانا اور کچھ نہیں تو اسے نیا سبق ضرور سکھا گیا تھا،،اور وہ سبق تھا اپنی پیروں پر خود کھڑے ہونے کا۔

لوگوں کے آگے ڈٹ جانے کا بجائے کسی کی پیٹھ کے پیچھے چھپنے کے۔

اپنے لیے لڑنے کا۔

اپنی کمزوریوں کو ختم کر کے انہیں اپنی طاقت بنانے کا۔

کافی دیر رونے کا بعد وہ اٹھی اور آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر خود کا جائزہ لینے لگی۔نم آنکھوں میں اڈتی چمک ظاہر کر رہی تھی کہ وہ آئندہ کا لائحہ عمل طے کر چکی ہے۔

****

چلیں بھائی نیگ نکالیں ورنہ اندر نہیں جانے دیں گیں ہم """ہانیہ اپنی """ کزنز کے ساتھ راستہ روکے کھڑی تھی۔اسفندیار جو تھوڑی دیر پہلے تو نارمل تھا اس وقت آتش فشاں بنا ہوا تھا جو کبھی بھی پھٹ سکتا تھا۔

اس نے بمشکل ضبط کرتے ہانیہ کے ہاتھ پر چند نوٹ رکھتے اس رسم سے جان چھڑائی۔ہانیہ نے صدمے سے اسے دیکھا جو ایک بار ہی کہنے پر خاموشی سے اسے پیسے تھما چکا تھا۔یہ کیسی رسم تھی اسے بلکل مزہ نہیں آیا تھا۔

بھائی تھوڑی بحث تو کرتے۔"""ہانیہ نے پیسوں کو دیکھتے بگڑے موڈ """ سے کہا۔

رسم ہو گئی ہے تو اندر چلا جاؤں۔""" وہ جواب دینے کی بجائے بے رخی """ کی انتہا کر گیا تھا۔ ہانیہ لب بھینچ کر خاموشی سے ہٹ گئی۔ پیچھے اسکا رویہ دیکھتے باقی کزنز بھی ایک دوسرے کے کانوں میں کھسر پھسر کرتی چلی گئیں۔ اسفندیار نے دیوار پر مکہ مارا تھا۔

دروازے کی ناب گھماتا وہ اندر داخل ہوا اور ہاتھ میں پکڑا اوالٹ صوفے پر پھینکا۔ اور بے دردی سے سارے بٹن کھولتا گہرے گہرے سانس بھرنے لگا۔ سامنے جہازی سائز بیڈ پر بیٹھی گلِ رعنا اس کے تیوروں سے بری طرح خوفزدہ ہوئی۔ تھوڑی دیر پہلے تو وہ ٹھیک تھا اگر اچھی طرح بیہیو نہیں کر رہا تھا تو اس طرح بھی نہیں کر رہا تھا۔ اب اسے کیا ہوا تھا؟ دھڑکتے دل سے سوچتے اس نے سامنے دیکھا،، دفعتاً اسفندیار نے بھی پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔ دونوں کی نظریں ٹکرائیں، کچھ لمحے یونہی بے خودی کی نظر ہوئے تھے۔ بلاشبہ وہ بے حد حسین تھی اور ہلکے ہلکے میک اپ میں اسکا حسن مزید نکھر گیا تھا۔

لمحوں کا کھیل تھا وہ اگلے ہی لمحے ہوش میں آیا تھا۔ نگاہیں بدلی تھیں انداز بھی بدلا تھا۔ چند قدموں میں ہی وہ بیڈ کے پاس پہنچا۔ اسے دیکھتے وہ بے ساختہ خود میں سمٹی۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر بے دردی سے پھولوں کی لڑیاں ہٹائیں۔

ہو گیا مجھ سے شادی کا شوق پورا؟"" اسکی آنکھوں میں جھانکتے اس نے بے تاثر لہجے میں پوچھا۔ گلِ رعنا کچھ بول ہی نہ پائی۔ اس نے کب اسکے سامنے اپنے شوق کا اظہار کیا تھا؟

اب برائے مہربانی یہاں سے اٹھو اور خوشیاں مناؤ۔ میرا کوئی ارادہ "" نہیں ہے تمہارے اس روپ کی شان میں ساری رات بیٹھ کر قصیدے پڑھنے کا"" اس نے تمیز لحاظ سب بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔ اسکا طرزِ گفتگو دیکھتے سرخ پھولوں کے درمیان سجی سنوری بیٹھی گلِ

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

رعنا کا دل ڈوب کر ابھرا۔ وہ آسان لفظوں میں اسے دفعہ ہونے کا کہہ رہا تھا۔ امیدوں اور آرزوؤں کا شیش محل زمین بوس ہوا تھا۔ آنکھیں نا چاہتے ہوئے بھی بھر آئیں۔

اسفندیار غصے سے واپس صوفے کی طرف بڑھا تھا اور گرنے کے انداز میں بیٹھ گیا۔

گل نے دھندلائی آنکھوں سے اس نے سامنے دیکھا جہاں وہ کنپٹی مسلتا صوفے پر غیر آرام دہ حالت میں بیٹھا تھا۔ شیروانی کے سارے بٹن کھلے تھے۔

وہ کچھ دیر آنسو پیتی اسے دیکھتی رہی اور پھر ہمت جمع کر کے اٹھی،، اور اسکے پاس پہنچی۔

!حق مہر نکالو میرا ''''

Zubi Novels Zone

جلدی""""اسفندیار کے ہاتھوں کی حرکت رکی۔اس نے ٹھٹھک کر سامنے دیکھا جہاں وہ اسکے روبرو کھڑی مہندی سے بھری ہتھیلی اسکے سامنے کیے ہوئے کھڑی تھی۔چوڑیوں کی چھنکار کمرے کی خاموشی میں گونجی تھی۔

کس طریقے سے بات کر رہی ہو مجھ سے؟""""وہ اسکی بے تکی بات پر دھاڑا۔

عزت دو، عزت لو۔یہی میرا اصول ہے۔اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ تم """" تو ترخ کر بات کرو گے اور میں آپ آپ کروں گی تو غلط فہمی ہے تمہاری کہ اس رشتے میں بندھنے کے بعد ایسا کچھ ہوگا۔""""اندرونی کیفیت چھپاتی وہ بظاہر بہادر بنی تھی۔دل کا حال تو پھر اللہ ہی جانتا تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کیابکواس ہے؟اس وقت میرادماغ گھوماہواہے لہذا بہتر ہے کسی کونے """ میں سوجاؤ۔ورنہ اچھانہیں ہوگا۔"""اس نے سرخ آنکھوں سے اسے گھورتے بے رحمی سے کہا۔مقابل نے ایک لمحے کیلئے اسکے اندازاوراسکی آنکھوں کودیکھتے خوفزدہ ہوکرحلق ترکیامگرپھرچلتےہوئےڈریسنگ ٹیبل کی طرف گئی جہاں سرخ مخملی فائل میں نکاح نامہ پڑاتھا۔

حق مہرپانچ کروڑسکہ رائج الوقت ہے۔ """

اسکے علاوہ ایک مربع زمین بھی میرے حق مہرمیں شامل ہے۔"""اس کی باتوں کویکسرنظراندازکرتےوہ فائل اسکی طرف بڑھائی۔وہ آنکھیں سختی سے میچ کرگہری سانس بھرنےلگااورپھرجھٹکےسےاٹھا،،اس اچانک افتادپر وہ گرتےگرتےبچی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ چیک بک لے کر واپس آیا،، کمرے کے کونے میں پڑی ٹیبل سے پین اٹھا کر تیزی سے ہاتھ چلاتے چیک کاٹا،، اور بے ساختہ اسکے منہ پر مارا۔ چیک اسکے چہرے سے ٹکرا کر نیچے زمین پر جا گرا۔ ہتک کے احساس سے اس نے بے ساختہ سسکی بھری۔

زمین کے کاغذات کل مل جائیں گیں۔"""بے تاثر لہجے میں کہتے وہ """ اب شیروانی اتارنے لگا تھا۔

Zubi Novels Zone

منہ دکھائی دو میری؟"""کچھ دیر بعد اسکی آواز گونجی۔ وہ ٹھٹک کر """"" مڑا۔ کمرے کے بیچ و بیچ اپنا ہوش رُبا حسن لیے وہ ایک ہاتھ میں چیک تھامے دوسرا ہاتھ اسکے سامنے پھیلائے کھڑا تھا۔ ایسے تو ایسے ہی صحیح۔ اگر وہ بدتمیزی کر رہا تھا تو یہ کیوں لحاظ کرتی۔

اسفندیار اسکے لہجے پر شدید حیران ہوا تھا،، آپ آپ کرنے والی یہ لڑکی اس وقت تو تڑخ کر رہی تھی وہ بھی اپنے شوہر سے۔ وہ اس وقت بات نہیں بڑھانا چاہتا تھا اس لیے کڑوا گھونٹ بھر کر رہ گیا۔

پہلی بات مجھے تمہارا منہ دیکھنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں،،، اور دوسری """ بات ان چونچلوں کی مجھ سے امید رکھنے کی بلکل ضرورت نہیں۔ """ وہ قدم قدم چلتا دو انگلیوں سے اسکا چہرہ تھام کر اپنے روبرو کرتا دبی دبی آواز میں دھاڑا۔ وہ دانت پر سختی سے دانت جمائے خود کو کمزور پڑنے سے باز رکھ رہی تھی۔ آنکھیں چھلکنے کو بے تاب تھیں مگر اسکا ضبط کمال تھا۔

مجھے کونسا بہت شوق ہو رہا ہے تمہارے منہ سے اپنی شان میں """ قصیدے سننے کا۔

منہ دکھائی اسلیے مانگ رہی ہوں کیونکہ کل صبح جب میں یہاں سے نکلوں گی تو سب پوچھیں گیں کہ خاندان کے پرنس چارمنگ نے کیا دیا تمہیں؟ یہ نیچے مہمانوں کا مجمع ہے انہیں جواب دینا ہے مجھے۔اب یہ تو بتانے سے رہی کہ شوہر نامدار کو اپنی اوقات دکھانے سے فرصت ملتی تو کچھ دیتا۔""

اپنے مزاج اور عادت کے برخلاف وہ بولتی چلی گئی۔سارے حساب ایک لمحے میں بے باک کرتی وہ اسکا دھواں دھواں چہرہ دیکھ کر خود پر سکون ہو گئی تھی۔اگر وہ اذیت میں تھی تو مقابل کیوں پر سکون رہتا،، دوسری طرف اسے جیسے کسی نے جلتے ہوئے انگاروں پر دھکیل دیا تھا۔

تم______""وہ غصے سے اس کی طرف بڑھا کچھ بعید نہ تھا کہ اس "" پر ہاتھ بھی اٹھا دیتا،، مگر اس نے ہاتھ اٹھا کر روکا۔

چینج کرنے جارہی ہوں۔واپس آؤں تو مجھے ڈریسنگ ٹیبل پر منہ """"
دکھائی مل جانی چاہیے۔ورنہ ضداور ہٹ دھرمی میں ہمیشہ گلِ رعنا کو اپنے
آگے پاؤگے مسٹر اسفندیار۔"""وہ اپنا لہنگا سنبھالتی آگے بڑھی اور اسے
حکم صادر کرتی ایک بے تاثر نگاہ اس پر ڈالتی ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ
گئی۔

پیچھے وہ دنگ رہ گیا تھا اس کی ہمت پر۔ہاتھ بڑھا کر بیڈ سے ساری پھولوں
کی پتیاں نیچے پھینکیں۔غصے سے بھرا وہ ایک ایک چیز زمین پر پھینک رہا
تھا،،خوبصورتی سے سجا گیا کمرہ کھنڈر بن چکا تھا۔

مگر اسکا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔

کمرے کا نقشہ اچھی طرح بگاڑتے اس نے ڈریسنگ ٹیبل کی سائیڈ سے لائٹر
اور سیگریٹ کا ڈبہ نکالا اور سیگریٹ سلگائی۔

پیچھے ارمانوں اور محبتوں سے سجا گیا کمرہ اپنی ناقدری پر رو رہا تھا۔ مہکتی پھولوں کی پتیاں نیچے زمین پر پڑی تھیں۔

وہ کافی دیر بعد باہر نکلی تو کمرے کو دیکھتے کچھ لمحوں کیلئے اپنی جگہ ساکت رہ گئی۔ لمحوں میں اس نے کیا کر دیا تھا اس کمرے کا۔
اسکی آنکھیں تھوڑی دیر پہلے رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔ کالے رنگ کے شلوار قمیض میں میک اپ کے بغیر اسکا چہرہ دمک رہا تھا۔ ایک نا امید نگاہ اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر ڈالی تو توقع کے عین مطابق وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ کھلے بالوں کو کیچر میں باندھتے وہ پھولوں کی پتیاں اٹھانے لگی۔

گل بڑی ہو گی تو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہمارے گھر آئے گی۔ اپنی فرحانہ خالا """" کے پاس۔"""" گل رعنا کو آج بھی وہ جملہ یاد تھا جب وہ پانچ سال کی تھی اور

خوب روئی تھی کہ وہ اپنا گھر چھوڑ کرا نکلے گھر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نہیں جائے گی۔

بیڈ شیٹ سے سارے پھول ہٹاتے اس نے ڈسٹبن میں پھینکے اور سختی سے دانت پر دانت جمائے بیڈ شیٹ اور تکیے ٹھیک کیے جو اسکے غصے کی نظر ہوتے جگہ جگہ گرے پڑے تھے۔

"" گل تو بس اسفندیار کی ہے۔ ""

"" اسفند، گل تمہاری بہن نہیں ہے۔""

"" گل تو میری بہن مجھے دے کر گئی ہے۔ ""

ماضی کے جملے اسکے دماغ میں ہتھوڑے کی طرح بج رہے تھے۔ لیکن وہ ڈھیٹ بنی کمرے کا نقشہ سنوارنے میں لگی تھی۔

گل ""

اسفندیار

گل

اسفندیار

گل

اسفندیار

گل

"" اسفندیار

کمرے میں ان دونا موں کی بازگشت سنائی دے رہی تھی۔پرانی باتوں کو سوچتے سوچتے آدھے گھنٹے میں وہ کمرہ ٹھیک کر چکی تھی۔

اب اسکی تلاش میں نگاہیں دوڑائیں،، کمرہ تو اندر سے بند تھا اس کا مطلب تھا یا وہ سٹڈی روم میں تھا یا بالکونی میں۔

وہ بالکونی کی طرف بڑھی کہ معاً شیشے سے اسکا وجود نظر آیا جہاں وہ سیگریٹ لبوں میں دبائے لائٹر سے کچھ جلا رہا تھا۔ اسکے ہاتھ میں موجود چیز راکھ بن کر ہوا کے دوش سے اڑ رہی تھی۔ وہ چاہنے کے باوجود بھی صحیح سے نہ دیکھ پائی کہ وہ کیا جلا رہا ہے۔

باہر جانے کی بجائے وہ پلٹی اور ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا چیک اٹھایا۔ اور اسے ہاتھ میں پکڑ کر دیکھنے لگی۔ اسکا دینے کا انداز یاد آیا تو اسے درد محسوس ہوا تھا، وہی درد جو اس وقت محسوس ہوا تھا۔

معاً اس نے چیک کے کئی ٹکڑے کر دیے۔ اسے خود بھی سمجھ نہیں آیا تھا کہ اس نے یہ مطالبہ کیوں کیا؟

شاید خود کو بے خوف اور نڈر ظاہر کرنے کیلیئے۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اسکی نفرت کے تیر اپنے وجود پر برداشت نہ کرتے وہ یقیناً اسکے سامنے بکھر جاتی۔اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ خود کو روکنے کی غرض سے وہ کیا بول چکی تھی۔

کون کہتا ہے کہ نکاح کا رشتہ جذبات بدل دیتا ہے،احساسات بدل دیتا ہے؟""ہاتھوں میں موجود ٹکڑے ڈسٹبن میں پھینکتے اس نے خود سے سوال کیا۔

""نہ میرے جذبات بدلے نا اس کے.""بیڈ پر کمفرٹر پھیلاتے اس نے ساری لائیٹیں بجھا دیں۔کمرے میں اب صرف نائٹ بلب کی روشنی تھی۔

"""" مجھے پہلے بھی اس سے محبت تھی اب بھی ہے۔یہ محبت عشق میں کیوں نہیں بدلی؟"""" اس نے بالوں کو کیچر سے آزاد کرتے تکیے پر سر گرا لیا۔

"""" اسے پہلے بھی مجھ سے نفرت تھی،اب بھی نفرت ہے۔یہ نفرت محبت میں کیوں نہیں بدلی؟"""" آہستہ سے کروٹ بدلتے اس نے آنکھوں کو ہر قسم کے ضبط سے آزاد کردیا،،وہ آزادی ملتے ہی ٹپ ٹپ برسنے لگیں۔

"""" جو کہتا ہے نکاح دو لوگوں کے احساسات بدلتا ہے،،میرے نزدیک سب سے بڑا جھوٹا ہے۔

فریبی ہے۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دھوکے باز ہے۔""""اس نے آہستہ سے اپنے پیروں میں پڑا کمفرٹر کھینچ کر اپنے اوپر ڈال لیا۔

اسکی حالت سے بے نیاز وہ سیگریٹ پر سیگریٹ سلگاتا خون آشام نگاہوں سے اپنی انگلی پر موجود تھوڑی سی خاک راکھ رہا تھا۔

آہستہ سے اس نے وہ راکھ مسل ڈالی۔اور بقیہ راکھ پیروں تلے روند ڈالی۔

دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز پر گلِ رعنا نے نیند سے بوجھل آنکھیں کھولیں۔کچھ پل ماحول کو پہچاننے میں سرک گئے۔اگلے ہی لمحے وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔سامنے دیکھا تو وہ ہاتھ میں کپڑے لیے واشروم میں بند ہو رہا تھا۔

کیا وہ باہر سے ابھی آیا تھا؟گل نے بالکونی کے ادھ کھلے دروازے کو دیکھتے سوچا۔گردن گھما کر دیکھا تو صبح کے چار بج رہے تھے۔

لیکن کیوں؟""""جواب ندارد۔ """"

وہ واپس سر پیچھے گرا گئی۔

زندگی اتنی مشکل کیوں ہوتی ہے؟""" بن ماں کے پلنے والی چوبیس """
سالا گلِ رعنا نے زندگی میں پہلی بار خدا سے سوال کیا تھا۔

لیکن اگر آسان ہوتی تو زندگی تھوڑی ہوتی۔""" اسے جیسے خود ہی """
جواب مل گیا تھا۔ آہستہ سے اس نے پلکیں واپس موند لیں۔

****

______ شاکرہ کافی بناؤ میرے """
تم؟ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔""" مسز لغاری اپنے ہی دھیان میں کچن میں
داخل ہوئی تھیں جب اسے سامنے دیکھ کر غصے سے پوچھا۔ ابھی کل ہی تو

اسے کمرہ نشین ہونے کا حکم دے چکی تھیں اور یہ صبح ہی صبح یہاں کچن میں موجود تھی،،اور ساتھ ہی انکے دن کا آغاز بھی برباد کر چکی تھی۔

عموماً صبح کے وقت لوگ کچن میں ناشتہ بناتے ہیں۔""وہ کافی دیر بعد "" لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں بولی۔اسکے الفاظ اسکے کمزور لہجے کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔ مسز لغاری کھل کر مسکرائیں۔

پہلے بولنا تو سیکھ لو جاہل""وہ اس وقت اس سے بلاوجہ بحث کرتی "" کہیں سے بھی ایک پڑھی لکھی اور مہذب خاتون نہیں لگ رہی تھیں۔

بولنا تو سب کو آتا ہے آنٹی۔یہ الگ بات ہے کہ بعض اوقات انسان کو "" اپنی اس خوبی کا پتا کافی دیر بعد چلتا ہے۔""انڈے کی سائیڈ بدلتے اب کی بار اسکا لہجہ پہلے کی نسبت کافی مضبوط تھا۔

نکلو یہاں سے۔""وہ غصے سے بولیں۔ ""

""مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا آنٹی،، مگر یہ بات اگر وہ شخص کہہ دے جس کے توسط سے میں یہاں موجود ہوں تو مجھے واقعی کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔""ایک رات میں اس قدر تبدیلی دیکھ کر مسز لغاری شاکڈ تھیں۔ شاید یہ نہیں جانتی تھیں کہ سبق سیکھنے کی دیر ہوتی ہے انسان کو بدلنے کیلئے تو ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے۔

اس نے سبق دیر سے سیکھا تھا، مگر خود کو بدلنے میں مزید وقت ضائع نہیں کیا تھا۔

""تمہاری زبان کچھ زیادہ نہیں چل رہی آج،، کس کی شہہ پر اتنا بول رہی ہو؟""اس سے پہلے نشال کوئی جواب دیتی ہانیہ کچن میں داخل ہوئی۔

""نشی تم یہاں ہو، میں ہر جگہ ڈھونڈ رہی تھی تمہیں""ماہین کی محبت میں ڈوبی آواز پر مسز لغاری نے تنفر سے سر جھٹکا۔اپنی بیٹی کی اس کم ذات اور کم صورت لڑکی سے محبت انہیں بلکل پسند نہیں آئی تھی۔

""کچھ نہیں۔ناشتہ بنا رہی ہوں۔""وہ ہلکا سا مسکرائی۔

"" تم کیوں بنا رہی ہو؟کک کہاں ہے؟""

""میں بھی اسے یہی کہہ رہی تھی،، مگر کیا ہے ناماہین کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے ہر جگہ اپنی اوقات دکھا دیتے ہیں۔انکے گھر کہاں ہو گی نوکروں کی فوج؟

یہ اسے بھی اپنا پرانہ ڈربہ سمجھ رہی ہے، مگر جانتی نہیں ہے یہ لغاری ہاؤس ہے۔

چھوڑدو نشال بیٹا باہر آؤ، کک بنالیں گیں۔""" طنز اور تضحیک سے بھرپور جملوں کے آخر میں شیریں الفاظ ماہین کو الجھا گئے، جبکہ نشال خاموشی سے انہیں دیکھتی رہی۔

میں آتی ہوں۔ تم جاؤ۔"""جبرا مسکرا کر وہ رخ موڑ گئی۔ """"

رونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، کیونکہ وہ مصمم ارادہ باندھ چکی تھی اس فریبی دنیا کے رنگ میں خود کو رنگ کر ایک فریب کار بننے کا۔

کیونکہ یہاں فریبی لوگوں کی پوجا ہوتی ہے، اور معصوم اور بے ضرر لوگوں کے نصیب میں دھتکار آتی ہے۔

کچھ پیسے چاہیے مجھے۔""اس نے شیلف پر پڑا فون اٹھایا اور میسج ٹائپ "" کر کے اسامہ کو بھیجا۔

پلیز۔""کچھ سوچتے اس نے اس حکمیہ جملے میں ترمیم کی اور التجا کا عنصر "" شامل کر دیا۔ فون واپس رکھ کر وہ اپنے بنائے گئے ناشتے کو ٹرے میں نکالنے لگی۔ نشال حسین کا خود ترسی سے نکل کر خود اعتمادی کی طرف بڑھنے والا پہلا قدم تھا، آغاز اتنا مضبوط تھا تو منزل یقیناً قہر ڈھانے والی تھی۔

****

ملازمہ دوسری بار دروازے پر آچکی تھی ناشتے کا پیغام دینے مگر وہ ہٹ دھرمی سے صوفے پر بیٹھی دوپٹے کے پلو سے چھیڑ چھاڑ کرتی اسکے ضبط کا اچھا خاصا امتحان لے رہی تھی۔

تم پاگل ہو،، ملازمہ دو بار آچکی ہے۔ کیوں تماشا بنوا رہی ہو؟"""وہ """ غصے سے اس پر چیخا۔ مگر مقابل کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

مجھے دے دو کوئی ایسی چیز جو میں سب کے پوچھنے پر دکھا سکوں کہ """ میرے شوہر نے منہ دکھائی میں دی ہے تو میں ابھی چلی جاؤں گی تمہارے کے ساتھ """اس کے چیخنے پر گلِ رعنا نے کمال ضبط سے وہی جملہ دہرایا جو وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے دہرا رہی تھی۔

"""" اوو تو لوگوں کے سامنے ایک اچھے شادی شدہ جوڑے کا ڈھونگ رچانا چاہتی ہو؟"""" اسفندیار ہنوز تپا تپا بولا۔

"""" ایسا ہی سمجھ لو۔"""" جوتے کا سٹریپ بند کرتے وہ بولی۔ اسفندیار نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔

"""" صبح کے دس بجے اتوار کے دن کون سی دکان کھلی ہوتی ہے، بتانا پسند کرو گی؟"""" ایک ایک لفظ چبا کر کہتا وہ اسے نئے سرے سے دکھی کر گیا تھا۔ کیا وہ اس کے لیے ایک تحفہ تک نہیں خرید سکتا تھا؟

"""" پتا نہیں۔"""" دیوار آور آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے اس نے ایک نظر خود جا جائزہ لیا، جب خود پر نظروں کی تپش محسوس ہوئی۔ کسی خوش

فہمی کے تحت مڑ کر دیکھا تو وہ سرخ چہرے کے ساتھ اس کی پشت کو دیکھتا کچھ سوچ رہا تھا۔

ایک بات بتاؤ؟""" پرسوچ انداز میں چلتے وہ زرا قریب آیا تھا۔ گلِ """ رعنا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

کبھی محبت کی ہے کسی سے؟ """ وہ جانے کس احساس کے تحت پوچھ رہا """ تھا مگر اسکی آنکھیں عجب انداز میں اسے دیکھ رہی تھیں۔ گلِ رعنا کا دل بے ساختہ دھڑکا۔

یہ کیسا سوال ہے؟ """ اس نے واپس رخ موڑتے نگاہیں چرائیں خود """ سے اور اسکے سوال سے۔

سوال تو سادہ ہے۔ جواب نہ دینا چاہو تو الگ بات ہے۔""" اسکا انداز """ اور لہجہ ایکدم بدلا تھا۔ یوں جیسے کسی چیز کی کھوج لگا رہا ہو۔

تو یہی سمجھ لو کہ جواب نہیں دینا چاہتی۔""" اسکے جواب پر وہ استہزایہ """ انداز میں ہنسا تھا۔

مجھ سے شادی کیوں کی؟ جبکہ میں تمہیں انکار بھی کر چکا تھا۔""" گل """ کو احساس ہوا کہ وہ نیچے نا جانے کا بدلہ لے رہا ہے اس سے جان لیوا سوالات پوچھ پوچھ کر۔

مجبوری تھی۔ (محبت نا ہوتی تو آپ کے ایک انکار پر آپ کی طرف """ پلٹ کر دیکھنا بھی گوارا نہ کرتی)""" بقیہ جملہ اس نے دل میں بولا تھا مگر جو

دو لفظی جواب منہ سے ادا ہوا تھا وہ اسے قہقہہ لگانے پر مجبور کر گیا تھا۔اسکا وحشت سے بھرپور قہقہہ کمرے کے درودیوار سے ٹکرا کر واپس آگیا تھا۔

جواب دینے کا شکریہ۔""""اسکی آنکھوں میں اپنے جواب سے ایکدم """" امڈتی نفرت اور وحشت دیکھتے وہ لمحے بھر کیلئے تھم سی گئی۔اس نے آگے بڑھ کر دوپٹے میں چھپا اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے مزاحمت کا موقع دیے بغیر دروازہ کھول کر باہر نکلا تھا۔وہ جب تک سنبھلتی، وہ دونوں سیڑھیوں تک پہنچ چکے تھے۔

چھوڑو ہاتھ۔""""ہاتھ چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتے وہ آہستہ سے """" چلائی۔

اگر مزید تماشا نہیں چاہتی تو خاموش رہنا گلِ رعنا۔ تمہیں منہ دکھائی """" نامی جو بھی چیز چاہیے شام کو دے دوں گا تمہیں۔""""اس نے آہستہ سے مزاحمت ترک کر دی تھی۔ مزاحمت شکوے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، کیونکہ مقابل سنگدل واقع ہوا تھا۔

اسلام علیکم !""""سب کو باآواز سلام کرتے دونوں نے چہروں پر جھوٹی """" مسکان سجاتے اپنی اپنی نشست سنبھالی۔

کافی دیر نہیں لگا دی ویسے ؟""""گلِ رعنا کے ساتھ بیٹھی ہانیہ نے جوس """" اٹھانے کے بہانے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔ جواباً گل نے اسے گھورا تھا۔ مگر وہ ڈھیٹ بنی آنکھ دبا گئی۔

""" ولیمہ کب ہے؟ میں تو سوچ رہی تھی کہ ایک ساتھ ہی نبٹا کر جاتی سب ،،پر تم لوگوں نے تو اگلے مہینے پر ولیمہ رکھ لیا۔""" سلمی پھوپھو ناشتے کے دوران اچانک بولی تھیں۔ سب انکی طرف متوجہ ہو گئے۔

"""" آپ کہتی ہیں تو کل ہی نہ رکھ لیں آپا؟"""" محمود صاحب نے اپنی ہمشیرہ کو دیکھتے شرارت سے پوچھا تھا۔

"""" ہاں بڑا آیا بہن کے کہنے پر چلنے والا۔ سگی بھتیجی کا خیال تو نہ آیا تمہیں! """"انکا اشارہ سمجھتے محمود صاحب کھانس دیے۔ جبکہ باقی سب خاموش تماشائی بنے ناشتے میں مصروف تھے۔

"""" تم آگے پڑھو گی بہو؟"""" انہوں نے ایک دم گل کو مخاطب کیا تھا۔ وہ انکے اچانک پوچھنے پر سٹپٹا گئی۔

جی پھوپھو۔ کیونکہ اسفندیا خالا خالو کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ """"اس """" نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ پراٹھے کا نوالہ لیتی کچھ بڑبڑائی تھیں۔ جو کوئی چاہ کر بھی نہ سن سکا۔ ناشتہ پر سکون ماحول میں ہوا تھا۔ مگر ناشتے کے بعد اسکی اور اسفندیار کی کزنز اسے گھیر چکی تھیں۔ جن کی ذو معنی باتیں اور منہ دکھائی دیکھنے کی رٹ نے اسے حقیقتاً بے زار کر دیا تھا۔ وہ منہ دکھائی اوپر کمرے میں پڑے ہونے کا بہانہ کرتی سب کو سہولت سے انکار کر چکی تھی۔ مگر اسفندیار پر حقیقتاً غصہ آیا تھا جو نجانے کہاں چلا گیا تھا اسے ڈھیروں سوالات کے بیچ چھوڑ کر۔

****

"""" سنو سب کی،، کرو وہی جو من چاہے۔ """"

سفید کاغذ پر مار کر سے لکھ کر اس نے دیوار پر چپکا دیا۔

زندگی گزارنے کا پہلا اصول۔اور اب سے نشال حسین اپنے اصولوں """" پر ہی چلے گی۔""""اس کی آنکھوں سے نفرت اور وحشت ٹپک رہی تھی۔ دانت پیستے وہ اگلا لائحہ عمل طے کر رہی تھی۔

اپنی کمزوریوں کو طاقت میں بدلنے کیلئے کمزوری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکو۔ """" """"اس نے دوسرے کاغذ پر لکھا اور پہلے کاغذ سے ذرا سے فاصلے پر چپکا دیا۔

اب کی بار ہونٹوں پر باغیانہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔وہ جانتی تھی کہ اسکی تبدیلی قہر ڈھائے گی ہر اس وجود پر جس نے اسے حقیر سمجھا تھا۔

"""" وقت آنے پر ہر کسی کے الفاظ اسے سود سمیت لوٹاؤ """"

تیزی سے ہاتھ چلاتے دیوار پر تیسرے کاغذ کا اضافہ کیا تھا۔

رلانے والے کو بے تحاشا ہنس کر دکھاؤ تاکہ وہ جل کر بھسم ہو جائے۔ """"

""""لکھتے لکھتے وہ ایک لمحے کو رکی،،اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

آنکھوں میں نفرت بدستور قائم تھی۔

آگے بڑھنا ہے تو خود کو پتھر بنالو تاکہ کوئی توڑ نہ سکے۔""""اسکے چہرے """"

کے تاثرات واقعی پتھریلے ہو رہے تھے۔ایک ہاتھ میں گلو پکڑے وہ بیڈ

کے سامنے موجود دیوار پر کاغذات کا اضافہ کرتی جا رہی تھی۔

جب جب رونے کا دل چاہے، دل کھول کر ہنسو۔ہر مسئلے کا آسان """"

حل !""""خاموشی سے یہ کاغذ بھی زرا سے فاصلے پر چپکا دیا۔

محسن سے دغا مت کرو۔""اس جملے پر اسکے ہاتھ لرز گئے تھے۔ محسن ""
ہی تو اسے یہ سب کرنے پر مجبور کر گیا تھا۔ اگر وہ نہ جاتا تو نشال کو ان سب
کی ضرورت ہی نہ پڑتی،،اسکا جانا اچھا تھا یا برا،،یہ تو وقت نے طے کرنا تھا
مگر اسکا فیصلے نے نشال حسین کو نشال حسین نہیں رہنے دیا تھا۔
اسکے صرف دو محسن تھے ماہین لغاری اور اسامہ لغاری، جن سے وہ کبھی
بھی دغا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

محسن سے دغا مت کرو۔""کاغذ کو دیکھتے اس نے دوبارہ سے اپنے ""
الفاظ دہرائے۔اس وقت اسکی بے تحاشا یاد آئی تھی مگر وہ رونے کی بجائے
ہنس دی۔اسکی ہنسی سے کمرے کے ویران در و دیوار آباد ہوئے تھے، یہ
جانے بغیر یہ قہقہہ نہیں تھا، آنسوئوں کا نعم البدل تھا۔

وہ بدل گئی تھی،،آنسوئوں کے ذریعے غم باہر نکالنے والی نشال حسین اب ویران قہقہوں کا سہارا لینے لگی تھی۔
تبدیلی عنقریب کئی قہر ڈھانے والی تھی۔

سنا ہے مثبت لوگ بہت آزمائشوں کا سامنا کرتے ہیں! میں نے تواب """ تک صرف آزمائشیں ہی دیکھی ہیں اپنی زندگی میں،، تو کیوں نہ منفی کردار میں خود کو ڈھالا جائے؟ اور لوگوں کیلئے آزمائش بنا جائے!"""اس کے قہقہے ایکدم تھمے اور اس نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر خود سے سوال کیا۔

""" Let's start a journey towards negativity! """

آئینے میں موجود اسکے عکس نے آنکھ دبائی تھی۔وہ قہقہہ لگاتی پیچھے ہٹی تھی۔

سارا سامان سمیٹ کر اس نے دور کھڑے ہو کر اپنے بنائے گئے سات اصولوں کو فاتح نگاہوں سے دیکھا جیسے اس کیلئے اب سب کچھ وہی اصول ہوں۔

اس نے فون اٹھایا تو وہاں اسامہ کو مسیج تھا کو اسے جوائنٹ اکاؤنٹ کے بارے میں ساری معلومات فراہم کر رہا تھا۔

جوائنٹ اکاؤنٹ!""" وہ زیر لب بڑبڑائی۔ """

یہ بھی ٹھیک ہے""" اس نے اوکے کا میسج بھیجا اور کمرے سے باہر نکل""" گئی۔رخ اب ماہین کے کمرے کی طرف تھا۔

ماہین !""""اس نے دروازہ بجایا۔ """"

آجاؤ یار۔ تمہاری اس اجازت والی عادت سے بہت تنگ ہوں میں۔ """"
""""وہ ہلکا سا مسکرائی۔

ایک کام ہے تم سے؟""""اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس نے بولا۔ """"

حکم جناب۔ آپ کے شوہر نامدار ہمیں آپ کا خادم مقرر کر کے گئے
ہیں۔""""اسکے شوخ لہجے پر نشال کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ پھیل گئی۔

ڈرائیونگ سکھاؤ گی؟""""لب کاٹتے وہ دھیمے لہجے میں بولی تھی۔ ماہین """"
نے چونک کر اسے دیکھا۔

مزاق کر رہی ہو؟"""وہ بے یقین تھی۔نشال نے نفی میں سر ہلایا۔ """

کیوں نہیں! ضرور سکھاؤں گی۔"""تصدیق ہوتے ہی وہ خوشی سے """ بیڈ سے نیچے اتری۔

کب؟"""نشال کے دل سے بوجھ اترا تھا۔ """

ابھی!"""وہ اگلے ہی لمحے اسے کھینچتی ہوئی اپنے ساتھ لے گئی تھی۔ """

****

""""ارے جلدی کرو بھائی نیچے ویٹ کر رہے ہیں!"""" ہانیہ اسے جھمکے نکال کر دیتی ہوئی بولی،، جنہیں ایک نظر دیکھتے ہی گل نے ریجکٹ کر دیا اور کانوں میں ڈائمنڈ کے ہلکے سے ٹاپس ڈال لیے۔ہانیہ نے اسکے کندھے پر تھپڑ جڑ دیا۔

""""بڑی ہی کوئی ڈیش عورت ہو تم۔مت بھولو کہ میں اب صرف تمہاری دوست نہیں بلکہ نند بھی ہوں۔"""" ہانیہ نے گردن اکڑائی تھی۔

""""لیکن میں تو صرف تمہاری بیسٹی ہی ہوں۔"""" اس نے ہانیہ کے ماتھے پر بوسہ دیتے پیار سے کہا تھا۔وہ بے ساختہ ہنس دی۔

میں بھی آجاتی مگرامی نے کہا کہ کباب میں ہڈی بننے کی کیا ضرورت ہے؟بھئی وہ میری خالا کا گھر ہے میرا جب دل چاہے میں جاؤں۔""" وہ دوپٹہ اسکے کندھے پر ڈالتی سکارف کی پنز لگانے لگی۔ """"

زاویار کو بولوں کہ تمہیں پک کرلے؟"""گل نے اسکی اتری شکل دیکھ کر کچھ پوچھا۔وہ چٹاچٹ اسکے گال چوم گئی۔ """""

گل اور اسفندیار آج رات گل کے گھر رکنے والے تھے،،چونکہ سب مہمان بھی دوپہر کو جاچکے تھے سوائے پھوپھو کے،اسی لیے ہانیہ بھی انکے ساتھ جاناچاہ رہی تھی۔

تم کتنی اچھی ہو یار؟"""وہ مکھن لگاتے ہوئے بولی۔ """"

اتنی بھی نہیں ہوں۔""" وہ مسکراہٹ چھپاتی نیچے بڑھ گئی اور فرحانہ """ اچکزئی سے ڈھیروں دعائیں لیتی باہر نکل گئی جہاں وہ گاڑی میں اسکا منتظر تھا۔

تھوڑی اور دیر لگا لینی تھی! آفٹر آل تمہارا ڈرائیور جو ہوں میں """وہ """ اسکے دیر سے آنے پر چوٹ کرتا اس پر ایک سرسری نگاہ ڈال کر بولا مگر یہ سرسری نگاہ کب طویل ہوئی دونوں کو اندازہ نہیں ہوا تھا۔

گلابی رنگ کے سوٹ میں ملبوس سر پر سکارف پہنے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔

اس کا تفصیلی جائزہ لیتے اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور زن۔سے بھگا کر لے گیا۔

گاڑی کی خاموشی سے گھبراتے اس نے گانا چلا دیا۔

"""" تم گانے بھی سنتی ہو؟"""" وہ حیران ہوتا بے ساختہ بولا۔ گلِ رعنا نے فوراً پلٹ کر اسے دیکھا۔ وہ اسکے سکارف پہننے کی وجہ سے پوچھ رہا تھا یا طنز کر رہا تھا اسے اندازہ نہیں ہوا۔

"""" ہممم۔"""" وہ محض ہنکارا بھر گئی۔ اسے احساس ہوا تھا کہ وہ غلط سوال پوچھ گیا تھا۔

"""" میرا وہ مطلب نہیں تھا!"""" وہ چند لمحوں کے توقف کے بعد بولا۔

"""" اٹس اوکے۔"""" فون سے چھیڑ چھاڑ کرتے وہ آہستہ سے بولی۔

"""" ایک بات پوچھوں؟"""" وہ کافی دیر بعد بولی تھی۔ ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر میوزک پلیئر بند کر دیا۔ اسفند یار نے سر ہلایا۔

کل رات کچھ ہوا تھا کیا؟"""وہ اسکو جانچتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے """
بولی تو اسفندیار نے بے ساختہ بریک پر پاؤں رکھا۔

کیوں پوچھ رہی ہو؟""" وہ ایکدم بے تاثر لہجے میں بولا۔ گزری شب """
تمام جزئیات سمیت دماغ کے پردے پر ابھری تھی۔اسکے انداز نے گل
کے شک کو یقین کی مہر لگادی تھی۔

ویسے ہی۔ایک بات یاد رکھنا رشتے میں محبت نہ ہو تو چلتا ہے،،اعتبار نہ """
ہو تو رشتہ لمحوں میں بکھر جاتا ہے۔
""" محبت کی توقع نہیں ہے مجھے، مگر اعتبار ضرور کرنا مجھ پر۔

وہ کچھ نہیں بولا بس خاموشی سے ڈرائیو کرتا رہا۔گاڑی جیولری شاپ کے سامنے روک کر وہ اسکی طرف سے آیا اور دروازہ کھولا۔

""آؤ!"" اسکے چہرے پر سوچوں کا جال پھنسا تھا۔وہ اب تک اسکی محبت اور اعتبار والی بات میں پھنسا ہوا تھا۔ہاں وہ اس پر اعتبار کر سکتا تھا، کیونکہ یہ مشکل تو نہیں تھا۔رہی بات محبت کی تو اسکے بغیر بھی زندگی گزر ہی جاتی ہے۔اس نے سوچتے ہوئے ایک گہری سانس لی۔

""مجھے کچھ نہیں چاہیے۔میں سب کو جواب دے چکی ہوں میرا نہیں خیال اب اسکی ضرورت ہے۔"" وہ سامنے دیکھتے ہوئے گردن اکڑا کر بولی۔

اسفندیار نے پورے حق سے اسکا ہاتھ پکڑ کر گاڑی سے نکالا اور دروازہ بند کر دیا۔وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

حق جتانے سے پہلے یہ سوچ لیں کہ فرائض بھی ادا کرنے پڑتے ہیں۔ ""

""اسکے ہاتھ سے ہاتھ نکالتے وہ جتاتے ہوئے انداز میں بولی۔ وہ اسے گھور کر اندر بڑھ گیا۔ گلِ رعنا بے دلی سے اسکے ساتھ چلنے لگی۔

اس نے اپنی مرضی سے اس کیلئے یہ نیکلس پیک کروایا اور اسے لیے واپس گاڑی میں جا بیٹھا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

نیکلس ڈبے سے نکالتے ہوئے اس نے اسے کچھ بھی کہنے کا موقع دیئے بغیر اسکے گلے میں پہنایا تھا۔ وہ اسکے لمس پر سانس روک گئی۔ وہ پیچھے ہٹا تو اس نے اٹکی سانس بحال کی۔

کل کیلئے سوری۔ مگر اس کے پیچھے بھی ایک وجہ تھی۔ ""وہ جھٹکے سے "" مڑی تھی۔ مگر وہ اسے دیکھنے کی بجائے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔

وجہ جو بھی ہو مگر لفظ سوری کبھی بھی مداوا نہیں ہوتا۔""" وہ ترکی بہ """ ترکی بولی تھی۔دونوں کے درمیان خاموشی کا طویل دورانیہ حائل ہو گیا تھا۔بالکل انکے درمیان موجود دوریوں کی طرح۔

****

سنا ہے آج تم ماہین کے ساتھ ڈرائیونگ سیکھنے گئی تھی!"""فون کے """ سپیکر سے اسکی آواز گونجی تھی۔اسکی آواز میں حیرت نمایاں تھی۔

ایسا ہی ہے۔""" وہ فون پکڑ کر بالکونی میں نکل گئی۔ """

گڈ۔اچھا لگا مجھے۔"""نشال صوفے پر نیم دراز ہوتی مسکرادی۔ """

خود کو بدلنے کا سوچ رہی ہوں، دیر سے ہی صحیح لیکن سمجھ آگئی۔"""وہ """ اسکے لہجے پر خاموش ہو گیا تھا۔

میں چاہتا ہوں مثبت تبدیلی آئے تم میں۔"""وہ جانے کس احساس """ کے تحت بولا تھا۔

تبدیلی تو تبدیلی ہوتی ہے پھر چاہے وہ مثبت ہو یا منفی"""اسکی گہری """ بات پر وہ خاموش ہو کر رہ گیا تھا۔ہر وقت مایوسی کا شکار اور رونے دھونے والی لڑکی کے منہ سے ایسی بات سننا حیرت انگیز تھا۔

پھر تو میں کہوں گا کہ تبدیلی آ نہیں رہی، تبدیلی آگئی ہے۔"""وہ قہقہہ """ لگاتے ہوئے بولا تو نشال بے ساختہ ہنس دی۔

کہہ سکتے ہیں۔""وہ گویا اسکی بات سے متفق ہوئی تھی۔مزید تھوڑی ""
دیر باتوں کے بعد اس نے فون بند کر دیا تھا۔

نشال وہیں لیٹی لیٹی آسمان کو دیکھنے لگی۔سوچتے سوچتے وہ وہیں سو چکی تھی۔
اندھیری رات میں کھلے آسمان تلے صوفے پر سکڑی سمٹی پڑی وہ قابلِ رحم
لگ رہی تھی۔

دل نا امید تو نہیں ناکام ہی تو ہے
لمبی ہے غم کی شام مگر شام ہی تو ہے۔

****

یہ کون ہے مسز لغاری؟""وہ جو لاؤنج کے پاس سے گزر رہی تھی ""
رک کر پلٹی۔کوئی خاتون آنکھیں سکیڑ کر اسکا جائزہ لے رہی تھی۔اسکی
آنکھوں میں امڈتی نفرت اسے بخوبی محسوس ہوئی تھی۔لاؤنج میں لگے
شیشے میں اپنا عکس دیکھتے اسے اپنی رنگت سے ایک بار پھر نفرت محسوس
ہوئی تھی۔

ماہین کی دوست ہے۔""انہوں نے بے ساختہ پہلو بدلا تھا۔ ""

ماہین کی چوائس کچھ عجیب نہیں ہے؟""خاتون اب چسکے لے رہی ""
تھی۔نشال لحاظ بالائے طاق رکھتی باہر جانے کی بجائے ان کے روبرو بیٹھ
گئی۔

Zubi Novels Zone

آنٹی آپ کا میک اپ گردن سے خراب ہو رہا ہے۔"""مصنوعی """ حیرت سے وہ بولی تو وہ عورت فوراً سے ٹشو پیپر نکال کر شیشے کی طرف دیکھنے لگی۔

کہاں سے ؟"""مسز لغاری نشال کو آنکھیں دکھاتی شرمندہ ہونے """ لگی۔

یہ دائیں جانب سے۔"""گردن پر بیس صحیح سے نہیں لگائی ہوئی تھی """ جس کی وجہ سے رنگت میں فرق واضح نظر آرہا تھا۔وہ اب استہزایہ نگاہوں سے انہیں خجل ہوتا دیکھ رہی تھی۔
مسز لغاری کی گھوریوں کو یکسر نظرانداز کیا تھا۔

خیر کیا کرتی ہوں تم؟""" وہ شرمندگی مٹانے کی غرض سے آہستہ سے """ بولیں۔اب اس پر جملے کسنے سے اجتناب برتا تھا۔

پڑھائی چھوڑ دی۔اب زندگی کو پڑھتی ہوں۔""" وہ پھیکی سی ہنسی ہنس """ دی۔

اوو امپریسو۔""" وہ واقعی متاثر ہوئی تھی یا تھوڑی دیر پہلے والی """ شرمندگی زائل کرنے کی کوشش کر رہی تھیں،نشال کو اندازہ نہیں ہوا۔

میں آتی ہوں۔""" مسز لغاری سے مزید برداشت نہ ہوا تو اٹھ کھڑی """ ہوئیں۔

تمہیں کبھی کلر کمپلیکشن نہیں ہوا؟""" وہ کافی دیر بعد بولیں۔ """

سچ کہوں تو بہت بار۔بلکہ ہر لمحے ہوتا ہے۔""وہ کندھے اچکاتے ""
صاف گوئی سے بولی۔

ویسے یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے۔آج کل تو ہر طرح کی سکن ٹریٹمنٹ ""
موجود ہے۔""وہ مزے سے مشورہ دیتی چائے کا کپ اٹھا چکی تھیں۔
نشال نے جھٹکے سے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔دماغ کے گھوڑے تیزی سے
دوڑنے لگے تھے۔
ہونٹوں پر آہستہ سے مسکراہٹ ڈھلنے لگی تھی۔

ایکسیوزمی۔""اگلے ہی لمحے وہ وہاں سے اٹھ گئی۔اس نے پہلے کیوں ""
نہیں سوچا تھا یہ؟

وہ اپنی سوچوں میں گم باہر جا رہی تھی جب مسز لغاری سامنے کھڑے ہوئے نظر آئیں۔اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر انہوں نے بنا کسی جھجک کے اسکے چہرے پر تھپڑ جڑ دیا۔

"""" آئندہ میرے مہمانوں سے سوفٹ دور رہنا۔"""وہ غصے سے سرخ ہوتی آہستہ آواز میں غرائیں۔نشال کی آنکھوں میں درد کے مارے نمی تیرنے لگی۔

"""" امی کا تھپڑ یاد آگیا اور ساتھ اپنی اوقات بھی۔شکریہ۔"""وہ گال کو چھوتی انہیں ہکا بکا چھوڑ کر بھاگتی ہوئی سیڑھیاں چڑھتی اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

****

کمرے کے ایک کونے سے کافی ٹیبل اٹھوا کر وہ وہاں کینوس اور دیگر پینٹنگ کا سامان رکھوا چکی تھی۔ چونکہ اسفندیار رات کو آٹھ بجے آفس سے واپس آتا تھا لہذا شام کا زیادہ وقت وہ کمرے میں ہی گزارتی تھی جہاں اسکی تنہائی ہوتی تھی، رنگوں کا ایک جہاں ہوتا تھا۔

وہ اپنے ہی دھیان میں پرندے کی تصویر بنا رہی تھی جب وہ کوٹ ہاتھ پر لٹکائے تھکا ہارا کمرے میں داخل ہوا۔ گل نے رک کر ایک نظر اسے دیکھا اور واپس پینٹنگ کی طرف متوجہ ہو گئی۔

اسلام علیکم !"""وہ جو صوفے پر نیم دراز ہو چکا تھا، اسکی مدھم آواز پر """ چونکا۔ سامنے ہی مہارت سے ہاتھ چلاتی وہ اپنے کالے بالوں کو کندھوں پر گرائے، دوپٹہ گلے میں ڈالے مصروف نظر آرہی تھی۔

"""وعلیکم السلام۔"""اسکا تفصیلی جائزہ لیتے اس نے جواب دیا۔

"""چائے ملے گی؟"""وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا۔گل نے برش رکھا اور اثبات میں سر ہلاتی نیچے بڑھ گئی۔

وہ چائے لے کر آئی تو اسفندیار فریش سا لیپ ٹاپ لیے بالکونی میں موجود صوفے پر نیم دراز تھا۔

"""چائے!"""اسکے سامنے چائے رکھتے وہ بھی وہیں بیٹھ گئی۔

"""ایک بات پوچھوں؟"""صوفے کی پشت پر سر ٹکاتے اس نے چاند پر نگاہیں ٹکا دیں جس کی گولائی اور ٹھنڈی روشنی آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تم پوچھ چکی ہو۔""" وہ چائے کا گھونٹ بھرتا بولا۔ گلِ رعنا بے ساختہ """ ہنس دی۔

شادی سے انکار کی وجہ پوچھ سکتی ہوں؟""" چائے کا گھونٹ اسکے حلق """ میں اٹکا، اس نے بمشکل گھونٹ حلق میں اتارا۔ جواب دینے کی بجائے وہ خاموشی سے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلانے لگا۔

Zubi Novels Zone

کسی اور سے محبت تھی؟""" وہ کچھ لمحوں کے توقف کے بعد گویا """ ہوئی، وہ اسکی آواز میں درد بخوبی محسوس کر گیا تھا۔
مگر اسکا غلط اندازہ غصہ بھی دلا گیا تھا۔ شادی سے انکار کی صرف ایک ہی وجہ ہو،،، ضروری تو نہیں۔

اگر میں کہوں ہاں تو؟"""اس نے لیپ ٹاپ بند کر کے رکھا،اور اسکے """ تاثرات جانچنے لگا۔

وہ کافی دیر خاموشی سے آسمان کو دیکھتی رہی۔

بہت خوبصورت ہے وہ؟"""وہ جو اسکا بغور جائزہ لے رہا تھا، بری """ طرح ٹھٹھکا۔

کون؟"""اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔گل نے گردن موڑ کر اسے """ دیکھا۔وہ پوری طرح اسکی طرف متوجہ تھا۔اسکی آنکھیں گل کو اپنے وجود کا طواف کرتی محسوس ہوئی تھیں۔کئ پل یونہی بے خودی کی نظر ہوئے تھے۔لب خاموش تھے مگر آنکھیں داستانیں رقم کر رہی تھیں۔

وہی"""وہ نگاہیں چراتی بولی۔اسفندیار نے انگوٹھے سے پیشانی سہلائی۔ """

تم سے کم۔""اسکے چہرے پر کسی بھی قسم کا احساس نہیں تھا۔گلِ "" رعنا کو اپنی دھڑکنیں رکتی محسوس ہوئیں۔

مجھے لگتا ہے مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔""اسکی آواز نم سی "" محسوس ہوئی تھی اسے۔

مجھے تم سے شادی نہیں کرنی چاہیے تھی۔""اس نے رک کر اپنا جملہ "" مکمل کیا۔اذیت ہی اذیت تھی جو ساتھ بیٹھے اسفندیار کو بخوبی محسوس ہوئی تھی۔

مجھے لگتا تھا کہ محبت کے بغیر زندگی آسانی سے گزر جاتی ہے لیکن اب "" احساس ہو رہا ہے کہ یہ بہت مشکل ہے۔""اسکے حلق میں کانٹے چبھنے لگے تھے، مگر وہ ضبط کا دامن مضبوطی سے پکڑے مسکرا رہی تھی۔

چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔""وہ مزید برداشت نہ کرتی اٹھ گئی تھی،، "" اسفندیار نے آگے بڑھ کر اسکی کلائی تھام لی۔اور سر کو ہلکے سے نفی میں ہلایا۔وہ اسکے ہاتھوں کا نرم لمس محسوس کرتی کی آنسو اندر ہی اندر پی گئی۔ آہستہ سے اسکا ہاتھ پیچھے ہٹاتی وہ اندر کمرے کی جانب بڑھ گئی۔اسفندیار کی نگاہوں نے آخر تک اسکا تعاقب کیا تھا۔

ڈیم۔""اس نے لیپ ٹاپ کی لڈ گرا دی۔ ""

بھلا کیا ضرورت تھی جھوٹ بولنے کی،مجھے کب ہے کسی سے محبت؟ ""

اففف۔""""اس کا دل ایکدم ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا۔

اگر قصور اسکا نہیں تھا تو گل کا بھی نہیں تھا، وہ بھی تو والدین کے فیصلوں کے آگے جھکی تھی۔

وہ ایک مرد ہو کر انکار نہیں کر سکا تھا تو کیسے سوچ لیا کہ وہ ایک عورت ہو کر انکار کر دے گی۔ جیسے جیسے وہ سوچ رہا تھا، اسے گل سے ہمدردی محسوس ہو رہی تھی۔

معاً میسج کی ٹیون نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا، اس نے نوٹیفیکیشن بار دیکھی تو حورالعین کا میسج آیا ہوا تھا۔ وہ کسی سے بھی بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا، اس لیے ایسے ہی فون بند کر کے واپس رکھ دیا۔

****

چھ ماہ بعد۔

روشنیوں کا شہر کراچی رات کے دس بجے روشنیوں میں گھرا تھا۔ایکدم ائیرپورٹ پر شور بلند ہوا، ہوا کی رفتار میں اضافہ ہوا ساتھ ہی پی آئی اے کا جہاز لینڈ ہوا تھا۔کچھ ہی لمحوں بعد لوگوں کے رش میں سفید سلیولیس شرٹ پر نیلی سلیولیس جیکٹ پہنے ایک شناسا وجود باہر نکلا تھا۔
موبائل میں مگن ایک ہاتھ سے ہینڈ کیری کھینچتا وہ ہر چیز سے بے نیاز چل رہا تھا۔معاً اس نے رک کر ایک نگاہ آسمان پر ڈالی،اور وطن کی فضا میں گہرے سانس لیے۔ہونٹوں پر تبسم بکھر گیا۔

"" Usama laghari is back""

اس نے ایک ادا سے کہا اور آگے چل دیا۔ وہ اکیلا نہیں آیا تھا، اپنے ساتھ ایک تباہی لایا تھا جو کئی پر سکون زندگیوں میں طوفان مچانے والی تھی۔

چلتے چلتے اسے ایک وجود کا خیال آیا تھا۔ قدم بے ساختہ رکے۔ اسکے ساتھ پچھلے چار ماہ سے کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا، پہلے بھی کال کا دورانیہ مختصر ترین ہوتا تھا مگر پچھلے چار ماہ میں ایک بار بھی اس سے بات نہیں ہوئی تھی۔ وہ اسے بھولی نہیں تھی مگر یاد بھی نہیں تھی۔ مصروف زندگی میں جس ایک وجود کو اس نے نظر انداز کیا تھا وہ نشال حسین کا تھا۔
لب کاٹتے وہ گاڑی میں جا بیٹھا۔ نجانے وہ کیسی ہو گی؟
کیا وہ اس سے ناراض ہو گی؟
کیا وہ بدل گئی ہو گی؟

سوچوں میں گم اس نے جیکٹ پیسنجر سیٹ پر پھینک دی اور خود بے چینی سے ڈرائیو کرنے لگا۔ نجانے کیوں جوں جوں گھر کے قریب جا رہا تھا، کچھ کھو دینے کا احساس غالب ہو رہا تھا۔

تنگ آکر اس نے میوزک پلیئر چلایا۔ مگر پھر بھی عجیب بے سکونی تھی۔ فل اے سی اور سلیو لیس شرٹ میں بھی اسے پسینے آ رہے تھے۔

گھر کے بلکل قریب جاتے اس نے گہری سانس لی، معاً تیز لائٹ اسکی آنکھوں میں پڑی۔

اسکے بلکل سامنے سے کوئی گاڑی آئی تھی،، ہارن بجنے سے پہلے ہی گارڈ نے گیٹ کھولا۔

اس وقت کون آرہا تھا واپس؟اس نے گیارہ بجاتی گھڑی کو دیکھتے بے ساختہ سوچا،،اور گیٹ بند ہونے سے پہلے گاڑی آگے بڑھائی۔اسے پہچانتے ہی گارڈ نے سلام کیا اور گیٹ پورا کھول دیا۔

وہ الجھا الجھا سا اندر بڑھا اور اسی گاڑی کے بلکل ساتھ گاڑی پارک کی۔فون اٹھاتے وہ باہر نکلا،عین اسی لمحے دائیں جانب کھڑی گاڑی سے کوئی وجود باہر نکلا تھا۔

سرخ بولڈ شرٹ اور کالی جینز کے ساتھ کندھوں پر لاپرواہی سے جیکٹ رکھے وہ جو بھی تھی لیکن اتنی بولڈ ڈریسنگ میں ماہین نہیں ہوسکتی تھی۔ کھلے بالوں کے باعث وہ اسکا چہرہ دیکھنے سے قاصر تھا۔

وہ وہیں کھڑا جانے کیوں اسے دیکھ رہا تھا۔

اسے احساس ہوا جیسے وہ چلتے ہوئے لڑکھڑائی ہوئی۔کسی انہونی کے تحت وہ بے ساختہ اسکی طرف بھاگا۔مگر وہ آہٹ محسوس کیے بغیر یونہی لڑکھڑاتی ہوئی چل رہی تھی۔

جیکٹ سیڑھیوں پر گر گئی۔ چھوٹا سا ٹاپ اور اسکے سٹائل سے بنے بازو اسکا وجود چھپانے میں ناکام تھے۔

اس نے جونہی دوسری سیڑھی پر قدم رکھا، ہائی ہیل لڑکھڑائی، اگلے ہی لمحے وہ اسامہ لغاری کے بازوؤں میں تھی۔ بھورے بال چہرے کے آگے آ کر پردہ کر گئے۔

کون ہو تم؟"""اسکی گھمبیر سرگوشی نما آواز سے مقابل کو جیسے کرنٹ """" لگا تھا۔ وہ جھٹکے سے اس سے دور ہوئی، اور لڑکھڑا کر دیوار کا سہارا لیا۔
نشے اور نیند سے بند ہوتی آنکھیں زبردستی کھولتے اس نے بال چہرے سے ہٹا کر اسے دیکھا تو لاشعور میں بھی سانسیں تھم گئیں۔

دوسری طرف وہ پوری طرح ہوش میں ہونے کے باوجود لڑکھڑا کر پیچھے ہوا تھا۔اس کی سانسیں بھاری ہونے لگی تھیں۔وہم اور بے خدشات کی اتنی بھیانک تعبیر تو اس نے نہیں سوچی تھی۔

وہ جو لوگوں کو اپنی اچانک آمد سے سرپرائز کرنے کے ارادے سے آیا تھا، اتنی بری طرح سرپرائز ہوا تھا کہ سانس لینا مشکل لگنے لگا۔

اس نے برباد کر لیا تھا خود کو، لوگوں کی زیادتیوں کا بدلہ اس نے خود سے لیا تھا، خود کو مار کر اپنی شناخت مٹا کر وہ اندھیر نگری کی مسافر بن چکی تھی۔

نشال۔""اسکے لبوں سے آہستہ سے سرگوشی نما انداز میں اسکا نام "" نکلا۔دھڑکنیں تھم گئیں۔اگلے ہی لمحے وہ اڑتے بال ہاتھ سے سنوارتی بے ہنگم انداز میں ہنسنے لگی۔سٹریٹ بال ہوا کے دوش سے لہرا لہرا کر اسکے سفید بے داغ چہرے کے آگے آنے لگے۔

تم نے پہچان لیا مجھے۔میں نے بھی۔""" نشے سے لڑکھڑاتے لہجے میں """ وہ آہستہ سے اسکے قریب ہوئی۔اسامہ نے رخ موڑ کر اسے پیچھے کیا۔لب بھینچے اس نے شراب کی بو سے بمشکل اشتعال دبایا تھا۔

بڑی دیر کردی مہربان آتے آتے""" وہ حواس میں نہیں تھی، لیکن """ پھر بھی میک اپ سے سجی سمو کی آنکھیں نم ہوتی نظر ہوئی تھیں اسے۔ اگلے ہی لمحے وہ چکرا کر نیچے گر چکی تھی۔

نشال!""" اس کا گال تھپتھپاتا وہ اس وقت پاگل ہو رہا تھا۔کوئی عام """ شخص ہوتا تو اس تبدیلی کے بعد اسے ہر گز نہ پہچان پاتا مگر وہ اسے پہچان گیا تھا!

کیوں؟

کیسے؟

اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا۔

اسکے وجود سے نگاہیں چراتے اس نے اسے بازوؤں میں اٹھایا، تیز پرفیوم اور شراب کی ملی جلی بو حواسوں کو جھنجھوڑ رہی تھی۔

تم ہار گئی نشال۔""اس نے اپنے بازوؤں میں موجود اسکا بے ہوش "" وجود دیکھتے آہستہ سے اسکے کان کے پاس جھک کر کہا تھا۔بے ہوشی میں بھی اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی جیسے وہ اسکی بات سے متفق نہ ہو۔

****

اوہ،،،لغاری کمپنی میں ویکنسی خالی ہے،وہ بھی سیکرٹری کی۔ہانیہ اس """ سے اچھا موقع نہیں ملے گا تجھے۔"""وہ جو بیڈ پر الٹی لیٹی لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلا رہی تھی ایکدم رکی اور پر جوش انداز میں بولی۔سامنے ہی لیپ ٹاپ کی جگمگاتی سکرین پر لغاری انڈسٹریز کے بارے میں ساری معلومات نظر آ رہی تھی۔

اس کا مطلب وہ واپس آ گیا ہو گا!"""اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھتے """ سوچا۔انگلی تلے موجود لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

سائیڈ ٹیبل پر پڑا فون اٹھا کر اس نے زاویار کو کال ملائی۔وہ جو سونے کیلئے لیٹنے والا تھا،رات کے گیارہ بجے ہانیہ کی کال دیکھ کر حیران ہوا تھا۔

کیسے ہو زاوی،،اچھا سنو تمہیں ایک مزے کی بات بتانے تھی۔مجھے """ لگتا ہے اسامہ لغاری واپس آ گیا ہے کیونکہ انکی کمپنی کی ویب سائٹ پر جاب

ویکنسی کیلیئے انٹریوز کی ڈیٹ دی گئی ہے۔""وہ کال اٹینڈ ہوتے ہی بولتی چلی گئی۔البتہ سیکرٹری والی بات جانے کیا سوچ کر نہیں بتائی تھی۔

""بریک پر پاؤں رکھو لڑکی۔تم نے رات کے اس وقت مجھے یہ بتانے کیلیئے فون کیا ہے؟""زاویار نے اسے ٹوکا تھا۔ہانیہ خجل ہوتی لب دبا گئی۔

""میں اتنی خوش ہو رہی تھی اسلیے فوراً تمہیں کال کر دی۔تمہیں پتا ہے نا میری کتنی بڑی خواہش ہے لغاری انڈسٹریز میں کام کرنے کی۔""تکیے پر سر گراتے وہ بالوں کی لٹ کو انگلی میں گھماتے ہوئے بولی۔زاویار نے گہرا سانس بھرا۔

ابھی تک یہ بھوت سوار ہے۔مجھے لگا تھا کہ ایک دو مہینوں میں ختم ہو """ جائے گا۔""" وہ سیدھا ہو کر بیٹھتا بولا۔اسے واقعی لگا تھا کہ اسکا یہ شوق وقت کے ساتھ ماند پڑ جائے گا۔

جی نہیں میں سیریئس ہوں۔اور تم نے وعدہ کیا تھا کہ ماما سے بات کرو """ گے۔تم مکر نہیں سکتے""" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔

جیسے میں تو یہاں پرائم منسٹر لگا ہوں جو خالا چپ چاپ میری بات مان """ لیں گیں۔""" وہ زرا سا ہنسا تھا۔

مجھے تمہاری نیت ٹھیک نہیں لگتی!""" وہ شکی ہوئی تھی۔ """

اچھا میری ماں کر کے دیکھ لیتے ہیں بات۔لگتا ہوں کل چکر۔فلحال سو """ جاؤ، صبح آفس بھی جانا ہے مجھے۔تم تو سدا کی فارغ ہو۔"""اس نے شرارت سے کہتے فوراً فون کاٹ دیا۔جانتا تھا اب اسکی خیر نہیں ہونے والی۔

اگلے ہی لمحے گالیوں سے بھرا میسج اسے موصول ہوا تھا۔وہ کئی لمحے سکرین دیکھتا ہنستا رہا اور فون بند کر کے رکھتے آنکھیں موند لیں۔

****

اس نے پاؤں کی مدد سے دروازہ کھولا تھا۔جونہی اندر نظر ڈالی ساکت رہ گیا تھا۔ساری دیواریں سفید رنگ کے کاغذات سے بھری ہوئی تھی جن پر مارکر سے کچھ لکھا تھا۔البتہ اسکی ساری چیزیں اپنی جگہ پر موجود تھیں۔

نشال کا بے ہوش وجود بیڈ پر ڈالتے اس نے ایک تاسف اور غصے سے بھرپور نگاہ اس پر ڈالی اور اس پر کمفرٹر ڈال کر اے سی کی کولنگ تیز کر دی۔

وہ وہیں کھڑا کافی دیر اسکے میک اپ سے سجے چہرے کو دیکھتا رہا۔ سرجریز اور وائٹننگ انجیکشنز نے اسے سانولی سی نشال سے ایک حسینہ بنا دیا تھا جو کسی کا بھی دل دھڑکا سکتی تھی مگر اسکو بغور دیکھتے اسامہ لغاری کی آنکھوں میں تاسف کی جگہ نفرت ابھرنے لگی تھی۔

نگاہیں چہرے سے ہٹ کر اسکے بھورے کندھوں تک آتے بالوں پر گئیں۔ اسے اچھی طرح یاد تھا کہ اسکے کالے بال کافی لمبے تھے جنہیں وہ چوٹی میں باندھ کر رکھتی تھی۔ سر پر ٹکے دوپٹے میں اسکا باحیا وجود یاد کرتے اس نے نشال کے وجود سے نظریں پھیر لیں۔ اسکا شدت سے دل چاہا تھا کہ کاش وہ ہوش میں ہو اور وہ اسے جھنجھوڑ کر رکھ دے۔ لیکن لب بھینچ کر

بیڈ کے پاس سے ہٹ گیا۔ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ پھنساتے وہ دیوار پر لگے کاغذات دیکھنے لگا۔

"""" کبھی کبھی خود کو مار دینے اور اپنی پہچان مٹانے سے انسان وہ مقام حاصل کر لیتا ہے جو وہ جیتے جی اپنی اصل پہچان کے ساتھ حاصل نہیں کر سکتا۔ """" خوبصورت ہینڈ رائٹنگ میں لکھے الفاظ پڑھتے اس نے بے ساختہ مڑ کر اسے دیکھا جو چت لیٹی تھی۔ سانسوں کی مدھم آواز کمرے کی خاموشی میں بکھری ہوئی تھی۔

سپاٹ چہرے کے ساتھ وہ کاغذات پڑھنے لگا۔ اس نے دیوار کو شاید ڈائری بنا کر رکھا ہوا تھا تاکہ آتے جاتے اپنے الفاظ پڑھ سکے۔ ایک جملے پر آکر وہ رکا تھا۔

کچھ لوگ ہاتھ دکھا کر ہاتھ واپس کھینچ لیتے ہیں،اور ہم اس ہاتھ کی """
تلاش میں آگے بڑھتے ہی نہیں۔سوچ رہی ہوں اگر وہ ہاتھ کھو گیا ہے تو کیا
ہوا،آگے بڑھ جاتی ہوں ہو سکتا ہے کہیں راستے میں ہی وہ ہاتھ مل جائے۔
"""اسکا لکھا ایک ایک لفظ اسے اچھے سے سمجھ آرہا تھا۔

آہستہ سے چلتا وہ بیڈ کے سامنے والی دیوار کی جانب بڑھا جہاں اسکے
اصولوں کو دیکھتے ہونٹوں پر کھو کھلی مسکراہٹ بکھر گئ۔

کتنے مزے کی بات ہے پچیس سال کی ہو گئ ہوں ابھی بھی تھپڑ کھا """
رہی ہوں۔کیا مجھ جیسی اور بھی کوئی لڑکی ہو گی؟"""وہ بری طرح چونکا
تھا۔مڑ کر اسے دیکھا۔یہاں کون تھا جو اس پر ہاتھ اٹھا سکتا تھا؟

ذہن الجھنے لگا تھا۔اور کچھ پڑھنے کی بجائے اس نے گھڑی اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی، مگر یہ دیکھ کر ساکت رہ گیا کہ وہ گھڑی آج بھی وہیں پڑی تھی جو وہ قریباً نو ماہ پہلے یہاں اتار کر رکھ کر گیا تھا۔

"""" تم یہ روم استعمال کر سکتی ہو مگر یاد رکھنا مجھے اپنی چیزوں میں دخل اندازی ہرگز نہیں پسند۔"""" اس نے اپنا جملہ یاد کرتے ماتھا مسلا۔جوتے اتار کر شو ریک پر رکھے جہاں اسکے جوتے جوں کے توں پڑے تھے۔

ڈریسنگ روم میں جا کر دیکھا تو اسکی وارڈروب میں صرف اسکے کپڑے موجود تھے۔

تو اسکا سامان کہاں تھا؟

اسامہ نے سوچتے ہوئے گردن پورے ڈریسنگ روم میں گھمائی۔

کونے میں پڑے سوٹ کیس دیکھ کر وہ لب بھینچ گیا۔جواب مل چکا تھا۔
اپنے لیے کپڑے نکال کر وہ واشروم میں چلا گیا۔واپس آ کر اس پر ایک بھی
نگاہ ڈالے بغیر وہ کمرے سے ملحقہ سٹڈی روم میں بند ہو گیا۔

****

پرندوں کی چہچہاہٹ اور سفید پردوں سے چھن چھن آتی سورج کی تیز
کرنیں اسکے وجود پر پڑیں تو اس کے چہرے کے تاثرات بگڑے۔اس نے
ہاتھ بڑھا کر سائیڈ پر پڑا ہوا تکیہ اپنے چہرے پر رکھ کر کروٹ بدل لی اور
پر سکون انداز میں آنکھیں بند کر لیں۔
مگر یہ سکون صرف چند لمحوں کا تھا کیونکہ اگلے ہی لمحے الارم کی چنگھاڑتی
آواز پورے کمرے میں گونج اٹھی تھی۔

اس نے غصے سے کمفرٹر اٹھا کر دور اچھالا اور ساتھ ہی تکیہ نیچے پھینکا اور الارم بند کر دیا۔

بیڈ کراؤن کے ساتھ سے ٹیک لگاتے اس نے بالوں میں ہاتھ گھمائے۔ مگر اگلے ہی لمحے جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔ اپنے حلیے پر نظر ڈالی تو فوراً سے نیچے اتری۔ جیکٹ کی تلاش میں پورے کمرے میں نگاہ دوڑائی مگر نگاہیں ناکام واپس لوٹ آئیں۔

دو انگلیوں سے ماتھا چھوتی وہ رات کے مناظر یاد کرنے لگی۔ ذہن آہستہ آہستہ بیدار ہوا تو رات کا منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگا۔

اسکا لیزا (دوست) کے اصرار پر شاپنگ پر جانا، اسکے اصرار پر مغربی لباس لینا، اور وہاں سے اسکے ساتھ اسکے گھر میں منعقد کی گئی پارٹی پر جانا۔

سوچتے سوچتے اسکی اپنے بازوؤں پر نظر پڑی تو اس نے دونوں ہاتھ سینے سے باندھ لیے۔

جیکٹ کہاں تھی؟اس نے بے اختیار سوچا۔

دماغ میں مناظر مزید واضح ہونے لگے تھے جب لیزا اور اسکے کزن نے اسے کوئی بدذائقہ ڈرنک ڈی تھی جسے پینے کے بعد کے مناظر اسے اچھے سے یاد نہیں تھے۔ہاں اتنا یاد تھا کہ وہ بند ہوتی آنکھوں اور چکراتے وجود سے بمشکل گاڑی ڈرائیو کر کے آئی تھی۔

اسکے تو گمان میں بھی نہیں تھا کہ اسے شراب دی گئی تھی،کیونکہ اکثر اسے چکر آتے رہتے تھے،یہ سب کئی سرجریز اور بیوٹی انجیکشنز کے سائیڈ ایفیکٹس تھے جن پر دھیان دیناوہ ضروری نہیں سمجھتی تھی۔

بالوں کو جوڑے میں باندھتے وہ آہستہ آہستہ چلتی شیشے کی جانب بڑھی۔

جب ذہن میں جھماکا ہوا تھا۔

خود پر کسی کے لمس کا احساس ہوا تھا۔دل کی دھڑکنیں مدھم ہوتیں ایکدم تیز ہو گئی تھیں۔اسے لگا جیسے کسی نے اسے چھوا تھا۔

اسے محسوس ہوا جیسے اس نے خواب میں بھی کسی کو دیکھا تھا۔

لیکن کس کو؟

وہ چاہنے کے باوجود بھی چہرہ یاد نہ کر پائی تھی۔

بری طرح الجھتے تھک ہار کر اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر ہاتھ مارا اور واپس مڑ کر تکیے اور کمفرٹر اٹھا کر بیڈ پر رکھے۔

فون اٹھا کر اس نے کسی کو کال ملائی جو چند گھنٹیوں کے بعد اٹھالی گئی تھی۔

(I لیزا آئندہ مجھ سے ملنے کی ضرورت نہیں ہے۔آئی ایم ڈن ود یو۔ """"
am done with you) """

Zubi Novels Zone

بے زار انداز میں اس نے اپنی الجھن ختم کرنے کی غرض سے دوستی ہی ختم کر ڈالی۔

یہ بارویں لڑکی تھی جس سے وہ چند ماہ کے دوران دوستی توڑ چکی تھی۔

دوسری طرف سے بات سنے بغیر نشال نے فون واپس رکھا اور ڈریسنگ روم سے اپنے کپڑے لیتی واشروم میں بند ہو گئی۔

شیشے کے سامنے بالوں کو برش کرتے غیر ارادی نگاہ ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی گھڑی پر گئی تو دھڑکنیں تھم گئیں۔

لرزتے ہاتھوں سے اس نے گھڑی اٹھائی۔

یہ یہاں کیسے آئی تھی؟

اسے اچھی طرح یاد تھا یہاں صرف ایک گھڑی موجود تھی تو یہ؟

برش واپس رکھتے وہ دھڑکتے دل کے ساتھ پلٹی اور کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ دفعتاً سٹڈی کا دروازہ کھلا تھا اور ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس اسامہ لغاری باہر نکلا تھا۔

اس نے نشال کو نہیں دیکھا تھا مگر نشال اسے دیکھ کر بری طرح لڑکھڑائی تھی۔ اسکے تو لاشعور میں بھی نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی واپس آسکتا تھا۔ آگے بڑھ کر اگر وہ بیڈ کا سہارا نہ لیتی تو زمین بوس ہو چکی ہوتی۔

اسی لمحے اسامہ نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔ کندھوں پر جھولتے نم بال، ہلکے سبز رنگ کی شارٹ شرٹ کے نیچے سفید ٹراؤزر پہنے وہ سپید پڑتے چہرے کے ساتھ آنکھیں کھولے اسے اپنے روبرو دیکھتی شاید سکتے میں جا چکی تھی۔ وہ استہزایہ مسکرایا۔ اور آہستہ آہستہ چلتا اس تک آیا جو سانس روکے بیڈ پر بیٹھی تھی۔ اسکے بڑھتے قدم اپنی طرف آتے محسوس کرتے اس نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔

کیسی ہو نشال حسین ؟""اسکا عام سا لہجہ بھی طنزیہ لگا تھا اسے۔وہ ""
جواب دینے کی بجائے انکھیں موندے ساکت کھڑی رہی۔

یہ تبدیلی لائی ہو تم خود میں۔""اسکے نم بال اپنے ہاتھ سے چھوتا وہ ""
بے تاثر لہجے میں بولا۔نشال کا دل چاہا تھا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔
دنیا کا واحد شخص جس کا وہ اس حلیے میں سامنا نہیں کر سکتی تھی وہ سامنے
کھڑا شخص تھا۔
یعنی رات کو وہی تھا جس کا لمس اسے محسوس ہوا تھا، جسے وہ خواب سمجھ رہی
تھی وہ حقیقت تھی،نشال نے شرمندگی سے رخ موڑ لیا۔مگر اس نے اسکی
یہ کوشش دوسری طرف سے آرام سے ناکام کر دی تھی۔

شراب نوشی، لیٹ نائٹ پارٹیز، کلبز، نئے دوست ، حسین ڈریسنگ، ""
______""وہ مزید کچھ بولتا کہ نشال نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

تہمت مت لگائیں۔""اسکی الفاظ دھیمی مگر لہجہ سخت تھا۔اسامہ نے ""
متاثر کن انداز میں سر ہلایا۔

رات کے گیارہ بجے،ڈرنک کر کے کہاں سے آرہی تھی؟""اسکی ""
بات پر وہ اپنی جگہ سن رہ گئی۔
وہ الزام نہیں لگا سکتا تھا اس پر، تو پھر کیا وہ واقعی کل اتنی دیر سے آئی تھی؟
اور شراب؟
وہ مزید سوچ ہی نہ پائی۔ سر میں درد کی ایک لہر اٹھی تھی۔

میں نے صفائیاں دینی چھوڑ دی ہیں۔""وہ اپنا دامن بچاتی تڑخ کر بولی ""
البتہ اسے دیکھنے سے گریز کیا تھا۔اس نے دانت پیس کر غصہ دبایا تھا۔

میں نے آج تک تم جیسی لڑکی نہیں دیکھی۔""وہ زرا دور ہوتا چہرے "" پر ہاتھ پھیرتا بولا۔وہ خاموشی سے کھڑی رہی۔

اس قدر پست سوچ نشال حسین،،افففف۔""اس نے اشتعال انگیز "" انداز میں شوپیس نیچے پھینکا۔

تمہیں کیا لگا تھا کہ تم اپنا حشر بگاڑ لو گی،بقول خود کے تم خود کو اس انداز "" میں بدل لو گی تو دنیا ایکدم تم سے محبت کرنے لگے گی۔سلام ہے تمہاری سوچ پر۔""وہ جانے کس طرح غصہ دبا رہا تھا۔

لگتا؟""وہ اسکی بات کاٹتی مصنوعی حیرت سے بولی تھی۔اور آہستہ "" سے چلتی اسکے پاس گئی۔

ہنہہہہ۔اسامہ لغاری جو لوگ مجھے دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے آج """ مجھے دیکھ کر میری طرف کھینچتے چلے آتے ہیں،،جو ایک نظر دیکھ کر دوبارہ مجھ پر نظر نہیں ڈالتے تھے آج انکی نگاہیں ٹھہرتی ہیں تو واپس پلٹنے کا نام نہیں لیتی۔

وہ جو ہر پل ہر لمحہ اپنی زبان سے زہر اگلتے تھے،وہ اب تعریفیں کرتے نہیں تھکتے۔حقیقت تو یہ ہے کہ لوگوں کو ظاہری روپ سے محبت ہوتی ہے،مجھے محبت چاہیے تھی میں نے بدل لیا اپنا روپ۔"""وہ آنکھوں میں امڈتی نمی صاف کرتی تڑخ کر بولی تھی۔

دنیا محبت کرتی ہے تم سے؟"""اس نے سخت انداز میں اسے دیکھا تھا۔ """ نشال نے اسے نظرانداز کرتے ڈریسنگ ٹیبل سے پونی اٹھا کر بال باندھے۔

نفرت محسوس ہو رہی ہے تم سے تمہارے وجود سے۔""وہ شیشے میں "" اسے دیکھتے بولا، اسکے لفظوں اور لہجے میں چھپی نفرت محسوس کرتے وہ جی جان سے کانپ اٹھی۔ برش ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرا تھا۔

دل چاہ رہا ہے یہ ظاہری خول جو تم نے اپنے وجود پر چڑھایا ہے اسے "" اتار پھینکوں،، لیکن ""وہ کہتے کہتے مٹھیاں بھینچ گیا۔
پچھلے کئی ماہ سے سوکھی آنکھیں آج اسکے الفاظ پر ٹپ ٹپ برسنے لگیں۔

پہلے بھی نفرت تھی اب بھی نفرت ہے۔اس میں کیا خاص بات ہے؟ "" ""وہ لہجے کی لڑکھڑاہٹ چھپاتی بڑی مشکل سے بولی تھی۔موسچرائزر اٹھا کر ہاتھوں پر لگایا تھا، جب اسامہ نے ہاتھ سے بوتل پکڑ کر پوری قوت سے سامنے والی دیوار پر دے ماری۔

! نفرت ہوتی تو دوستی کی آفر نہ کرتا """

تمہاری ظاہری شکل سے نفرت ہوتی تو تمہیں اپنے ساتھ نہ رکھتا۔

نفرت ہوتی تو کبھی بھی اپنا نام تمہیں نہ دیتا۔البتہ اب اتنی نفرت محسوس ہو رہی ہے کہ بتا نہیں سکتا۔

میں نے ایک ایسی لڑکی کا بھلا سوچا جو خود سے ہی مخلص نہیں تھی۔

جو اپنے وجود کو اون کرنے سے انکاری تھی۔جس نے اللہ کی بنائی گئی شکل میں ترمیم کر ڈالی۔

جس نے دوسروں کا بدلہ لینے کیلئے اپنی زات اور اپنی روح کو چھلنی کر لیا۔

جس نے حالات کا مقابلہ کرنے کی بجائے،لوگوں کی سوچ بدلنے کی بجائے خود کو فنا کر ڈالا۔

جس نے خود پر سفید چادر چڑھا کر خود کو کھو دیا۔

جس نے اپنی ذات مسخ کر ڈالی۔

جس نے اپنے قدم مضبوط کرنے کی بجائے لڑکھڑاتے ہوئے ظاہری روشنیوں میں چھپی اندھیر نگری چن لی۔""""اسکو دونوں کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے وہ ایک ایک کر کے اسے اسکے ہوئے نقصان سے روشناس کروا رہا تھا۔

""""تمہیں لگا تھا تمہارا ظاہری حلیہ دیکھ کر میں تم سے محبت کرنے لگ جاؤں گا؟دوسری شادی نہیں کروں گا؟
یہی سوچا تھا تم نے؟""""وہ قریباً غرایا تھا۔نشال نے نفی میں سر ہلاتے نگاہیں موڑ لیں۔

""""کیا کر دیا تم نے نشال؟""""تھک کر اسامہ نے اسے خود سے کسی اچھوت کی طرح پڑے دھکیلا تھا۔

جیت کی تلاش میں تم ہار گئی نشال۔""" اسکے لہجے میں اب نفرت کی """
جگہ نشال کیلئے صرف اور صرف دکھ تھا۔نشال سانسیں روکے اسے دیکھ
رہی تھی۔ جن باتوں سے وہ چھپتی آرہی تھی، وہ سراپا سوال بن کر اسکے
سامنے تھیں۔

آپ کو لگ رہا ہے میں ہار گئی؟""" وہ کئی لمحے اسے دیکھتی رہی اور پھر """
استہزایہ مسکرائی اور شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

مجھے بھی یہی لگتا ہے۔""" کافی دیر خود کو دیکھنے کے بعد شیشے سے """
ابھرتے اپنے عکس کے ساتھ پیشانی ٹکراتی وہ رو دی۔

جب اس تنہا کمرے میں، سب لائٹیں بند کر کے سونے کیلئے لیٹتی """
ہوں تو مجھے لگتا ہے میں، میں نہیں رہی۔ یہ کوئی اور ہے۔

تب مجھے لگتا ہے نشاں ہار گئی۔

جب آئینے میں خود کو دیکھتی ہوں دل چاہتا آئینہ توڑ دوں۔ میں وہ نہیں ہوں جو آئنیہ دکھاتا ہے، آئینہ پچھلے کئی سالوں سے سچ بول رہا ہے اب ایکدم بدل گیا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ میرے بجائے کسی حسین لڑکی کو دکھاتا ہے، اس عکس کو دیکھتی ہوں تو میرا دم گھٹتا ہے، مجھے لگتا ہے میرا بہت بڑا نقصان ہو گیا۔

تب مجھے لگتا ہے نشاں ہار گئی۔

جب میں اپنے وجود پر نگاہ ڈالتی ہوں، مجھے گھن آتی ہے خود سے۔ مجھے لگتا ہے جانے میں نے کیا کر لیا خود کے ساتھ۔

تب مجھے لگتا ہے نشاں ہار گئی۔

جب اپنے بالوں کو دیکھتی ہوں، دل چاہتا ہے جلا ڈالوں انہیں۔

تب مجھے احساس ہوتا ہے میں ہار گئی ہوں۔

جب ماہین کی شکایتی نگاہیں دیکھتی ہوں تو مجھے شدت سے کچھ کھو دینے کا،، اپنی ہار کا احساس ہوتا ہے۔

مجھے ہر پل ہر لمحہ اپنی ہار کا احساس ہوتا ہے، میرا سانس بند ہونے لگتا ہے، اپنے قدموں پر کھڑا ہونا مشکل لگتا ہے، دل چاہتا ہے آنکھیں بند کر لوں، اور کبھی نہ کھولوں تاکہ نہ خود کو دیکھوں نہ اپنی ہار اور اپنے نقصان کا احساس ہو۔"" وہ روتے روتے ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ لگتی نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

ایک ایک لفظ سے ازیت جھلک رہی تھی۔

اسامہ کا غصہ اسے ہچکیوں سے روتے دیکھ کر اس لمحے بھاپ کی طرح اڑا تھا۔اسے اس طرح روتے دیکھ کر وہ دنگ رہ گیا تھا۔وہ آج بھی اتنی ہی ازیت میں تھی جتنی ازیت میں پہلے تھی۔

لیکن """اس نے اپنی کلائی موڑ کر چہرہ صاف کیا اور اٹھ کر اسکے پاس ""
گئی جس کا پورا وجود سماعت بنا اسکے بولنے کا منتظر تھا۔

جب کبھی گھر جاؤں اور عیشال کی آنکھوں میں خود کیلئے ستائش دیکھتی ""
ہوں تو مجھے لگتا ہے میں جیت گئی۔
جب وہ مجھ سے جیلس ہوتی ہے، میرے اس فریبی چہرے کو دیکھ کر خون
جلاتی ہے، تب تب میری پچیس سالا زندگی کے آنسوؤں کا مداوا ہو جاتا
ہے۔
یہ احساس کہ میں اس سے کمتر نہیں ہوں، یہ احساس کتنا خوبصورت ہے مجھ
سے پوچھیں۔"""اسکا انداز فورا بدلہ تھا۔نم آنکھیں اب مسکرا رہی تھیں۔

جب اپنے ماں کو باپ کو فخر سے اپنا تعارف کرواتے دیکھتی ہوں تب ""
مجھے لگتا ہے میں جیت گئی۔

میں جانتی ہوں وہ مجھے دھوکا دے رہے ہیں، انہیں آپ کے پیسوں سے غرض ہے مگر پھر بھی انکی جھوٹی محبت بھی مجھے اپنی فتح کا احساس دلاتی ہے۔ نفرتوں کے جہاں میں جھوٹی محبت کسی مرہم کی طرح لگتی ہے مجھے۔"" وہ گنگ رہ گیا تھا اسکے الفاظ پر۔

نشال تھک کر صوفے پر جا گری اور سر پیچھے گرا لیا۔

"" جن ہونٹوں سے کانٹوں بھرے جملے سنتی تھی، اب ان ہونٹوں سے تعریف سننا سرشار کر دیتا ہے مجھے۔

مجھے لگتا ہے میں انکے الفاظ انہی کے ذریعے انکے منہ پر مار رہی ہوں۔ یہ احساس بڑا دلفریب ہے آپ نہیں جانتے۔ آپ جان ہی نہیں سکتے۔""

اس نے سسکی بھری تھی۔ اسامہ کمرے کے بیچ و بیچ کھڑا ابت بنا ہوا تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

پہلے کوئی دوستی کرنا پسند نہیں کرتا تھا،اب جب مہنگے لباس، """"
خوبصورت میک اپ میں باہر نکلوں تو ہر کوئی دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہے۔
تب خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کرتی ہوں۔
کتنی پاگل ہوں نا میں ؟فریبی چہرے کے ساتھ ساتھ فریب کی دنیا میں جی رہی ہوں۔"""" وہ خود پر ہنسی اور بے بسی کے احساس سے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

پہلے آنٹی ہر غلطی پر مجھ پر ہاتھ اٹھا لیتی تھیں، مجھے دیکھ کر تنفر سے منہ """" موڑ لیتی تھیں،اب اگر محبت نہیں کرتی تو نفرت بھی نہیں کرتی۔ تنفر سے منہ نہیں موڑتیں۔
کیا یہ جیت کافی نہیں ؟"""" اسکی ماں اس پر ہاتھ اٹھاتی ہے،اسامہ لغاری اسکے منہ سے ان کر دنگ رہ گیا۔

وہ جو سمجھ رہا تھا کہ نشال پر سکون ماحول میں رہ رہی ہو گی، سب جھوٹ ہوتا محسوس ہوا تھا۔آگاہی کا یہ پل واقعی ناقابل یقین تھا۔

"""" ماہین کے ساتھ جاتی تھی تو ہر کوئی ہم دونوں کی دوستی پر ہنستا تھا،اب لوگ ہم دونوں کے قریب آنے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں۔
اس لمحے مجھے لگتا ہے میں فاتح ٹھہری ہوں۔""""اس نے سرد آہ بھری تھی۔اور اٹھ کر اس کے مقابل آکھڑی ہوئی۔

"""" پہلے میں سوچتی تھی کہ اگر کبھی لوگوں کو میرے بارے میں پتا چل گیا تو آپ کی کتنی شرمندگی ہو گی کہ بزنس ٹائیکون اسامہ لغاری کی پہلی بیوی کتنی بدصورت ہے۔کتنی باتیں بنیں گیں۔
لیکن اب مجھے یہ احساس فتح کا احساس دلاتا ہے کہ میری وجہ سے میرے محسن کا نام نہیں ڈوبے گا۔لوگ اس پر ہنسیں گیں نہیں۔""""قرب سے

کہتی وہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ صاف کرنے لگی۔اس نے بغور اسکی آنکھیں دیکھیں جو سرخ ہورہی تھیں۔اسکا وجود لڑکھڑا رہا تھا۔چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔

"""" میں فتح اور ہار کے درمیان پھنسی ایک بدقسمت لڑکی ہوں جو بدنصیب تھی، بدنصیب ہے، بدنصیب رہے گی۔"""" تلخی سے اپنی ذات کا تجزیہ کرتی وہ وہاں سے ہٹ گئی۔

اسامہ لغاری وہیں کا وہیں کھڑا تھا۔

اب وہ دیوار سے سارے کاغذات اتار رہی تھی۔جتنی تیزی سے اسکے ہاتھ چل رہے تھے، اتنی تیز رفتاری سے آنسو بہہ رہے تھے۔

وہ اسے روک بھی نہیں پایا تھا۔

"""" امید ہے آپ نے انہیں پڑھا نہیں ہوگا۔اگر پڑھا تھا تو بھول جائیے گا۔

""""ہاتھ میں کاغذوں کا انبار اٹھائے وہ دوبارہ اسکے روبرو آئی۔

میں چاہتی ہوں سب کو لگے کہ نشال بہت خوش باش زندگی گزار """
رہی ہے۔اگر میری حقیقت سب کو پتا چل گئی تو کیا فائدہ خود کو فنا کرنے کا؟
ابھی ہمارے درمیان جو بھی گفتگو ہوئی اسے بھی بھول جائیے گا۔اسکا ذکر
مجھے تکلیف دیتا ہے۔""وہ خود کو سنبھال چکی تھی۔کاغذات اٹھا کر اس نے
دراز سے لائٹر نکالا اور بالکونی میں نکل گئی۔

اسامہ نے اسکے جاتے ہی پردے ہٹا کر باہر دیکھا تو وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی
کاغذات جلا رہی تھی۔وہ تب تک اسے دیکھتا رہا تھا جب تک آخری ٹکڑا
بھی نہیں جل گیا۔
اسکے بعد وہ خاموشی سے وہاں سے ہٹ گیا تھا۔

****

الارم کی آواز پر وہ فوراً بیدار ہو گئی تھی، ہاتھ بڑھا کر اس نے جلدی سے الارم بند کیا تھا تا کہ اسفندیار کی نیند نہ خراب ہو جائے۔
پچھلا پورا ہفتہ بے حد پر تکان تھا اس کے لیے، اور آج چھٹی تھی اس لیے وہ اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

کمبل ہٹاتی وہ ننگے پیر بالکونی میں نکل گئی۔ ٹھنڈی دھوپ ایک دلفریب احساس پیدا کر رہی تھی۔ ہمیشہ کی طرح وہ صبح صبح گزشتہ دنوں کا تجزیہ کرنے لگی۔
زندگی ایک معمول پر آگئی تھی۔ اس رات کی گفتگو کے دو دن بعد اسفندیار نے اسے اپنے روبرو بٹھایا تھا۔ بالکونی میں پڑے گملوں سے پھول توڑتے وہ چند ماہ پیچھے چلی گئی۔

چند ماہ پہلے۔

""""آئی ایم سوری۔""""اسفندیار اس روز کی تلخ گفتگو کے بعد آج اسکے روبرو ہوا تھا۔گل نے ٹی وی سے نظریں ہٹا کر اسے حیرت سے دیکھا۔

""""ہماری شادی ایسے ہی ہونی تھی،مجھے یہ بات پہلے ہی سمجھ لینی چاہیے تھی۔ہر اس چیز کیلیئے آج پہلی اور آخری بار اپنی نیچر کے خلاف جا کر ایکسکیوز کر رہا ہوں۔

شادی کی رات جو کیا،اسکا حساب تم نے بے باک کر تو دیا تھا مگر پھر بھی مجھے وہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔

اس رات ایسا کیا ہوا تھا جو میں اتنا اوور ریئیکٹ کر گیا تھا،میں اسے دہرانا نہیں چاہتا،کیونکہ""""وہ ایک لمحے کیلیئے رکا۔اسے بغور سنتی گل نے بے چینی سے اسے دیکھا۔

کیونکہ تم نے کہا تھا کہ میں تم پر بھروسہ کروں۔اور میں تم پر بھروسہ """ کرتا ہوں۔"""اسکے ہونٹ خود بخود مسکرائے تھے۔وہ چاہنے کے باوجود بھی اس سے 'اس رات' کے بارے میں نہ پوچھ پائی۔

اب جس طرح بھی اور جیسے بھی صحیح ہم ایک رشتے میں بندھ چکے ہیں تو""" میرا خیال ہے ہمیں اس رشتے کو آگے بڑھانا چاہیے نا کہ ایک دوسرے سے بے جا نفرت میں اگلی زندگی برباد کرنی چاہیے۔
بھروسہ، کئیر، عزت میرے خیال سے یہ تین چیزیں کافی ہوں گیں نارمل لائف کیلیئے۔"""وہ اسے سنتی اسکی بات سے متفق نظر آرہی تھی۔

رہی بات محبت کی تو وہ میں کرلوں گی۔"""وہ بے ساختہ بولی مگر اسکے """ دیکھنے کے انداز پر سٹپٹا کر سیدھی ہوئی۔

"""" کہتے ہیں یہ تین چیزیں عورت کو ملیں تو اسے محبت ہو ہی جاتی ہے۔
بس اسی لیے"""اس نے جلدی سے بوکھلا کر اپنی بات کی وضاحت کی تھی۔
اسفندیار ہلکا سا مسکرا دیا۔

"""" رہی بات میری ذات کی نفی کی جو تم نے کی،اس کیلئے فلحال معاف نہیں کر سکتی۔"""وہ بولی تو اسفندیار کی مسکراہٹ سمٹی۔

Zubi Novels Zone

"""" کوشش کروں گی معاف کرنے کی لیکن وعدہ نہیں کر سکتی۔"""وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولی تھی۔

"""" میں بار بار سوری کر لوں گا۔"""وہ کافی دیر بعد بولا۔گلِ رعنا ہنسی اور ہنستی چلی گئی۔اس نے اشارے سے وجہ پوچھی مگر وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

عورت ذات کی نفی کبھی نہیں بھولتی، لیکن عورت اتنی بے وقوف """" بھی نہیں ہوتی کہ اس بات کو پکڑ کر آگے آنے والی خوشیوں سے منہ موڑ لے وہ بھی تب جب مقابل محبوب اور مجازی خدا ہو۔"""" پھول ہاتھ میں پکڑتے اس نے انکی دلفریب مہک اندر اتاری اور اندر بڑھ گئ جہاں وہ ابھی بھی اوندھے منہ پڑا گہری نیند میں تھا۔

****

آئ ایم سوری میں آپ کے کہے کے مطابق اسکا خیال نہ رکھ سکی۔"""" """" پول کے کنارے تھوڑے سے فاصلے پر دونوں بہن بھائی بیٹھے محو گفتگو تھے۔موضوع نشال حسین کی ذات تھی۔

۔مجھے سو فیصد یقین (Don't say this) ڈونٹ سے دس """
ہے کہ اس پوری دنیا میں اگر کسی نے اسے روکا ہوگا یہ سب کرنے سے تو وہ
صرف تم ہوگی۔ """ماہین پھیکا سا ہنس دی۔

وہ پھر بھی نہیں مانی۔ تو کیا فائدہ؟""" اس نے کندھے ڈھیلے چھوڑے """
تھے۔ اسامہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔ وہ کبھی کبھی حیران ہوتا تھا کہ ماہین کس پر
چلی گئی ہے؟
کیونکہ وہ خود ایک مغرور اور اکھڑ انسان تھا، اور اس کے ماں باپ حسن اور
دولت کے پرستار۔
مگر ساتھ بیٹھی اسکی بہن بلکل مختلف تھی، نہ حسن کی پرستار نہ دولت کی
پجاری۔
غرور تو اسکی ذات کا حصہ ہی نہیں تھا۔ وہ اس فریبی دنیا میں سب سے الگ
تھی۔ سب سے انوکھی، ماہین لغاری۔

""" بھائی مجھے لگتا ہے وہ لوگوں کو دکھانے کی غرض سے، اپنی خوشیاں سب کو دکھانے کی خاطر اندر ہی اندر سے ختم ہوتی جارہی ہے۔

وہ روتی نہیں ہے اب، اسے رونا چاہیے۔ میں نے بہت کوشش کی کہ وہ روئے مگر وہ جوابا ہنس دیتی ہے قہقہے لگاتی ہے۔ مجھے خوف آتا ہے، میں اس نشال حسین کو نہیں جانتی یہ تو کوئی اور ہی مردہ وجود ہے۔ """ وہ کہتے کہتے رو پڑی تھی۔ اسامہ پول کے کنارے پر انگلی پھیرتا سوچوں میں گم تھا۔

""" آپ اسے پھر سے ٹھیک کر دیں۔ آپ اسکے ساتھ ٹائم سپینڈ کریں، اب تو آپ واپس بھی آگئے ہیں """ اسامہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

""" وہ بچی نہیں ہے ماہین، اسے اپنا اچھا برا سب پتا ہے، اس نے جو بھی کیا اپنی مرضی سے کیا ہے۔ اب بھی اگر وہ خوش نہیں تو تم یا میں کچھ نہیں

کر سکتے۔یہ سراسر اسکی مرضی تھی۔""""اسکے لہجے پر ماہین چونکی تھی۔وہ ایکدم وہی بے حس اسامہ بن گیا تھا۔

لیکن بھائی_""""اس نے وضاحت دینے کیلیئے منہ کھولا ہی تھا کہ وہ اٹھ """" کھڑا ہوا۔

ابھی نہیں۔مجھے کچھ کام ہے۔""""وہ اسکی بات کاٹتا اسکے ماتھے پر بوسہ """" دیتا اندر بڑھ گیا۔ماہین کی نگاہوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔
وہ جانے کتنی ہی دیر اسکے رویے کے بارے میں سوچتی رہی تھی۔کوئی سرا ہاتھ نہ لگا تو اس نے بے بسی سے ہاتھ میں پکڑا فون پول میں اچھالا۔جب تک غلطی کا احساس ہوا تھا تب تک فون برباد ہو چکا تھا۔

نووو۔""""اس نے بے ساختہ اپنا ماتھا پیٹا تھا۔ """"

****

"" خالا کراچی پاکستان میں ہی ہے، کونسا امریکا میں ہے۔ ""

اور نہیں تو کیا، بھائی کو تو امریکا بھیج دیا تھا مجھے کراچی بھی نہیں جانے دے رہیں۔ ""اس نے زاویار کی بات کاٹ کر جلدی سے کہا جس پر زاویار نے اسے گھور کر دیکھا۔اسے یقین تھا کہ جس سپیڈ سے وہ پچھلے دو گھنٹوں سے زبان چلا رہی تھی فرحانہ صاحبہ نے انکار ہی کرنا تھا۔

اسفی کے آفس جاؤ اتنا شوق ہے نوکری کا تو۔۔ باپ کا اتنا بڑا بزنس ہے اور اس بے عقل لڑکی کو کراچی جا کر نوکری کرنی ہے۔""انہوں نے اسے جھڑکا تھا۔زاویار نے اسے یوں دیکھا تھا جیسے کچا چبا جائے گا۔وہ اسکی ساری

محنت پر پانی پھیر رہی تھی اور پھر اسے یقین تھا کہ انکار کی صورت میں مورد الزام اسکی ذات کو ہی ٹھہرایا جانا تھا۔

""" خالا اپنے آفس میں انسان جاب نہیں کر سکتا نہ ہی کوئی تجربہ وغیرہ حاصل کر سکتا ہے کیونکہ وہاں انسان مالک ہوتا ہے اور مالک چاہے جو بھی کر لیں مالک ہی رہتے ہیں۔ یہاں رہ کر یہ کبھی بھی اپنا شوق پورا نہیں کر پائے گی۔""" وہ تحمل سے بولا تھا۔ فرحانہ محمود کی تیز نگاہوں کا مرکز اب وہ تھا۔ انکے دیکھنے کے انداز پر وہ پل میں سٹپٹایا اور اپنے دائیں جانب بیٹھی ہانیہ کی طرف دیکھا جو ان سے بھی زیادہ بری طرح اسے گھور رہی تھی۔ زاویار کو لگا ماں بیٹی کے درمیان اسکا قیمہ ضرور نکل جائے گا۔

""" ہو گئی تقریر؟""" اپنی بات کے جواب میں فرحانہ محمود کا جملہ اسے چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا دے گیا۔

بات کرتی ہوں تمہارے خالو سے، اسکی شکل سے لگ رہا ہے یہ بات منوائے بغیر پیچھے نہیں ہٹے گی۔""" انہوں نے ہانیہ کو تیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا اور اٹھ گئیں۔

زاویار نے انکے جاتے ہی پر سکون سانس خارج کی۔

"""" اووو ویس۔""" وہ ایکدم خوشی سے چلائی۔ زاویار نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"""" میری وجہ سے مانی ہیں""" اس نے شرٹ کا کالر جھاڑا اور سارا کریڈٹ خود وصول کرنا چاہا۔

جی نہیں یہ میری امیو شنل بلیک میلنگ کا نتیجہ ہے۔"""وہ بے نیازی """ سے کہتی اسے ہکا بکا چھوڑ گئی تھی۔

احسان فراموش!"""زاویار نے پیچھے سے ہانک لگائی جس کے جواب """ میں اسے اسکا قہقہہ سنائی دیا تھا۔

****

کہاں جارہی ہو؟"""وہ چینج کر کے جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اسے """ تیار ہو کر جوتے پہنتے دیکھ کر بے اختیار پوچھ بیٹھا تھا۔ایک سر سری سی نگاہ اس پر ڈال کر اس نے ہاتھ میں پکڑی ٹائی باندھنی شروع کی۔اس دن کے بعد دونوں کے مابین یہ دوسری گفتگو تھی۔ایک ہفتہ ہونے کو تھا مگر ایک دوسرے سے سامنا نہ ہونے کے برابر تھا۔آج ایک ہفتے بعد اسے سامنے

دیکھ کر، اور پھر شاید کہیں باہر جانے کی تیاری کرتے دیکھ کر وہ بے اختیار پوچھ بیٹھا تھا۔

"""" دوستی میں ایک دوسرے کو پرسنل سپیس دیتے ہیں۔ آپ کو نہیں لگتا ؟"""" اس نے جھکے جھکے یاد دلایا کہ وہ صرف اسے دوست مانتا ہے بیوی نہیں جو یہ سوال پوچھ رہا ہے۔ ہاتھ سٹریپس سے الجھے انہیں باندھنے کی کوشش میں تھے۔ وہ جو ٹائی باندھ رہا تھا، اسکی بات پر ایکدم پلٹا تھا۔ اسکا جملہ کسی طعنے سے کم نہیں لگا تھا۔

"""" طعنہ دے رہی ہو؟ یا پھر کچھ جتانے کی کوشش کر رہی ہو؟"""" وہ بھینچے لبوں کے ساتھ ٹائی گلے سے نکال کر قریباً پھینکتا ہوا اس تک آیا تھا۔ وہ جوتے پہن کر جیسے ہی کھڑی ہوئی اسے اپنے بلکل روبرو کھڑا دیکھ کر ایک لمحے کیلئے لڑکھڑائی۔

مجھے طعنے سننے کی ہر گز عادت نہیں ہے۔مائینڈاٹ۔""""اس نے چبا چبا """" کر ایک ایک لفظ بولا تھا۔

میں طعنہ نہیں دے رہی۔مجھے لگتا ہے کہ آپ کے آگے اگر میں نے """" خود کو مظلوم دکھایا تو ہو سکتا ہے آپ کو مجھ پر ترس آنا شروع ہو جائے، ترس ہمدردی اور ہمدردی اکثر کمزور محبتوں میں بدل جاتی ہے۔اور پھر اس طرح آپ کی سات ماہ کی ملک بدری رائیگاں چلی جائے گی۔جس محبت کی خاطر آپ نے خود کو تنہائی کی سزا دی اگر اس محبت پر ہمدردی کی کوکھ سے جنم لینے والی ہماری کمزور محبت غالب آگئی تو______""""وہ لمحے بھر کیلئے رکی اور اسکا چہرہ دیکھا جو سرخ پڑ رہا تھا۔شاید وہ سچ جو اس نے خود سے بھی چھپا رکھا تھا وہ ایسے وجود پر آشکار ہو چکا تھا جس سے اسکا تعلق ایک تین بولوں اور چند ہفتوں سے زیادہ کا نہ تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جملہ مکمل کرنے کیلیئے اس نے لب کھولے ہی تھے کہ اسے خود کو تیز نگاہوں سے گھورتا دیکھ کر وہ خاموشی سے سامنے سے ہٹ گئی۔

مجھے ادھورے جملے سخت ناپسند ہیں۔""وہ جو دروازے تک پہنچی تھی "" ،فوراً پلٹی۔

کچھ جملے اور کہانیاں مکمل ہو جائیں تو تکلیف دیتی ہیں۔اسلیے انہیں "" ادھورا چھوڑ دینا بہتر ہے۔""اب کی بار وہ رکی نہیں تھی۔بلکہ اسکی طرف دیکھے بغیر تیزی سے باہر نکل گئی۔سیڑھیاں اترتے ہوئے آنکھوں میں نمی اترنے لگی،اگلے ہی لمحے اس نے دائیں ہاتھ میں پکڑے کالے چشمے کو آنکھوں پر لگاتے نمی کو نہایت خوبصورتی سے چھپایا۔سیڑھیوں کے ساتھ لگے شیشے میں خود کو دیکھتے وہ مسکرا دی۔

روتی آنکھیں اور ہنستے لبوں کے درمیان موجود چشمہ اسکے دکھی وجود کو نہایت خوبصورتی سے سمیٹ گیا تھا۔

""""" """" زندگی میں چشمہ اس سے پہلے اتنا خوبصورت کبھی نہیں لگا مجھے۔ گاڑی میں بیٹھتے اس نے بیک مرر میں خود کو دیکھتے کہا تھا۔

****

شادی کے بعد وہ تیسری بار یہاں آئی تھی۔ پہلی بار سرجری سے پہلے، جب اسے بری طرح دھتکارا گیا تھا یہاں تک کے اسے روتے ہوئے جانا پڑا، پھر سرجری کے بعد، بڑی سے گاڑی اور مہنگے کپڑوں میں جب وہ دوبارہ گھر آئی تو اسے لگا جیسے وہ کسی اور ہی جہان میں آگئی ہو۔ جھوٹی محبت کا ڈھیر تھا جو اسکے ماں باپ نے اس پر نچھاور کیا تھا اور وہ محض انہیں دیکھتی رہی تھی۔

اب تیسری بار آرہی تھی۔گاڑی گلی کے کونے میں روکتے وہ پیدل گھر کی طرف بڑھی۔ بھورے بال کھلے تھے،دوپٹہ گلے میں تھا۔

دو انگلیوں کی مدد سے اس نے دروازہ بجایا۔ہاتھ میں پہنی انگوٹھی لوہے کے دروازے سے ٹکرائی تو شور برپا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو عیشال کو دیکھ کر اسکے ہونٹ خود بخود مسکرائے۔

جلدی کھول دیتی، گرمی میں کھڑے ہونے کی عادت نہیں ہے مجھے۔ ""
""اس لمحے عیشال کو دیکھتے وہ ہرگز بھی معصوم اور دکھی سی نشال حسین نہیں لگ رہی تھی۔
بلکہ اسکے لہجے میں وہی تضحیک تھی جو اس سے دو سال بڑا ہونے کے باوجود بھی وہ کئی سالوں سے برداشت کرتی آرہی تھی۔

تم نقلی چہرے کے ساتھ میرا مقابلہ نہیں کر سکتی۔""" وہ اسے اپنے "" روبرو اتنا تیار کھڑا دیکھ کر تلملا گئی۔آنکھوں میں اسکے پستئ رنگ کے سوٹ میں کھلتے وجود اور ہلکے میک اپ کے ساتھ ہوا سے لہراتے ریشمی بالوں کو دیکھ کر آگ جلنے لگی۔

وہ بلاشبہ اس سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

اچھا ایسا ہے کیا؟""" اس نے دونوں ہاتھ باندھتے جیسے اسکا مزاق اڑایا "" تھا۔اسے بے بس دیکھ کر جو سکون مل رہا تھا،اس نے پچھلے ایک ہفتے کی بے سکونی ختم کر دی تھی۔یہاں آنے کا فیصلہ پہلی بار صحیح ثابت ہوا تھا۔

""""ویسے تم کافی کمزور لگ رہی ہو۔اوووو ابا کی نوکری چلی گئی تو اسکا مطلب ہے نوکرانی بھی گئی اور کام تمہیں کرنا پڑتا ہو گا۔""""وہ مصنوعی تاسف سے بولتی اسکے وجود کو سلگا رہی تھی۔

""""اگر تم کہو تو نوکرانی کا بندوبست کر دوں تمہارے لئے؟""""چہرے پر بھسم کر دینے والی مسکراہٹ سجاتے وہ جونہی بولی عیشال نے آگے بڑھ کر اس پر ہاتھ اُٹھانا چاہا مگر نشال لمحوں میں اسکا ہاتھ پکڑ کر جھٹکے سے مڑوڑ چکی تھی۔

""""یہ غلطی دوبارہ مت کرنا۔مجھے پہلے والی نشال مت سمجھو،میں اب تھپڑ کھانے کی بجائے ہاتھ توڑنا سیکھ چکی ہوں۔""""اسکی کلائی چھوڑتے وہ چبا چبا کر بولی۔سرخ ہوتی کلائی دیکھتے عیشال نے سلگ کر اسے دیکھا جواب اندر بڑھ گئی تھی۔

آہہہہہ۔""''اس نے نشال کے جاتے ہی غصے سے پاس پڑی کرسی کو ""'' دھکا دیا۔

نشال کی بچی،،، تم کیسے مجھ سے آگے نکل سکتی ہو؟ ""''
تم مر کیوں نہیں جاتی۔""''اس نے جنونی انداز میں اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا تھا۔
دروازہ بند ہونے کی تیز آواز جیسے ہی نشال کی سماعتوں سے ٹکرائی، وہ کھل کر ہنسی تھی۔

عیشال حسین تم میری سگی بہن ہو۔ ہم دونوں ایک ہی ماں کی کوکھ ""'' سے پیدا ہوئیں مگر مجھے اب تم سے شدید نفرت ہے۔ بلکل ویسے جیسے تمہیں کچھ عرصہ پہلے تک مجھ سے نفرت تھی۔ میری رنگت سے نفرت

تھی۔ میں بلکل بھی اچھی لڑکی نہیں ہوں جو سب کچھ بھول بھال جاؤں، میں چاہتی ہوں کہ تمہیں اتنی اذیت ملے جتنی میں نے بچپن سے لے کر اب تک سہی۔

مجھے اب کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم میری سگی بہن ہو۔ کیونکہ جب تمہیں مجھ سے محبت نہیں تھی تو میں بھی پھر تمہاری ہی بہن ہوں۔ کچھ تو اثر ہونا ہی تھا۔"""اسکی سوچوں کو بریک تب لگی جب سامنے بیٹھی اسکی ماں نے اسے پکارا۔

جی کیا کہہ رہی تھیں آپ؟"""وہ سر جھٹکتی ان کی طرف متوجہ ہوئی۔ """

میں کہہ رہی تھی کہ کافی دنوں بعد آئی ہو۔ آتی جاتی رہا کرو۔"""انکی """ نگاہیں اسکے وجود کے گرد طواف کر رہی تھیں جس پر موجود جیولری سے لے کر جوتے تک مہنگے ترین تھے۔

آپ تو کہتی تھیں کہ یہاں نہ آیا کرو۔اللہ اللہ کر کے تو نحوست کی """" پوٹلی سے جان چھوٹی ہے۔""""اسامہ لغاری کے جانے کے بعد جب وہ پہلی بار یہاں آئی تھی تو اسے یاد تھا کہ اسکی ماں نے اسے بیٹھنے تک کی دعوت نہیں دی تھی بلکہ وہ خود ہی شرمندہ ہوتی روتی ہوئی واپس چلی گئی تھی۔

اب انکی بات نے اسے وہ دن یاد دلا دیا، لہذا نے بنا رکے انکا جملہ نہایت خوبصورتی سے انہیں لوٹایا تھا۔وہ اپنی جگہ سٹپٹا کر رہ گئیں۔

نہیں وہ میرا مطلب تھا کہ___""""انہیں سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا بولیں،، """" نشال آہستہ سے ہنس دی۔

کاش کوئی مطلب نہ ہوتا۔ سارا مسئلہ 'مطلب' کا ہی تو ہے۔ خیر کچھ کہنا """" چاہتی ہیں آپ؟"""" وہ لمحوں میں سمجھ چکی تھیں کہ وہ اس سے کچھ کہنا چاہتی تھیں اس لیے نرم اور شیریں الفاظ میں تمہید باندھ رہی تھیں۔

نہیں ایسا تو نہیں ہے۔ وہ بس تیرے ابا کی نوکری چلی گئی ہے نا تو،، تو """" اپنے شوہر سے بات کر نوکری کیلئے یا پھر اگر تو خود کچھ پیسے ______"""" انہوں نے جان بوجھ کر جملہ ادھورا چھوڑا۔ توقع کے عین مطابق جواب سن کر وہ انہیں جانے کتنی ہی دیر دیکھتی رہی۔ پھر تاسف سے سر ہلا گئی۔

میرے پاس پیسے کہاں سے آئیں گیں؟ پڑھی لکھی ہوتی تو نوکری کر """" لیتی پھر آپ لوگوں کو اپنی تنخواہ سے پیسے دے دیتی۔ مگر آپ نے دو تھپڑ لگا کر گیٹ کو تالا لگا کر کہا کہ میں گھر سے باہر ایک قدم بھی نہیں نکالوں گی۔

ویسے اگر آپ چاہتی ہیں کہ میں اسامہ کے پیسے دوں تو میرے خیال ہے کہ شوہر کا فرض صرف بیوی کی ضروریات پوری کرنا ہے ناکہ بیوی کے گھر والوں کی۔

رہی بات ابا کی نوکری کی بات کرنے کی تواب بوڑھے لوگوں کو کون رکھتا ہے نوکری پر، ویسے بھی یہاں پڑھے لکھے لوگ نوکری کیلئے دھکے کھارہے ہیں ابا تو پھر ایک معمولی سے میٹرک پاس کلرک ہیں۔اسامہ سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا"" وہ جو توقع کر رہی تھیں کہ بے وقوف سی نشال پیار کے دو لفظوں پر فوراً انکی مدد کرے گی اس قدر صاف انکار پر ہکا بکا رہ گئیں۔

ہاں ہاں سبق نہ پڑھا۔نہیں کرنا کچھ تو ویسے بول دے۔ویسے بھی "" جب پیسا آتا ہے انسان کے پاس تو اسے کوئی نظر نہیں آتا اپنے بھی نہیں

""""انکا لہجہ نشال کے انکار پر ایکدم بدلا۔نشال کے ہونٹوں پر تبسم بکھر گیا۔ اسے اب لوگوں کی اصلیت دیکھ کر مزہ آتا تھا۔

حیرت ہے اماں، آپ لوگوں پاس اتنے پیسے بھی نہیں تھے پھر بھی """" آپ لوگوں کو میں نظر نہیں آتی تھی۔""""اسکے طنز پر وہ لاجواب ہو گئیں۔

خیر پھر کبھی آؤں گی۔دیر ہو رہی ہے مجھے۔ابا آئیں تو میرا اسلام کہنا۔ """" """"وہ مزید یہاں بیٹھ کر کیا کرتی اس لیے اٹھ گئی۔

وہ دروازے تک جا کر رکی اور پھر کچھ یاد آنے پر پلٹی۔عیشال کے کمرے کا دروازہ بجایا جو اس نے غصے سے کھولا تھا۔

کھڑے کھڑے گردن سے چین نکالی، کانوں سے چھوٹے چھوٹے جھمکے اور ہاتھ میں پہنی نازک سی انگوٹھی اتاری۔عیشال غصے سے اسے گھورتی رہی۔

اپنے ہاتھ میں پکڑے بیگ کی زپ کھول کر کچھ کریمز اور میک اپ کی چیزیں نکال کر اسکی طرف اچھالیں۔

مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ہو سکتا ہے تمہارے کام آجائیں۔بلکہ جتنا """" تم مجھ سے اس وقت جیلس ہو رہی ہے تمہارا چہرہ جلتا ہوا نظر آرہا ہے۔یہ نہ ہو کوئلہ بن جائے۔""""عیشال نے چند مہنگی بیوٹی پروڈکٹس دیکھیں جو اسکے وجود سے ٹکرا کر کچھ اسکے اور کچھ نشال کے جوتوں کے پاس گری پڑی تھیں۔

یہ جیولری کافی پرانی ہو گئی ہے۔اسے تین چار دفعہ پہن چکی ہوں، یہ """" بھی تم رکھ لو۔کوئی پوچھے کہ یہ خوبصورت جیولری کہاں سے آئی تو ضرور بتانا کہ میری پیاری بہن نشال نے دی ہے۔

ویسے کچھ پرانے جوڑے وغیرہ ہیں میرے اگر چاہیے ہوں تو بتانا، بھجوا دوں گی۔آخر تم میری اکلوتی بہن ہو۔""""اپنا جملہ مکمل کرتے اس نے تنفر سے اسے دیکھا اور اسی انداز میں اس پر جیولری پھینکی جیسے وہ بچپن سے لے کر اب تک اپنی استعمال شدہ چیزیں اسکے منہ پر مارتی تھی۔انگوٹھی اسکے چہرے سے ٹکرا کر دور جا گری۔

نشال اس منظر سے محفوظ ہوتی ہنسی اور باہر نکل گئی۔

مسکراہٹ چھپاتے آنکھوں پر چشمہ لگایا اور گیٹ عبور کر گئی۔

کمرے میں غصے سے پیچ و تاب کھاتی عیشال اسکی پھینکی گئی چیزوں پر زور زور سے پاؤں مار رہی تھی۔

Zubi Novels Zone

****

"" !کیاآفس ہے یار ""

"" بس تبھی تو یہاں آنا چاہتی تھی میں۔ ""

اسامہ لغاری کا ٹیسٹ کافی اچھا ہے ویسے!""اس نے ارد گرد دیکھتے ""
تعریف کی۔ہانیہ نے سر ہلاتے اسکی بات کی تائید کی۔

دونوں اس وقت کراچی میں موجود تھے۔جو بولے وہی کنڈی کھولے کے مصداق زاویار کو ہانیہ کی زمہ داری سونپی گئی کیونکہ اس کو اجازت دلوانے میں سب سے بڑا ہاتھ زاویار کا تھا۔زاویار کو مجبوراً آنا پڑا، کیونکہ آفس سے چھٹی ملنا مشکل تھا۔مگر یہاں بھی قسمت ہانیہ محمود کے ساتھ تھی،اور زاویار کو ایک دو دن کی بجائے ہفتے کی چھٹی مل چکی تھی۔

اگر تم ریجکٹ ہو گئی؟""ببل گم چباتی ہانیہ نے اسے گھور کر دیکھا۔بھئ ""
شکل اچھی نہ ہو تو بندہ بات ہی اچھا کر لے۔

شکل اچھی ہے اس لیے ایسی بات کی ہے۔""وہ اسکی سوچ پڑھ چکا تھا ""
اسلیے فوراً بولا۔ہانیہ ہنس پڑی۔

""میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ میں ہو جاؤں گی سیلیکٹ ""

چھٹی حس عموماً خطروں کے حوالے سے آگاہ کرتی ہے۔""اس نے ""
بے ساختہ کہا۔ہانیہ نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔
خطرہ!وہ رکی۔

اس نے لاپرواہی سے سر جھٹکا۔دونوں اس وقت ویٹنگ ایریا میں موجود تھے اور ہانیہ کی باری کا انتظار کر رہے تھے۔ہانیہ کی آخری باری تھی، ویٹنگ ایریا میں ان کے علاوہ صرف دو اور امیدوار تھے۔باقی جا چکے تھے۔

""""تم اس سے نہیں ملو گے؟دوست ہے وہ تمہارا """"

ملوں گا لیکن کل پرسوں۔اس طرح اسے لگے گا کہ میں تمہاری کوئی """" سفارش وغیرہ کر رہا ہوں۔""""وہ کسی کو ٹیکسٹ کرتا بولا۔

تو یہ اچھا ہی ہو جائے گا۔""""زاویار نے اسے گھورا۔وہ ہنس دی۔ """"

مزاق تھا!""""زاویار منہ بنا کر رہ گیا۔ """"

""""میم ہم سر کو بتا دیتے ہیں۔ """"

نہیں۔میں ویٹ کر لیتی ہوں۔انہیں بلکل نہیں پسند کے کام کے """"

وقت انہیں ڈسٹرب کیا جائے۔میں یہاں ویٹنگ ایریا میں ہی ہوں آپ

پلیز جوس بجھوا دیں۔""""ماہین ریسپیشن پر بیٹھی لڑکی کو بولتی اپنے ہی

دھیان میں ویٹنگ ایریا میں داخل ہوئی جب غیر ارادی نگاہ سامنے گئی اور

نگاہ پلٹنا بھول گیا۔زاویار ہانیہ کی کسی بات پر ہنسا تھا،ماہین لاشعوری طور پر

مسکرادی۔دھڑکنیں تھم سی گئیں تھیں۔اسے جانے کتنے مہینوں بعد

دیکھا تھا مگر یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کل ہی اس سے ملی ہو۔

میم جوس""""وہ آفس بوائے کی طرف متوجہ ہوئی اسی لمحے زاویار اور """"

ماہین نے اسے دیکھا تھا۔

اسلام علیکم! کیسی ہیں آپ مس ہانیہ؟ مجھے پہچانا؟""""چونکہ وہ بھی """"
اسے دیکھ چکے تھے اسلئے ماہین نے وہاں جانا مناسب سمجھا۔

اوو بلکل۔ماہین لغاری کیسے بھول سکتی ہوں تمہیں؟(اور تمہارے """"
بھائی کو!)""""اس نے دوسرا جملہ دل میں بولا تھا۔
زاویار نے اس لڑکی کو گھوراجو اتنے بڑے آدمی کو خوامخواہ اگنور کر رہی
تھی۔حالانکہ وہ تین بار مل چکے تھے، مگرانداز ایسا تھا جیسے اسے جانتی ہی نہ
ہو۔

ہنھہہ ایٹیٹیوڈ!""""وہ واپس فون میں مصروف ہو گیا۔ """"

"""" تم یہاں خیریت؟ """"

جاب انٹرویو!""ہانیہ نے جواباً اسے سی وی اور ڈاکومنٹس والی فائل ""
دکھائی۔

لمبی کہانی ہے بس یہ سمجھ لو مجھے اپنے آفس کے علاوہ کہیں اور جاب ""
کرنی تھی تو سوچا یہاں کیوں نہیں؟""اسکی آنکھوں میں چھپی حیرت
بھانپتے اس نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔
معاً پیچھے سے اس کو پکارا گیا،وہ ایکسکیوز کرتی وہاں سے ہٹ گئی۔زاویار نے
اسے گڈ لک کہا تھا،ماہین نے بھی ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے بیسٹ
وشز دیں۔

****

سرہانیہ میم نے کافی ضد کی تھی،انکے خالازاد زاویار یوسف نے بھی """ انکی کافی مدد کی تھی۔

اسلیے فرحانہ میم مان گئیں۔اب وہ دونوں کراچی آئے ہوئے ہیں۔سب کچھ خود بخود ویسے ہی ہوا جیسے آپ نے کہا تھا۔کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوئی """

ہمممممم""""دوسری طرف سے صرف اتنا کہا گیا۔ """

دوسری اپ ڈیٹ؟""""اس کی آنکھوں سے ان دیکھی آگ نکلنے لگی """ تھی۔سیگریٹ کا دھواں ہوا میں چھوڑتے وہ جواب کا انتظار کرنے لگا۔

سر کوئی خاص اپ ڈیٹ نہیں ہے۔سب بلکل ٹھیک چل رہا ہے۔بس """ شادی سے پہلے ایک دو ویک تک تھوڑے کھنچے کھنچے رہے اسکے بعد تو بیبی

میریڈ کپل لگتے ہیں۔"""سیگریٹ اس نے ایش ٹرے میں مسل دی۔اور ساتھ ہی نئی سیگریٹ سلگائی۔

اب یہ کپل ہی نہیں رہے گا،،ہیپی تو دور کی بات ہے۔"""اسکے لہجے """ میں بدلا، جنون، نفرت،انتقام کی آگ تھی۔

سر کب تک مزید جاب کرنی ہے؟"""وہ کو ماضی کے سفر پر نکل چکا تھا """ ایکدم ہوش میں آیا۔

جب تک کھیل ختم نہیں ہو جاتا۔"""اس نے جواب دے کر فون """ کاٹ دیا۔زوہا اسکے آفس میں کام کرتی تھی جسے اس نے امریکا جانے سے پہلے اچکزئی ہاؤس میں ملازمہ کے طور پر کام کرنے کا کہا تھا،بدلے میں اسے آفس کی نسبت تین گنا زیادہ پیسہ دے رہا تھا۔اسکا کام وہاں ہونے والے ہر

واقعے کی اطلاع دینا تھا۔اسی کی زبانی اسے معلوم ہوا تھا کہ ہانیہ اس سے بری طرح متاثر ہے تبھی اس نے جان بوجھ کر انٹر ویوز اور جاب کا ڈرامہ رچایا تھا۔

میں تمہیں مجبور کر دوں گا اپنی چوکھٹ پر آنے پر۔تم خود آؤ گی میرے """" پاس،، یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔
یاد رکھنا اسامہ لغاری وعدے کا بہت پکا ہے۔"""" وہ بے ساختہ قہقہہ لگا کر ہنسا اور کرسی پر گردن گراتا آہستہ آہستہ گھومنے لگا۔

مجھے دوسروں کی چیزیں بلکل نہیں پسند"""" وہ میز پر پڑا گلوب گھماتے """" ہوئے خود سے بولا تھا۔

اس کا کیا مطلب ہوا بھلا؟""" وہ مصنوعی حیرت سے ہونٹوں پر انگلی """ بجانے لگا۔ اگلے ہی لمحے ایک بار پھر اسکا بلند و بانگ قہقہہ بے ساختہ تھا۔

مطلب تو واضح ہے!""" اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے اور """ کریڈل گھماتے اپنے لیے کافی کا آرڈر دیا تھا۔

ہانیہ محمود نامی لڑکی کو ڈن کرو۔""" اس نے مینیجر کو میسج بھیجا اور کرسی """ پر جھول گیا۔

****

ہانیہ کے جانے کے بعد وہ سوچنے لگی اسے کیسے مخاطب کرے جو موبائل پر لگا بے پرواہ اور مغرور شہزادہ لگ رہا تھا۔ کافی سوچ بچار کے بعد وہ بڑی ہمت کر کے بولی۔

""ہائے ""

اووہائے! آپ کون؟""وہ مصنوعی حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے ""
بولا۔ماہین کی مسکراہٹ سمٹی۔کیا وہ اسے بھول چکا تھا؟
اور وہ بے وقوف پتا نہیں کون کون سے خواب دیکھ رہی تھی۔

پہلے تو آپ ایسے شو کر رہی تھیں جیسے مجھے جانتی نہیں ہیں۔""زاویار ""
اسکے بولنے کا انتظار کیے بغیر دوبارہ سے بولا۔ماہین بے ساختہ ہلکی پھلکی ہو
گئی۔اس کیلئے یہی کافی تھا کہ وہ اسے بھولا نہیں تھا۔

""وہ میں نے آپ کو دیکھا نہیں ""

رئیلی ؟""زاویار نے ایک نظر خود کو دیکھا پھر اسے دیکھا، جبکہ وہ پھر "" سے شرمندہ ہو کر رہ گئی۔اور جواب دینے کی بجائے لب کاٹنے لگی۔

آپ کی گاڑی تو نہیں خراب ہوتی اب؟""اس کا طنز سمجھتے وہ ہنس پڑی۔ ""

ہاہاہاہاہا نہیں۔صرف دو دفعہ خراب ہوئی اور اتفاق دیکھیں دونوں "" دفعہ آپ سے ٹاکرا ہو گیا۔""اسکے چہرے پر سوچتے ہوئے خوبصورت سی مسکراہٹ تھی۔وہ چونکا، لیکن اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹک دیا۔

"" کیا کرتی ہیں آپ؟ ""

سی ایس ایس کر رہی ہوں۔""زاویار نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا۔ ""

واؤ۔امپریسو۔""" وہ اسکی دو حرفی تعریف پر خوامخواہ ہی خوش ہو گئی۔ """

فون نمبر ملے گا آپ کا؟""" زاویار کو جھٹکا لگا تھا۔اب کی بار وہ کھوجتی """ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔ماہین گڑبڑا کر سیدھی ہوئی۔اس شخص کی نگاہوں سے بچنا بلکل بھی آسان کام نہیں تھا۔

اگر آپ نہیں دینا چاہتے تو اٹس اوکے۔میں تو ویسے ہی کہہ رہی تھی۔ """ اب تو ہماری دوستی میرا مطلب ہے جان پہچان ہو گئی ہے، تو بس اس لیے کہہ دیا۔""" وہ گڑبڑا کر وضاحت دینے لگی جب زاویار نے اسکا فون کھینچا اور اپنا نمبر ٹائپ کر کے 'اسلام آبادی چھچھورا' لکھ کر واپس کیا۔وہ نام پڑھ کر شرمندہ ہو گئی۔لیکن دل ضرور یہ سوچ کر دھڑکا تھا کہ اسے وہ نام یاد ہے۔

""" وہ تو ایسے ہی کہہ دیا تھا میں نے۔آئی ایم سوری اگر آپ کو برا لگا۔ """

سوری اور تھینک یو۔ یہ دو لفظ مجھے بلکل بھی نہیں پسند۔""" اس نے """ اسے شرمندگی سے نکالنے کیلئے کہا۔

ویسے بھی یہ نام مجھے اچھا لگا، یونیک سا""" وہ بے ساختہ ہنسا تھا۔ """

ماہین میم، سر آپ کا بلا رہے ہیں۔""" اسامہ کی سیکرٹری نے اسے آکر """ اطلاع دی۔

""" میں چلتی ہوں۔ مل کر اچھا لگا۔ """

سنیں مس ماہین لغاری""" اسے جاتا دیکھ کر زاویار دونوں ہاتھ جیب """ میں ڈال کر اسکی طرف بڑھا۔ وہ رک کر اسکی طرف مڑی۔

کچھ کچھ ہو رہا ہے کیا؟""اسکا چہرہ سرخ پڑا تھا۔اس نے تیزی سے سر "" گھما کر ادھر ادھر دیکھا، شکر تھا کہ اسامہ کی سیکرٹری کانوں میں لگے ائیر پوڈ پر کسی سے بات کر رہی تھی۔

ایکسکیوز می!""دھک دھک کرتے دل کو سنبھالتے اس نے آواز کو "" زرا سا سخت کیا۔اپنا راز فاش ہونے کے ڈر سے اسکی ہتھیلیاں بھیگ رہی تھیں۔

مجھے لگتا ہے کچھ کچھ ہو رہا ہے۔آپ کا سرخ چہرہ،اے سی کے باوجود "" ماتھے پر آتا پسینہ، بھاگنے کے لیے پر تولتے قدم، آنکھیں چرانا، مجھے نہ دیکھنے کا ناٹک کرنا، میرا نمبر مانگنا۔

اس سے تو یہی لگ رہا ہے۔""" وہ سکون سے جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا اسکے راز فاش کرتا اسے ساکت کر گیا تھا۔

"""میں سچ میں کمیٹڈ ہوں، ویکنسی خالی ہوتی تو ہو سکتا ہے کوئی چانس بن جاتا۔""" ماہین کو لگا وہ مزید کھڑی نہیں رہ پائے گی۔

"""فیوچر سی ایس ایس آفیسر۔ میرا دوستانہ مشورہ ہے کہ مجھ جیسے پہلے سے بک بندے کو چھوڑیں اور اپنے لیے کوئی ڈی سی (ڈپٹی کمشنر) یا اے سی (اسسٹنٹ کمشنر) ڈھونڈ لیں۔ ورنہ دل بھی دکھے گا اور مایوسی بھی ہو گی۔ """

"""مشورے کا شکریہ۔ اور برائے مہربانی اپنے سے اندازہ نہ لگایا کریں۔ ہنس کر بات کرنے کا صرف ایک ہی مطلب نہیں ہوتا""" وہ غصے سے کہتی

مزید اس کی سنے بغیر باہر نکل گئی۔ وہ کیسے اسکی حالت پڑھتا اسے بے حسی سے مشورہ دے رہا تھا، ماہین کا دل چاہ رہا تھا اسکا منہ توڑ دے لیکن اسکی نرم طبیعت غالب آجاتی تھی۔ اگر وہ جان گیا تھا تو اتنی بے حسی کیوں دکھا رہا تھا۔ منہ بند بھی تو رکھ سکتا تھا نا۔ اسامہ کے آفس جانے کی بجائے وہ پارکنگ کی طرف بڑھ گئی۔

"" I am committed""

جس طرح آپ مجھے دیکھ رہی تھیں میں نے سوچا بتادوں۔ اکثر ہوتا "" ہے نا فلموں ڈراموں میں کہ کوئی ہیرو آکر مدد کرتا ہے اور ہیروئن کو اس سے کچھ کچھ ہو جاتا ہے۔ ""

اووہاں،، میں آپکا ہی تو پیچھا کر رہا تھا۔پر پلیز کسی کو بتائیے گا مت۔ """"
""""مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔

کہتی ہو تو چھیڑ دیتا ہوں۔کیونکہ میں پارٹ ٹائم مکینک کے ساتھ ساتھ """"
"""" ایک نامور چھچھورا بھی ہوں۔

فیوچر سی ایس ایس آفیسر۔میرا دوستانہ مشورہ ہے کہ مجھ جیسے پہلے سے """"
بک بندے کو چھوڑیں اور اپنے لیے کوئی ڈی سی (ڈپٹی کمشنر) یا اے سی (
اسسٹنٹ کمشنر)ڈھونڈ لیں۔ورنہ دل بھی دکھے گا اور مایوسی بھی ہو گی۔
""""

آیا بڑا ہنہھہ۔""""اس نے آہستہ سے آنکھیں صاف کیں اور زور سے """"
گاڑی کا دروازہ بند کیا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

""کاش تم کمیٹڈ نا ہوتے۔""اس نے ایک آہ بھری۔معاً فون کی ٹون ""
بجی۔اس نے نم ہوتا چہرہ صاف کیا اور گلا کھنکھارا۔

""جی بھائی!_____نہیں وہ مجھے نشال کی کال آگئی تھی،تو گھر جا رہی ""
ہوں۔آپ گھر آجائیں وہیں بات کر لیں گیں_____________نہیں
نہیں کوئی خاص بات نہیں تھی_____جی او کے_____ملتے ہیں پھر خدا
حافظ_____لویوا نفنٹی۔(Love you infinity) ""
اسامہ کو مطمئن کرتے اس نے فون بند کیا۔

""دل بھی کہاں جا کر لگا جو پہلے سے ہی کسی اور کا ہے۔""وہ بے بسی سے ""
سٹئیرنگ پر سر ٹکا گئی۔

****

گل """پینٹنگ کرتی گل نے لاچاری سے کندھے ڈھیلے چھوڑے، یہ """ شخص شوہر کے روپ میں خاصا اریٹیٹنگ ثابت ہوا تھا۔اسے سب کام صرف تب ہی یاد آتے تھے، جب وہ غلطی سے اپنے آرٹ روم میں آتی تھی۔وہ اسکا پینٹنگ کا سامان کمرے سے اٹھوا چکا تھا کیونکہ اسے رنگوں کی بو ناپسند تھی۔گل سوائے ماننے کے اور کیا کر سکتی تھی۔

فرمائیں۔"""""اس نے دانت پیس کر بظاہر مسکرا کر کہا۔وہ ڈریس """ پینٹ کے ساتھ بنیان پہنے ہوئے تھا۔

""" میری آف وائٹ شرٹ کہاں ہے؟ """

میری جیب میں""""اسفندیار نے جھٹکے سے اسے دیکھا۔گویا اسکی ذہنی """" حالت پر شک ہو۔

اسفندیار تم نے اسلیے مجھے نیچے سے بلوایا؟بندہ خود دیکھ لیتا ہے،یہ """" سامنے پڑی ہے۔""""اس نے شرٹ نکال کر اسے دیکھائی اور یہ احساس دلانا چاہا کہ یہ کام وہ خود بھی کر سکتا تھا۔

اوو وہاں شاید نہیں دیکھا میں نے۔بائے داوے شکریہ۔""""وہ شرٹ """" پہنتا بنا شرمندہ ہوئے بولا۔وہ اسے گھور کر دیکھتی آخر میں ہنس دی۔
وہ خوش تھی اس شخص کے ساتھ؟
نکاح نے اسکے جذبات بدل دیے تھے۔وہ اچانک رکی۔

کون کہتا ہے کہ نکاح کا رشتہ جذبات بدل دیتا ہے، احساسات بدل دیتا """

""" ہے؟

جو کہتا ہے نکاح دو لوگوں کے احساسات بدلتا ہے،، میرے نزدیک """

سب سے بڑا جھوٹا ہے۔

فریبی ہے۔

دھوکے باز ہے۔"""اسے بے ساختہ ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا۔

شاید ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے، وہ یہ سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔انسان کے جذبات بدلنے میں بھی وقت لگتا ہے پہلے وہ صرف نکاح کے رشتے کی خاطر دونوں کے رشتے کو آگے لے کر چلنا چاہ رہا تھا، اب بھی اسفندیار نے کبھی اظہار تو نہیں کیا تھا لیکن گل کو لگتا کہ اسے بھی محبت ہو گئی ہے چاہے دیر سے ہی صحیح۔

کیونکہ بات وہی ہے، ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔

کدھر؟""" اسے خاموش کھڑا دیکھ کر اسفندیار نے اس کے آگے چٹکی بجائی۔وہ نفی میں سر ہلاتی ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی چیزیں ٹھیک کرنے لگی۔ """

ویسے تم نے معاف کر دیا نا؟""" وہ رکی، ہنسی اور پھر ہنستی چلی گئی۔ """

میں نیچے یہی سوچ رہی تھی کہ تم نے آج پوچھا کیوں نہیں،اور دیکھو """ تم نے پوچھ لیا۔ """

اور اب مجھے لگتا ہے کہ تمہیں روز روز سوری سننا اچھا لگتا ہے، تبھی """ شوخی ہو کر انکار کرتی ہو۔""" وہ اسکی بات سے سخت بدمزہ ہوا تھا۔

تمہیں زبانی معافی کیوں چاہیے؟ کیا تمہیں میرے کسی عمل میں کوئی """
کھوٹ نظر آیا اس رشتے کے حوالے سے؟ یا تمہارے حوالے سے کوئی
بدگمانی؟"""" وہ اسکی ٹائی خود باندھتی پوچھنے لگی۔

کبھی کبھی بول بھی دینا چاہیے، ہو سکتا ہے اگلے بندے کو آپ کے """"
الفاظ کی ضرورت ہے۔ ویسے اب میں سب سوچتا ہوں تو مجھے لگتا ہے میں
کتنا بڑا ڈفر تھا، جو تمہیں جانے بغیر انکار کرتا رہا اور ہماری ویڈنگ نائٹ پر
بھی پتا نہیں کیا کیا بکواس کر گیا۔
میں بچپن میں طے کیے گئے رشتے کے ابھی بھی خلاف ہوں مگر ہاں
تمہارے بارے میں میرے خیالات کافی بدل گئے ہیں۔ تم ایک اچھی لڑکی
ہو اور ایک آئیڈیل پارٹنر۔
باقی سب تو ٹھیک ہے بس اب اگر تم ایک دفعہ بول دو کہ جا تجھے معاف کیا
تو بہت مہربانی ہو گی """" وہ آخر میں شرارتی ہوا تھا۔ گل نے ہنستے ہوئے ٹائی

کی ناٹ ٹھیک کرنے کے بہانے کس دی۔وہ تیزی سے پیچھے ہٹا تھا اور اسے گھور کر دیکھا۔

کیا خیالات ہیں ویسے میرے بارے میں اب؟"""وہ مسکراہٹ """ چھپاتی بولی۔محبت کے بدلے دل اظہارِ محبت سننے کی ضد کرنے لگا تھا، لیکن مقابل بھی اسفندیار تھا۔

خیالات؟"""وہ آگے بڑھتا ہوا بولا۔گل بے ساختہ پیچھے ہٹی مگر """ ڈریسنگ ٹیبل سے جا لگی۔اسفندیار مسکراہٹ چھپاتا پرفیوم کی بوتل اٹھا کر آرام سے پیچھے ہٹا،، گل نے گھور کر اسے دیکھا۔اپنی سوچ پر خود کو جی بھر کر ملامت کی۔

تم کیا سمجھ رہی تھی؟""" وہ اتنا معصوم بلکل نہیں تھا جتنا بن رہا تھا۔ گلِ """ رعنا نے تیز نگاہوں سے اسے دیکھتے رخ موڑ لیا۔

چلو بس یہی کمی باقی تھی!""" وہ اسکی بے زار پلٹی جہاں اسفندیار فون """ کی سکرین اس کی طرف کیے بے زاری سے اسے دیکھ رہا تھا۔ گلِ رعنا بے ساختہ ہنس پڑی۔

تمہیں ہی شوق ہے بال کی کھال اتارنے کا، ڈیلیٹ کرو یہ آئی ڈی اور """ جان چھڑوالو۔ """ اس نے سو دفعہ دیا جانے والا مشورہ دیا تھا۔ اسفندیار نے اگر اعتبار، مان اور بھروسے کی بات کی تھی تو پہلے خود اس پر عمل کیا تھا اور اسے سب سے پہلے حور العین کے بارے میں بتایا تھا۔

لڑکوں کو بدنام کر کے رکھا ہوا کہ سوشل میڈیا کے ذریعے تنگ """ کرتے ہیں، ہراس کرتے ہیں حالانکہ آج کل یہ کام محترمائیں زیادہ اچھا کرتی ہیں۔ کھیل اس نے شروع کیا، اسے میں اپنے طریقے سے ختم کروں گا۔ ایسے ہی چھوڑ دیا تو کسی اور اکاؤنٹ سے کسی اور کے ساتھ یہی کرے گی، اگلا اگر دل کا کمزور ہوا تو یہ نہ ہو متاثر ہو جائے اور پھر پاگل مجنوں بن کر رہ جائے۔ اس شاطر لڑکی کو ڈیل کرنا آتا ہے مجھے۔ ویسے کوئی خاندانی اور پڑھی لکھی لڑکی یہ اوچھی حرکت ہرگز نہیں کر سکتی۔"""وہ مسیج کا جواب دیتا گل سے بولا۔ وہ اسکی بات سے متفق تھی۔ یہ بھی سچ تھا کہ آج ہر چیز کا الزام مرد پر لگانا بھی غلط تھا کیونکہ لڑکیاں بھی ایسی حرکات و سکنات میں پیش پیش تھیں۔

باقی سب تو ٹھیک ہے، تم میسج کیوں ڈیلیٹ کرتے ہو؟"""کچھ یاد آنے """ پر وہ فوراً پلٹی، کل اس نے میسج پڑھنے کی خاطر فون اٹھایا تو خالی فون اسکو منہ چڑا رہا تھا۔

کونسے میسج؟"""وہ انجان بنا۔ """

""" اب ڈیلیٹ کرنا پھر بتاؤں گی کونسے میسج؟ """

اسفندیار نے مسکراہٹ چھپاتے فون دیکھا جہاں اسکے میسج کا نوٹیفیکیشن نظر آرہا تھا۔

میں صرف ایک تصویر کا ہی تو کہہ رہا ہوں؟ اس میں اتنی بحث کی کیا """ ضرورت ہے؟"""اس نے بےزاری سے میسج بھیجا۔ وہ مانتا تھا کہ مقابل

کافی شاطر ہے،، جو قریباً نو ماہ سے اسے باتوں میں گھما رہی تھی لیکن تصویر نہیں بھیج رہی تھی۔ وہ جان بوجھ کر اسکے اشاروں پر گھوم رہا تھا، یہ ایک الگ بات تھی۔

ہم پین فرینڈز ہیں،،، ہماری دوستی صرف بات چیت تک ہی """ """ محدود ہو گی۔ بھول گئے کیا ہماری شرط؟"""اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔ وہ ہر بار یہ کہہ کر اسے خاموش کر دیتی تھی۔ لیکن اب کی بار اسفندیار سوچ چکا تھا کہ اسکی باتوں میں نہیں آئے گا۔

پلیز ایک بار۔ آپ کو ٹرسٹ نہیں ہے کیا؟ اور اگر نہیں ہے تو پھر آپ """ میسج کیوں کر رہی ہیں مجھے؟ آفٹر آل میں تو اعتبار کے قابل تھوڑی ہوں۔ """اس نے کچھ سوچتے ہوئے پرانا اور آزمودہ حربہ آزمایا تھا عورت ذات کو اپنے جال میں پھنسانے کا،، مگر مقابل بھی بڑی شاطر تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ٹرسٹ اور دوستی وغیرہ سب اپنی جگہ مگر ہم پہلے ہی طے کر چکے ہیں """ کہ ہمارے بیچ کوئی کال،، کوئی تصویر نہیں ہو گی۔ تو پھر اس بحث کا مطلب؟

آج چوتھا دن ہے ہم صرف اسی بات پر لڑ رہے ہیں۔ ناٹ فیئر """" اسکا بڑا سا میسج تھا جس کے نیچے اداسی سے بھرپور ایموجیز بھیجے گئے تھے۔ وہ ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا۔ گھڑی پر وقت دیکھا تو اسے دیر ہو رہی تھی، اسے ایک آفیشل ڈنر پر جانا تھا۔

وہ جلدی سے بات سمیٹنے لگا۔

یار ہم دوست ہیں تو دوستی میں اتنا تو چلتا ہی ہے۔ """"

ٹرسٹ می،، میں دیکھتے ہی ڈیلیٹ کر دوں گا۔ """" پچھلے چار دنوں کی نسبت آج وہ ضدی ہو رہا تھا۔ انداز بھی آر یا پار والا تھا۔

دوسری طرف سے ہنسنے والے کئی ایموجیز آئے،،، وہ الجھ کر اسکے مسیج کا انتظار کرنے لگا کیونکہ ٹائپنگ کا اشارہ آرہا تھا۔

""میں چیونٹی پال سکتی ہوں،،، ڈائناسور پال سکتی ہوں۔ مگر یہ خوش فہمی ہر گز نہیں پال سکتی کہ لڑکے تصویر دیکھنے کے بعد ڈیلیٹ کر دیتے ہیں۔""

اسکا لہجہ مذاق اڑاتا تھا۔ مقابل پہلو بدل کر رہ گیا۔ شہد رنگ آنکھیں سختی سے بند کر کے کھولیں۔

وہ لڑکی اس کی سوچ سے بھی زیادہ عقلمند تھی۔

""تو ایک کام کریں چیونٹی پال لیں، ڈائناسور پال لیں کیونکہ میں مزید آپ سے بات نہیں کر سکتا۔ سوسوری۔

ایک لڑکی جسے میں نے دیکھا نہیں، جس کی میں نے آواز نہیں سنی، اس سے کیوں اور کس خوشی میں بات کروں؟

ویسے بھی دوستی میں بھی کالز اور پکچرز چلتی ہیں، یہ تو عجیب ہی دوستی ہے جو کم از کم میں افورڈ نہیں کر سکتا۔""" اس نے بھی لمبا چوڑا میسج بھیجا اور فون بند کر کے اٹھ گیا۔اسے اب تھوڑا ایٹیٹیوڈ دکھانا تھا کیونکہ جانتا تھا مقابل اتنی بھی شریف نہیں ہے جو تصویر نہیں بھیجے گی۔ وہ اپنی طرف سے اسے بدھو بنا رہی ہو گی، یہ جانے بغیر اگلا اسکا باپ ہے۔ وہ امریکا سے بزنس پڑھ کر آیا ایک کامیاب بزنس مین ایک ان دیکھی لڑکی سے متاثر ہو جاتا تو کیا ہی بات تھی۔

اسے یہ کھیل کھیلنے میں اب مزا آ رہا تھا کیونکہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ کھیل اختتام کی طرف بڑھ رہا تھا۔اسے اس لڑکی کی ایک چیز سب سے زیادہ پسند آئی تھی اور وہ تھی خود اعتمادی۔
جس قدر کنفیڈنس سے وہ اسے گھما رہی تھی، اسے داد دینی بنتی تھی۔

****

"" تو مس ہانیہ آپ کو میرے مینیجر نے سب سمجھا دیا ہو گا؟ ""

جی بلکل۔ ""اس نے پیشہ ورانہ انداز میں مسکرا کر جواب دیا۔اسامہ ""
اسے بغور دیکھتا سر جھٹک گیا۔

تو اب سے میری سیکرٹری کے طور پر آپ کو میری میٹنگز سے لے کر ""
ڈنرز تک سب کی انفارمیشن ہونی چاہیے۔اسکے علاوہ ______""وہ اب
لیپ ٹاپ کھول کر اسے کچھ سمجھا رہا تھا۔کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے
کسی بھی قسم کا شک ہو۔

فون بجا تو وہ ایکسکیوز کرتا وہاں سے ہٹ گیا۔ ہانیہ لب کاٹتی پورے آفس کو دیکھنے لگی جو ہلکے گرے رنگ سے بنا ہوا تھا۔ سموکی رنگ کا فرنیچر آفس کو خوابناک بنا رہا تھا۔

اففف یہ بندہ اور اسکی پسند! اس نے بے اختیار کہا۔

****

فون بج بج کر اب بند ہونے کو تھا جب گل نے اٹھایا اور نام، نمبر پڑھنے کی زحمت کیئے بغیر کان سے لگالیا۔

ہیلو لیڈی """ اس نے الجھ کر فون کان سے ہٹایا اور نمبر دیکھا۔ """

کون؟""" دوسری طرف سے وہ ہنسا۔ """

بھول گئی حالانکہ میں وعدہ کر کے گیا تھا کہ آؤں گا۔""" پیروں تلے """ سے زمین کھسکنا کسے کہتے ہیں، اسے آج اندازہ ہوا تھا۔

""" تم؟ """

ارے واہ،، کتنی جلدی پہچان گئی؟""" اس نے زوردار قہقہہ لگایا۔ گل """ نے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے فون کو دیکھا۔

کیا چل رہا ہے؟ سب سیٹ ہے نا؟""" وہ یوں بولا جیسے اسکا بہترین """ دوست ہو۔

شوہر کیسا ہے تمہارا؟"""وہ اسکے جواب کا انتظار کیے بغیر بولتا چلا جارہا """
تھا۔

"""خیر ایک گڈ نیوز سنانی ہے تمہیں """

""" ____ مجھے سمجھ آچکی ہے تم ایک """

تمہاری نند پلس کزن ابھی میرے آفس میں میرے سامنے بیٹھی """
ہے۔"""اس نے تیزی سے گل کا جملہ کاٹا،دوسری طرف موت کا سنّاٹا چھا
گیا۔گلِ رعنا نے مدھم پڑتی دھڑکنوں سے ذہن پر زور دینے کی کوشش کی
کہ ہانیہ نے کہاں جاب کے لیے اپلائی کیا ہے۔
! لغاری انڈسٹریز_اسامہ لغاری_اووو خدا
وہ گرسی گئی۔

تم ایک گھٹیا انسان ہونے کے ساتھ ساتھ وحشی جانور ہو۔اپنے """ مطلب کیلئے اس حد تک چلے گئے۔اووومائی___"""حیرت،بے یقینی، صدمہ،دکھ،خوف،وحشت۔اسے بولنا محال لگا تھا۔

تعریف کا شکریہ۔تمہاری کزن کا کرش ہوں میں۔ویسے یار کافی چپکو """ سی ہے،توبہ توبہ ایسے دیکھ رہی ہے جیسے کھا جائے گی۔نیت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے اس کی۔مجھے تو اپنی عزت کی فکر لاحق ہو گئی ہے۔

تمہاری خاطر کیا کیا کر رہا ہوں میں،اور تمہیں میری قدر ہی نہیں۔ چچچچچ بری بات۔"""وہ مصنوعی تاسف سے کہتا ہانیہ کو سائل پاس کرنے لگا جس نے غیر ارادی نگاہ اس پر ڈالی تھی۔اسکی گھٹیا گفتگو گل کا چہرہ غصے اور بے بسی سے سرخ کر گئی۔

شادی ہو چکی ہے میری، کیوں پیچھے پڑ گئے ہو میرے؟ کیا ملے گا """
تمہیں؟"""وہ اب روہانسی انداز میں بولی تھی۔

کیا ملے گا؟ ہممم اچھا سوال ہے۔"""اس نے سوچنے کے انداز میں """
چہرے پر انگلی رکھی۔

اندرونی سکون۔"""اس نے ایک لمبی سانس بھر کر جواب دیا۔ گلِ """
رعنا کے دل نے شدت سے خواہش کی تھی کاش وہ اسکے سامنے ہو اور وہ
اسکا کچھ کر دے۔

چلو تم اب جاؤ، تمہارا شوہر آتا ہی ہو گا۔ میں ذرا تمہاری نند کے ساتھ """
کافی پی لوں۔ ویسے کافی کیوٹ ہے، امید ہے اسکی کمپنی بہت اچھی ہو گی۔

بعد میں بات کرتے ہیں۔ گڈ نیوز کافی اچھی لگی ہو گی تمہیں۔ بائے۔""

دوسری طرف سے وہ جانے کیا کیا کہہ رہی تھی مگر وہ ہنستا ہوا فون بند کرنے لگا۔

اففف میری ایگو۔""اس نے ہنستے ہوئے داد دینے والے انداز میں "" خود کو کہا اور کوٹ اتار کر سٹینڈ پر رکھا۔

کیا ہو جاتا لڑکی اگر تم میری ایک پکار پر بھاگی چلی آتی عام لڑکیوں کی "" طرح۔ مجھے اتنا ڈرامہ تو نہ کرنا پڑتا۔اب جب تک تم روتی دھوتی میری دہلیز پر نہیں آؤ گی، مجھے بے عزتی کا احساس ہوتا رہے گا۔اسکے بعد کیا کرنا ہے، وہ بعد میں دیکھا جائے گا۔""اس نے پلٹ کر دیکھا تو ہانیہ آفس میں نہیں تھی۔وہ آہستہ سے چلتا ہوا گلاس ڈور کے پاس آیا جہاں سے باہر کا منظر واضح تھا۔

وہ مینیجر کے ساتھ کھڑی کچھ لکھ رہی تھی۔وہ کافی دیر کھڑا اسے دیکھتا رہا۔

"" Poor girl! ""

وہ آہستہ سے کہتا پلٹ گیا۔

****

اسامہ گھر پہنچا تو کمرہ خالی تھا۔لاشعوری طور پر اس نے ادھر ادھر دیکھ کر اسے ڈھونڈنا چاہا،چاہے انکے درمیان گفتگو نہ ہونے کے برابر تھی مگر اسے کمرے میں دیکھنے کی عادت سی ہو گئی تھی۔

ٹائی اتار کر اس نے فون بیڈ پر پھینکا اور الٹے قدموں واپس مڑ گیا۔ ملازمہ سے پوچھا تو وہ لاؤنج میں گیا جہاں اسے اپنی ماں کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر وہ آگے جانے لگا جب ایکدم رکا۔

"""صائم تمہارا پوچھ رہا تھا""" وہ جو ٹی ڈی دیکھ رہی تھی، حیران ہوتی انہیں دیکھنے لگی۔

"""کون صائم؟""" اسے حیرت ہوئی تھی، وہ جو انہیں مخاطب کرنا گوارہ نہیں کرتی تھیں آج مخاطب کیا بھی تو کیسے.

"""لیزا کا کزن۔""" اس نے سب سمجھتے لب بھینچ لیے اور خاموشی سے سامنے دیکھنے لگی۔

""""میں نہیں جانتی اسے، اور لیزا سے دوستی ختم ہو گئی ہے""""

""""وہ تو جانتا ہے تمہیں۔ ویسے اس سے دوستی وغیرہ کرلو، کیونکہ میں اسامہ کیلئے کوئی لڑکی ڈھونڈ رہی ہوں، تمہیں جلد ہی چھوڑ دے گا وہ۔ تمہیں بھی تو کہیں شادی کرنی ہی ہوگی پھر صائم کیوں نہیں؟"""" انکے مشورے پر نشال نے بڑی مشکل سے ضبط کیا۔ اسامہ نے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا۔

""""اسامہ تم واپس آ گئے ہو تو پلیز اسے سمجھا دو، اسکی گیدر نگ بلکل ٹھیک نہیں ہے۔ ہم بلکل بھی بیکورڈ نہیں ہیں مگر مجھے بلکل اچھا نہیں لگتا کہ مسز اسامہ بن کر وہ ہماری عزت نیلام کرتی پھرے۔"""" وہ دو دن پہلے انکی اور اپنی گفتگو یاد کرنے لگا، اس نے بے ساختہ مٹھیاں بھینچ کر اشتعال دبایا اور اندر داخل ہوا۔

نشال تم ریڈی ہو جاؤ ہم ڈنر پر چل رہے ہیں؟""""اس نے نشال کو """" دیکھے بغیر کہا اور اسکے ہاتھ سے ریموٹ پکڑ کر چینل چینج کرنے لگا۔ مسز لغاری انہیں اتنا نارمل بیہیو کرتے دیکھ کر شاکڈ رہ گئیں۔

اگر مسز لغاری وہاں نہ ہوتیں تو یقیناً وہ بحث کرتی، مگر اب انہیں جتانے کی غرض سے وہ جان بوجھ کر مسکرائی اور اٹھ گئ۔

اسامہ نے حیرت سے اسے مسکراتے دیکھا اور پھر اسکی نظروں کے تعاقب میں ماں کا سرخ چہرہ دیکھ کر لب دبا گیا۔

تم تھکے ہوئے لگ رہے ہو،، ریسٹ کر لیتے"""" مسز لغاری بمشکل """" مکسرا کر اسے بولیں۔

ماماواپس آکراچھی سی نیندلوں گا۔ڈونٹ وری۔""ریموٹ رکھ کروہ ""
انکے ماتھے پر بوسہ دیتاہوااٹھ گیا۔

نشال جلدی آؤ نیچے۔""پورچ کی طرف جاتے اس نے سیڑھیوں کی ""
طرف چہرہ کیے آوازلگائی تھی۔

****

Zubi Novels Zone

کیالوگی؟""مینیو کارڈدیکھتے ہوئے اس نے نشال سے پوچھا جو ""
خاموشی سے سمندر کی لہروں پر نظریں ٹکائے بیٹھی تھی۔

"" تم سے پوچھا ہے۔ ""

"""کچھ بھی۔ """

کچھ بھی کیا ہوتا ہے؟""" وہ بدمزہ ہوا تھا۔ اور اپنی مرضی سے تین چار """ ڈشز آرڈر کرنے لگا۔

میرے جانے کے بعد کچھ ہوا تھا کیا؟""" وہ براہِ راست اسے دیکھتا """ جانے کیا جاننے کی کوشش کر رہا تھا۔ نشال نے چونک کر اسے دیکھا اور ہوا سے اڑتے بالوں کو پیچھے کیا۔

نہیں تو۔""" اس نے میز پر انگلی سے ٹیڑھی میڑھی لائنیں بناتے """ ہوئے جواب دیا۔

تمہیں پتا ہے میں تمہیں یہاں کیوں لایا ہوں؟""" اس نے دوبارہ """
سوال کیا کہ شاید وہ بولنا شروع کر دے۔

آپ نے بتایا ہی نہیں۔""" وہ بے ساختہ ہنسا تھا۔ نشال نے حیرت سے """
اسے ہنستے ہوئے دیکھا اور ابرو اٹھا کر گویا اس سے ہنسنے کی وجہ پوچھی۔ لیکن
وہ ہنستا رہا اور وہ اسے ہنستے ہوئے دیکھنے لگی، نگاہوں میں استحقاق تھا، دل میں
ملکیت کا احساس جاگا تھا۔
وہ اٹھا اور اسکے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلائی، نشال کا دل دھڑکا تھا، اس نے
آہستہ سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جہاں وہ نیوی بلو تھری پیس سوٹ میں اسکے
روبرو کھڑا اسکے سامنے ہاتھ پھیلائے کھڑا تھا۔ آہستہ سے اپنی مٹھیاں کھول
کر اس نے دائیاں ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ اسے ساتھ
لیے تنہا گوشے میں لے آیا اور قدموں کی رفتار آہستہ کر دی۔

مجھے لگا کہ تم بولنا چاہتی ہو، بہت کچھ ہے تمہارے دل میں جو تم کہنا """" چاہتی ہو، تمہیں ایک سامع کی ضرورت ہے۔ مجھے لگا کہ تمہیں پر سکون ماحول میں لانا چاہیے تا کہ ہم کچھ دیر سکون سے بات کر سکیں۔ تم جو کہنا چاہتی ہو وہ کہہ سکو۔"""" وہ دم بخود رہ گئی۔ یہ شخص جادو گر تھا۔ اسے واقعی ایک سامع کی شدید ضرورت تھی جس کے سامنے کھڑے ہو کر وہ دل کی بھڑاس نکال باہر پھینکے اور وہ اسے سنتا رہے۔

تھک جائیں گیں آپ"""" اسکی ٹھوڑی میں لرزش پیدا ہوئی۔ دانت """" سختی سے ایک دوسرے پر جمائے اس نے آنسو روکے۔ یہ کہنا غلط نہ تھا کہ وہ کمزور پڑ رہی تھی وہ بھی اس شخص کے سامنے جس کے سامنے خود کو مضبوط رکھنے کی اس نے خود سے قسمیں کھائیں تھیں۔

نہیں تھکوں گا۔ٹرسٹ می""اسکے الفاظ،اسکا لہجہ،یہ تنہائی،یہ ٹھنڈی"" ہوائیں،یہ پرسکون ماحول،یہ مدھم تاریکی سب اسے بکھیر رہا تھا۔اسکے ہاتھ سے اپناہاتھ نکال کر اس نے خود اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھاما۔اسامہ نے رک کر اسکی حرکت دیکھی اور پھر سے آہستہ آہستہ چلنے لگا۔

""آپ نے کبھی اپنے بارے میں کچھ بتایا نہیں۔""اسامہ ٹھہر سا گیا۔وہ اسے کچھ نہیں بتانا چاہتی تھی،وہ اپنا غم خود تک محدود رکھنا چاہتی تھی۔اس نے گہری سانس بھری۔

""میرے بارے میں کچھ خاص نہیں ہے۔سوائے اس کے کہ میں ایک ضدی،مغرور،ہٹ دھرم،بدتمیز،بگڑا ہوا امیر زادہ ہوں""وہ ہنس پڑی اور پھر بے ساختہ ہنستی چلی گئی۔اسامہ بھی اسکو دیکھتے ہوئے ہنس پڑا تھا۔

یہ سچ ہے بلکل۔اور ہاں میں جب تک بدلا نہ لے لوں مجھے سکون نہیں"""" ملتا۔بدلے کے چکر میں میں نے بہت نقصان اٹھائے ہیں،مگر پھر بھی میں نہیں سدھر پایا""""نشال حسین وہ پہلی لڑکی تھی جسے جانے انجانے میں وہ اپنے وجود تک رسائی دے رہا تھا۔وہ باتیں جو وہ کسی کے منہ سے اپنے بارے میں سننا تک پسند نہیں کرتا تھا،وہ اسے خود بتا رہا تھا۔

لیکن آپ ایک اچھے انسان ہیں """"اسامہ نے بھرپور حیرت سے اسے """" دیکھا،اگلے ہی لمحے اسکا بلند و بانگ قہقہہ بے ساختہ تھا۔

میں سب کچھ ہو سکتا ہوں مگر ایک اچھا انسان تو بلکل بھی نہیں۔"""" """" اس نے ہاتھ اٹھاتے انکار کیا۔

اووہاں یاد آیا، تمہیں کیسے پتا چلا تھا میں امریکا کیوں گیا؟""" وہ کافی """ دنوں سے سوچ رہا تھا کہ نشال سے اس بابت پوچھے گا۔ اسکے سوال پر اسکی مسکراہٹ سمٹی۔ کم از کم اس وقت وہ یہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی کہ وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے۔

ملازم نے بتایا تھا کہ آپ شادی کا کارڈ دیکھ کر بھڑک اٹھے تھے۔"""" """" اسامہ نے لب بھینچے۔ وہ کیسے بھول سکتا تھا وہ بدترین دن۔

ہممممم """"دونوں کے درمیان خاموشی کا طویل دورانیہ حائل ہو گیا۔ """"" وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ اگر اسکی شادی ہو گئی ہے تو کیوں وہ ابھی تک اس محبت کا روگ سینے سے لگائے بیٹھا ہوا ہے؟ وہ کیوں آگے نہیں بڑھ جاتا؟ وہ پوچھنے کا حق رکھنے کے باوجود بھی خاموش رہی تھی۔

****

"""" تھینک یو۔ """"

"""کس لیے؟""" وہ چونک کر پلٹا۔ دونوں اس وقت پورچ میں کھڑے
تھے۔

"""مجھے وقت دینے کیلئے۔"""اس نے سادگی سے کہا۔اس نے جھک کر
سر خم کیا،وہ بے ساختہ ہنس پڑی۔

"""تم بدلا اتار سکتی ہو""" وہ زرا سا آگے ہوا،نشال نے الجھ کر اسے دیکھا۔ """

ایک کپ کافی۔سٹڈی میں بھجوادینا۔""وہ اسکی ناک دباتا اندر بڑھ """
گیا۔ پیچھے اس نے بے ساختہ اپنی ناک چھوئی اور ہنس دیا۔

قسمت چہروں کی محتاج نہیں ہوتی،ہوتی تو شاید وہ اب میری طرف """
مائل ہو چکا ہوتا۔""کافی چھینٹتے ہوئے اس نے بے ساختہ سوچا۔

سانس الجھنے لگتی ہے اب،کیسی زندگی ہے میری؟بے رونق سی،بے """
رحم سی،سکون چاہتی ہوں۔ہمیشہ کیلئے۔""اسکے سر میں درد اٹھنے لگا تھا۔
نشال نے بروقت شیلف تھاما۔

اللہ""اس نے بے ساختہ اوپر دیکھا تھا۔کافی بنا کر وہ اوپر گئی،اسامہ """
آنکھوں پر گلاسز لگائے آرام دہ حالت میں لیپ ٹاپ گود میں رکھے صوفے
پر بیٹھا ہوا تھا۔

اس نے خاموشی سے کافی اسکے پاس رکھ دی۔

تھینک یو""اس نے تھوڑی دیر پہلے والا جملہ اسے لوٹایا۔نشال ہنس "" دی۔

تم بیٹھ سکتی ہو یہاں""وہ اسے کھڑا دیکھ کر سامنے صوفے پر اشارہ کر "" کے بولا۔نشال خاموشی سے اسکے سامنے بیٹھ گئ۔

کچھ کہنا ہے؟""وہ گویا اسکی سوچ پڑھ چکا تھا۔ ""

اسکی شادی ہوگئی ہے نا؟""اس نے ڈرتے ڈرتے اسامہ کی طرف "" دیکھا جس کے تاثرات اسکی بات پر تن گئے تھے۔اس نے کافی کا مگ میز پر رکھا اور ہلکا سا سر ہلا کر لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

آپ کو ابھی بھی اس سے محبت ہے؟""اسکی آواز ہلکی سی لڑکھڑائی۔ ""

ہم دونوں کا رشتہ بیچ میں لٹکا ہوا ہے، ایسے تو بہت مشکل ہو جائے "" گی۔ آپ کو نہیں لگتا ہے کہ ہمیں کچھ سوچنا چاہیے؟""اس نے اسامہ کے تاثرات دیکھ کر فوراً بات بدلی۔ وہ ایک گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

"" میں سوچ چکا ہوں۔ ""

کیا؟""فوراً سوال آیا تھا۔ ""

بتاؤں گا وقت آنے پر۔ خیر تم کیا چاہتی ہو؟""اس نے لیپ ٹاپ بند "" کیا اور کافی کا گھونٹ بھرتے اسے دیکھا جو تذبذب کا شکار لگ رہی تھی۔

"""میں کچھ نہیں چاہتی کیونکہ مجھے لگتا ہے مجھ جیسے لوگوں کو 'چاہ' نہیں قدرت کے فیصلوں پر 'ہاں' کرنی چاہیے، کیونکہ اسکے علاوہ کچھ کر نہیں سکتے ہم۔ """

"""تمہیں برا نہیں لگے گا کہ تمہاری زندگی کا فیصلہ میں یا کوئی اور کرے۔ """ وہ ہنسی اور پھر ہنستی چلی گئ، اتنا کہ آنکھوں کے کناروں میں نمی کا گمان ہوا۔

"""بچپن سے لے کر ایسا ہی ہوتا آرہا ہے۔ اسلیے عادت سی ہو گئ ہے۔ خیر میں انتظار کروں گی آپ کے فیصلے کا، کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ آپ کا فیصلہ ہم دونوں کے حق میں بہترین ہو گا۔ کیونکہ ایک دوست کبھی دوست کا برا

نہیں سوچ سکتا۔""اسکے لہجے میں بے پناہ مان اور بھروسہ تھا۔اسامہ ٹھہر سا گیا۔

تمہارا ٹرسٹ دیکھ کر اب مجھے ڈر لگ رہا ہے""وہ ہنستے ہوئے بولا۔ "" نشال پھیکی سی ہنسی ہنس دی۔

گڈ نائٹ۔""وہ آہستہ سے کہتی سٹڈی روم کا دروازہ کھول کر کمرے "" میں چلی گئی۔معاً کچھ عجیب سا محسوس ہونے پر وہ فوراً واشروم کی طرف بھاگی۔واش بیسن پر جھک کر اس نے قے کی،آنکھوں کے سامنے ایک لمحے کیلیئے اندھیرا چھا گیا،اس نے واش بیسن پر گرفت مضبوط کی کہ اگلے ہی لمحے نگاہ سامنے گئی،دماغ میں جھماکا ہونے پر بری طرح چونکی تھی۔لڑکھڑا کر اس نے دیوار کا سہارا لیا،وحشت زدہ ہو کر اس نے جلدی سے تولیے سے منہ صاف کیا،اور خالی خالی نگاہوں سے واشروم کی دیواریں دیکھتی باہر

نکلی۔اس سے پہلے اسامہ سٹڈی روم سے باہر آتا وہ کمرے میں آتے ہی جلدی سے کمبل منہ تک اوڑھ کر لیٹ گئی،وجود میں ابھی بھی لرزش تھی جبکہ ہونٹوں کے ساتھ ساتھ ٹھوڑی بھی کپکپا رہی تھی۔

****

ایک ماہ بعد۔

ابھی تک ناراض ہیں آپ؟ ویسے بہت ہی کوئی بے تکی سی ضد ہے۔ ""

"" پچھلے ایک ہفتے سے لگاتار میسجز آ رہے تھے مگر وہ ڈھیٹ بنا اگنور کر رہا تھا۔اب بھی وہ سخت بدمزہ ہوا تھا مگر کچھ سوچ کر جواب ٹائپ کرنے لگا۔

ناراضگی سے آپ کو فرق پڑتا ہے؟ ویل مجھے نہیں لگتا ورنہ ایک تصویر "" بھیجنے سے کوئی قیامت نہیں آسکتی۔"" مسکراہٹ دبائے وہ اسکے جواب کا انتظار کرنے لگا۔ اسے اگلے ہی لمحے اداسی والے ایموجیز موصول ہوئے۔

نہیں۔"" اسے یہی امید تھی۔ ""

ٹھیک ہے پھر بائے۔"" اسکا دل چاہا تھا کہ قہقہے لگائے۔ اس سے "" زیادہ مزہ اسے کبھی نہیں آیا تھا جتنا ابھی اس لڑکی کی اصلیت سامنے لانے میں آرہا تھا۔

یار، یہ کیا بچپنا ہے؟"" اس نے صاف اگنور کیا۔ ""

""ویری بیڈ ""

"""" زیادتی ہے یہ۔ """"

""""ضدی انسان """"

"""" دوستی میں تصویریں کالز معنی نہیں رکھتیں۔ """"

کیا چیز ہیں آپ؟افف کوئی اتنا ضدی کیسے ہو سکتا ہے۔""""میسج پر میسج """" موصول ہو رہا تھا، وہ لب دبائے سکرین پر نظریں جمائے بیٹھا رہا۔

اومائی۔۔۔۔اوکے فائن۔""""اس نے فاتح نگاہوں سے سکرین """" آنکھوں کے سامنے کی۔

"""" .اسکے بعد ایسا کوئی تقاضا نہیں ہو گا """"

فائن۔""""اس نے شیو کھجاتے حامی بھری۔اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ """"

ایک منٹ

دو منٹ

تین منٹ

چار منٹ

پانچ منٹ

اس نے تنگ آ کر سوالیہ نشان بھیجا۔اگلے ہی لمحے سکرین پر ایک تصویر ابھری تھی،اس نے نہایت پھرتی سے سکرین شاٹ لیا،سکرین شاٹ لینے کی دیر تھی کہ اگلے ہی لمحے دوسری طرف سے تصویر ڈیلیٹ کر دی گئی تھی،اوراب سکرین پر مسیج ڈیلیٹ ہونے کا پیغام نظر آرہا تھا۔

واہ اسفندیار کیا سپیڈ ہے؟""""اس نے خود کو داد دی """"

ڈیلیٹ کیوں کی؟""""مصنوعی حیرت سے پوچھا گیا تھا۔ """"

آپ نے دیکھ لی کافی ہے، یقیناً ضد پوری ہو گئی ہو گی۔""دوسری ""
طرف سے بے رخی سے میسج آیا تھا۔ جیسے وہ ناراض ہو۔ مگر اسے قطعی فرق
نہیں پڑتا تھا۔

"" You are quite pretty! ""

اس نے میسج بھیجا، حالانکہ تصویر ابھی اس نے دیکھی تھی کیونکہ اسکا سارا
فوکس جلدی سے اسے محفوظ کرنے پڑ تھا۔

جی بس کبھی غرور نہیں کیا۔""دوسری طرف سے ایک ادا سے ""
بھرپور میسج آیا تھا۔ اسفندیار نے منہ کے تاثرات بگاڑے۔

نہیں آپ پر بنتا ہے۔""" لمبی لمبی چھوڑنا کوئی اس سے سیکھتا۔ مزید """ تھوڑی دیر بات کرنے کے بعد اسنے بات ختم کی اور گیلری کھول کر سکرین شاٹ دیکھنے لگا۔ سامنے پہلے ہی تصویر اسکی تھی۔ اس نے سکرین کو انگلی سے ٹچ کیا، تصویر کھل کر پوری سکرین پر ابھری۔

ہلکے رنگ کے سوٹ میں ملبوس لڑکی ہنستے ہوئے کسی سے بات کر رہی تھی۔ یہ ایک رینڈم تصویر تھی، یہ کہنا بلکل غلط نہیں تھا کہ تصویر میں موجود لڑکی بے حد حسین تھی۔

بے وقوف حسینہ۔""" اس نے فون بند کر کے بیڈ پر پھینکا اور اٹھ کھڑا """ ہوا۔ اسکا کام ہو چکا تھا، اب اس لڑکی کو کب کیسے بلیک میل کر کے اسکی حقیقت اگلوانی تھی، یہ وہ سوچ چکا تھا۔

****

"""" زاویار تم سوچ نہیں سکتے وہ کیا چیز ہے؟ یار کوئی اتنا اچھا اور سویٹ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ سارا دن سامنے بیٹھا رہے اور بندہ اسے دیکھتا رہے پھر بھی بور نہیں ہو گا۔"""" اسکا کافی بناتا ہاتھ ایک دم رکا تھا۔ کافی کا کپ واپس رکھ کر وہ کچن میں ہی کرسی دھکیل کر بیٹھ گیا۔

"""" ہانیہ تم وہاں جاب کرنے گئی تھی۔ سمجھی صرف جاب۔"""" کسی خدشے کے تحت اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔

"""" تو یار جاب بھی کر رہی ہوں، لیکن ویسے راز کی بات ہے میں آئی اسامہ لغاری کیلئے ہی تھی۔"""" وہ رازداری سے کہتی اس پر ایک اہم انکشاف کر گئی تھی کہ وہ چند لمحوں کیلئے ٹھہر گیا۔ ہر طرف سکوت چھا گیا۔

وہ ہے ہی ایسا کہ بندہ اسکا فین ہو جائے۔اتنے اچھے طریقے سے ٹریٹ """" کرتا ہے کہ لگتا ہی نہیں باس اور امپلائی بات کر رہے ہیں۔میں نے آج تک اتنا ڈیسنٹ بندہ نہیں دیکھا۔""" وہ ساکت بیٹھا تھا۔کیا اسے زیادہ کھل کر بھی وہ اسے کچھ بتا سکتی تھی یا مزید سننے کی ضرورت تھی۔

ڈویلو وہم ؟""" اسے اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی۔دل """" نے شدت سے دعا کی تھی کہ وہ انکار کر دے۔پہلی دفعہ شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا جو اس نے اسکی مدد کر کے کی تھی۔کاش وہ اسے نہ جانے دیتا، کاش!

دوسری طرف ہانیہ اسکی بے باکی پر سٹپٹا کر بلش کر گئی۔

پتانہیں۔ لیکن مجھے اس پر براوالا کرش آگیا ہے۔ بہت براوالا۔""" """"

ہانیہ کا لہجہ کھوسا گیا تھا۔

کس سے پوچھ رہے ہو؟""" زاویار نے چونک کر سامنے دیکھا جہاں """"

گل سپاٹ چہرے کے ساتھ کھڑی تھی۔

بعد میں بات کرتے ہیں ہانیہ۔""""اس نے لب بھینچ کر فون بند کر """"

دیا۔تب تک گل کرسی کھینچ کر اسکے سامنے بیٹھ چکی تھی۔

ہانیہ سے_""""اور پھر وہ سر جھکا کر اسے سب کچھ بتاتا چلا گیا۔گلِ رعنا """"

کی خوف اور بے یقینی سے آنکھیں پھیلیں تھیں۔

اووگاڈ، یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔""""اس نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ """"

اب تو ہو گیا۔"""وہ تھکے تھکے انداز میں بولا۔چہرے پر دنیا جہاں کی """ تھکن سمٹ آئی تھی۔

خالا سے بات کرتی ہوں، وہ اسے واپس بلوائیں گیں اور پہلی فرصت """ میں شادی رکھ لیتے ہیں۔"""اس نے جھٹ سے پلان ترتیب کر ڈالا۔اس طرح اسامہ لغاری بھی کچھ نہیں کر پائے گا۔اس نے سوچا۔

ایسا کچھ نہیں کرو گی تم۔"""گلِ رعنا کی آنکھوں میں دنیا جہاں کی """ حیرت در آئی۔

رشتے ریت کی مانند ہوتے ہیں، اگر مٹھی بند کرو گے تو آہستہ آہستہ """ ریت کی طرح ہمارے ہاتھوں سے سرک جائیں گیں۔آزاد چھوڑ دینا بہتر ہے۔ویسے بھی غلطی اسکی نہیں ہے، ہمارے بڑوں کی ہے جنھوں نے پہلے

تو بچپن میں رشتہ طے کر دیا اور پھر لاڈلی سمجھ کر بتانے تک کی زحمت نہیں کی۔ ایسے میں اسکے ساتھ زبردستی کرنا زیادتی ہو گی۔ جو میں بلکل نہیں چاہتا۔"""گل نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

مت بھولو کہ اگر اگر مٹھی کھلی چھوڑ دی جائے تو ہوا کا ایک جھونکا آتا""" ہے اور سب ریت اڑا کر لے جاتا ہے۔ اور تم، تم بھی اسے پسند کرتے ہو نا۔ """زاویار نے اپنا فون اٹھایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

Zubi Novels Zone

پسند کرتا ہوں تبھی چھوڑ رہا ہوں، ورنہ اسکو روکنے کے ایک سو ایک """ طریقے اور دو سو دو بہانے ہیں۔ اور تو اور اپنی جھوٹی مردانگی دکھا کر ابھی اپنی منگ کے نام پر اسے کراچی ائیر پورٹ سے کھینچتا ہوا اس گھر کی دہلیز پر لا سکتا ہوں۔ لیکن وہ کیا ہے نا پسند کی پسند کی بھی قدر کرنی پڑتی ہے۔""" اسکا لہجہ آخر میں بے بسی سے مدھم پڑ گیا تھا۔

ایک کپ کافی بنادو پلیز۔""" وہ اسکو ساکت چھوڑے کچن سے جاچکا """
تھا۔

جو چیز کھو جائے یا ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس کرنے کا کیا فایدہ؟ """
کیونکہ اگر وہ ہماری ہوتی تو کبھی بھی ہم سے نہ کھوتی۔
میں نے تو اپنے دوست کو بھی یہی بولا تھا کہ چل کر یار،، جو ہونا تھا ہو گیا
""""

یہ بے حد مشکل ہے۔"""اس نے آہستہ سے خود سے سرگوشی کی تھی """
اور دروازہ لاک کرتے دراز سے نیند کی گولیاں نکالیں۔اسے یقین تھا کہ
اگر وہ جاگ رہا تو بلکل بھی پر سکون نہیں رہ پائے گا۔اور کچھ الٹا سیدھا کر

گزرے گا۔سائیڈ ٹیبل سے گلاس اٹھا کر اس نے تین گولیاں ایک ساتھ نگلیں اور بیڈ پر اوندھے منہ گر گیا۔

"" I am committed""

یہ آخری سرگوشی تھی جو اس نے اپنا حواسوں میں سنی تھی۔

****

ہانیہ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم جاب کے بہانے یہ گل کھلاؤ "" "" گی۔"" گل کی سرزنش سے بھرپور آواز پر ہانیہ نے فائل سے نظریں ہٹا کر فون کو گھورا۔

کونسے گل کھلا رہی ہوں میں؟ کیا راتیں گزار رہی ہوں یا ڈیٹ مار رہی """" ہوں، پسند نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ غلطی ہو گئی جو تم سے شئیر کر لیا۔

""""گلِ رعنا نے بمشکل اشتعال دبایا۔ یہ وہ ہانیہ تو نہیں تھی جسے وہ جانتی تھی۔ وہ تو باغی ہو رہی تھی۔

تم کس کی زبان بول رہی ہو؟ ہانیہ تم بدل گئی ہو ایسی تو نہیں تھی تم۔ وہ """" خبطی شخص تمہیں بے وقوف بنا رہا ہے۔"""" گل کا لہجہ خوف سے لرزا تھا۔

گل، تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے۔ یار ٹھیک ہے میں مانتی """" ہوں اسکی اور تمہاری پہلی ملاقات اتنی اچھی نہیں رہی تھی لیکن اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ برا انسان ہے۔ مجھے ایک مہینہ ہو گیا ہے یہاں کام کرتے ہوئے، وہ بہت اچھا انسان ہے۔ ٹرسٹ می۔

اور بے وقوف کیسے بنا رہا ہے وہ مجھے ؟میرے کام کی پوری پوری تنخواہ مل رہی ہے مجھے۔اسے تو پتا ہی نہیں ہو گا کہ میں اس کے پیچھے پاگل ہو رہی ہوں۔""اس نے آخر میں مایوسی سے آنکھیں گھمائیں، گل نے سر پکڑ لیا تھا۔

مس ہانیہ آج کے انٹرویو کیلیے ریڈی ہیں آپ ؟""وہ اچانک نمودار ہوا "" تھا۔ہانیہ سٹپٹا کر اٹھی۔

"" یس سر۔ ""

لکنگ پریٹی۔"" نظریں اسکے ہاتھ میں پکڑے فون پر نظر آتی کال کو "" دیکھ کر اس نے لہجے میں دنیا جہاں کی مٹھاس سمیٹ کر کہا۔دوسری طرف گلِ رعنا سلگ کر رہ گئی۔فون کاٹ کر اسے ملایا جو لمحوں میں رسیو ہوا تھا۔

""تم جیسا گھٹیا انسان آج تک نہیں دیکھا میں نے۔مجھے نیچا دکھانے کے چکر میں بہت پچھتاؤ گے تم اسامہ لغاری۔بہت زیادہ""وہ غصے سے پھٹ پڑی تھی۔

""مس ہانیہ آپ میرے آفس میں پہنچیں، میگزین والوں کو کمپنی دیں میں آتا ہوں۔""اس کے نرم و شیریں لہجے نے گل کے وجود میں شعلے بھڑکا دیے۔

""گھٹیا انسان تم____""اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتی اسامہ نے اسکی بات کاٹی اور بولا۔

"""" آپس کی بات ہے ہر دفعہ بدلے اور انتقام کے چکروں میں، میرا بڑا نقصان ہوتا ہے مگر کیا کروں سکون بھی نہیں ملتا بدلہ لئے بغیر۔ اسلیے مجھے پرواہ نہیں ہے کسی قسم کے نقصان کی۔ جہاں تک تعلق ہے تمہارا اور میرا، تو بات یہ ہے کہ میں تمہیں بے بسی کی انتہا پر پہنچانا چاہتا ہوں، اتنا کہ مجھے سکون ملے۔ آفٹر آل تم نے دا گریٹ اسامہ لغاری کو دھتکارا تھا۔"""" اسے وہ اس لمحے جانور سے بھی بدتر لگا تھا۔

"""" خدا غارت کرے تمہیں اور تمہارے غرور کو، جہاں تک بات ہے مجھے بے بس کرنے کی، تو وہ تمہاری بھول ہے، میرے پاس میرا شوہر اور میرا بھائی موجود ہے۔"""" وہ قہقہہ لگا کر اسکی بات پر ہنستا تھا جیسے اسکی بات بہت پسند آئی ہو۔

میرے پاس تمہاری نند، کزن اور بیسٹ فرینڈ ہے ڈیئر گلِ رعنا""" """"

اس نے اپنی بات مکمل کر کے فون کاٹ دیا اور فون جیب میں ڈالتا آفس میں داخل ہوا جہاں میگزین کی ٹیم اسکے خصوصی انٹرویو کیلئے موجود تھی۔ رسمی سلام دعا کے بعد وہ اس سے مختلف سوالات پوچھنے لگے۔کیمرہ مین مختلف زاویوں سے تصاویر اتارنے لگا۔

""""سر آپ کے بارے میں چند دنوں سے بزنس انڈسٹری میں افواہیں گردش کر رہی ہیں کہ آپ نے شادی کر لی ہے؟""""اس کیلئے یہ سوال جھٹکے سے کم نہیں تھا۔وہیں ہانیہ نے مدھم ہوتی دھڑکنوں سے اسکی طرف دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات ایکدم بگڑے تھے۔

"""" It's too personal. Move forward""""

اس نے بے رخی سے جواب دیا۔ ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر اپنا اشتعال دبایا۔ وہ کیسے بے خبر ہو سکتا تھا اس معاملے میں۔ واقعی وہ اس انتقام کے چکروں میں بہت کچھ نظر انداز کر رہا تھا۔ اس نے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے پیشانی سہلائی۔

ہانیہ مدھم پڑتی دھڑکنوں سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے اسکے چہرے پر کچھ تلاش کر رہی تھی۔ اسامہ نے اچانک چہرہ موڑ کر اسے دیکھا، ایک لمحے کیلئے اسکے چہرے کو دیکھ کر ترس آیا تھا، اس نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا مگر وہ نفی میں سر ہلاتی بمشکل مسکرا دی۔

دل کا حال تو پھر اللہ ہی جانتا تھا۔

****

ملنا چاہتا ہوں آپ سے ""اس نے میسج ٹائپ کر کے بھیجا،دوسری طرف سے فوراً سین ہوا تھا مگر قریباً دس منٹ تک ٹائپنگ شو ہونے کے باوجود جواب نہیں آیا۔

"" Are you in senses? ""

دس منٹ بعد حیرت سے بھرپور ایموجیز کے ساتھ اسکا جواب موصول ہوا تھا۔

"" بلکل پانچ کی بجائے چھ کی چھ حسیں بیدار ہیں میری۔ویسے کہاں رہتی ہیں آپ کراچی میں ؟"" وہ نارمل انداز میں بولا تھا۔یہ جانے بغیر دوسری طرف موجود وجود جھٹکوں کی ضد میں آچکا ہے۔وہ جو لمحوں سے پہلے جواب دیتی تھی اور اپنی سپیڈ سے اسفندیار کو دنگ کر دیتی تھی آج اسے چار لفظی جواب دیتے ہوئے بھی دس سے پندرہ منٹ لگ رہے تھے۔

Zubi Novels Zone

آپ پاگل ہوگئے ہیں؟ میرا خیال ہے آپ کو سو جانا چاہیے۔""کافی """
دیر بعد اسکا میسج موصول ہوا تھا۔اسکا خوف دیکھتے وہ استہزایہ ہنسی ہنسا۔
پہلے سوچنا تھا نہ جب میرے ساتھ فلاسفر بن رہی تھی۔ پین فرینڈز """
ہیں ہم۔ مطلب امریکا سے پڑھ کر آیا ہوں، طرح طرح کے لوگوں سے ملا
ہوں اتنا بڑا بزنس سنبھالا ہوا ہے اور ایک انجان لڑکی کے ہاتھوں بدھو بن
جاؤں گا۔ ہنہہ ""وہ خود سے بڑبڑایا تھا۔

""" میرے خیال سے مجھے آپ سے ملنے چاہیے۔ """

کیوں؟""اس نے تنک کر پوچھا۔اسفندیار اسکی بھیگی بلی والی حالت """
تصور کرتا لب دبا گیا۔

بس میرا دل چاہ رہا ہے۔میرے دل کو اچھی لگیں آپ۔""""اس نے """" خود کو جی بھر کر کوسا۔گل اگر یہ میسیج پڑھتی تو اسے دو دن زمین پر سونا پڑنا تھا۔

پہلی فرصت میں ڈیلیٹ کروں گا میسج""""اس نے خود سے کہا اور مقابل """" کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

ایسا ویسا کچھ نہیں ہو گا۔""""مقابل نے دو ٹوک انداز میں میسج بھیجا۔ """"

ہونے کو کیا نہیں ہو سکتا۔اور میں چاہوں تو سب ہو سکتا ہے پیاری """" لڑکی""""اسکا انداز پراسرار سا تھا۔

آپ عجیب و غریب باتیں کر رہے ہیں۔"""اس نے اپنے خیال کا """ اظہار کیا۔

نہیں تو۔میں تو صرف آپ سے بات کر رہا ہوں، پتا نہیں آپ کو """ """ عجیب کیوں لگ رہا ہے؟

بعد میں بات کرتے ہیں۔بائے۔"""اس نے جان چھڑانی چاہی۔ """

Zubi Novels Zone

بلاک کرنے کا ارادہ ہے؟"""وہ گویا اسکا ارادہ بھانپ چکا تھا۔اسلیے فوراً """ بولا۔دوسری طرف سے میسج سین ہونے کے باوجود کافی دیر کوئی جواب نہیں آیا تھا۔ظاہر ہے اب بات کرنے کو بچا ہی کیا تھا۔وہ سمجھ چکی ہو گی کہ اب بات آگے نکل چکی ہے۔یا تو وہ اکاؤنٹ ڈیلیٹ کرنا چاہے گی یا بلاک کر

دے گی۔اور پھر نئے اکاؤنٹ سے کوئی نیا ہدف ڈھونڈے گی۔یہ سلسلہ نجانے کب تک چلتا رہتا،اگر وہ اسے اچھی طرح سبق نہ سکھاتا۔

میں ایسا کیوں کروں گی بھلا؟"""وہ متاثر کن انداز میں ہنسا۔ """

بلکل کرنا بھی نہیں چاہیے آفٹر آل کافی یادیں ہیں ہماری میرے پاس۔ """
"""اس نے گیلری کا سکرین شاٹ بھیجا جہاں سب سے اوپر اسکی تصویر موجود تھی۔دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تھا اور اسے یقین تھا کہ آنا بھی نہیں ہونا تھا۔

صدمے سے گزر نہ جانا تم"""ایک بلند و بانگ قہقہہ لگاتے وہ بیڈ پر """ ڈھے گیا۔

اوخدا اب کیا کروں گی میں؟ یہ تو پیچھے ہی پڑ گیا ہے """

اکاؤنٹ ڈیلیٹ کر دیتی ہوں۔""بری طرح ٹہلتے عیشال حسین روہانسی ہو گئی تھی۔

لیکن وہ تصویر!""وہ تھک کر چارپائی پر بیٹھ گئی۔چہرے پر خوف کے """ مارے تاریکی چھائی ہوئی تھی۔دانتوں تلے انگلی دبائے وہ دماغ کے گھوڑے لڑاتی بے حال ہو رہی تھی۔اسے قطعی اندازہ نہیں تھا کہ مذاق مذاق میں کی گئی اسکی حرکت اسے اتنی مہنگی پڑ جائے گی۔اس نے تو محض تفریح اور ٹائم پاس کیلئے فیک اکاؤنٹ بنا کر کئی لوگوں کو میسجز کیے تھے،خوش قسمتی تھی یا شاید بد قسمتی کہ اسفندیار نے اسے جواب دے دیا،نہ صرف جواب دیا بلکہ گفتگو کا سلسلہ طویل تر ہوتا چلا گیا اور اب!

یااللہ اس دفعہ بچالے دوبارہ ایسی حرکت نہیں کروں گی۔ بلکہ موبائل """" کو ہاتھ نہیں لگاؤں گی نہ ہی کوئی سوشل میڈیا ایپ استعمال کروں گی۔ یااللہ صرف اس دفعہ میری جان چھڑوادے۔ اگر اس نے وہ تصویر وائرل کر دی اور میری اصلیت کھل گئی تو اماں ابا تو جان سے ہی ماردیں گیں۔""""
عیشال اب دعاؤں اور منتوں ترلوں پر اتر آئی تھی۔

کس سے مدد مانگوں؟ کس سے مانگوں؟ کس سے مانگوں؟"""" وہ بالوں """" میں انگلیاں پھنسائے ادھر ادھر پھرنے لگی۔

نشال """"دل و دماغ میں بے ساختہ ایک ساتھ ایک نام گونجا تھا اور """" اسکے ساتھ ہی اسکے لب ہلے۔ وہ ساکت رہ گئی، دل و دماغ کی تجویز پر، کیا اسکے دل اور دماغ کو یقین تھا کہ مشکل وقت میں صرف وہی ایک وجود اسکی

مدد کر سکتا ہے۔ صرف وہی ایک وجود تھا جو ہر زیادتی کو بھول کر اپنوں کی تکلیف پر تڑپ جائے گا، صرف ایک وجود!

وہ دھتکارا ہوا وجود نشال حسین کا تھا۔ دل و دماغ کی تجویز پر وہ ساکت سی ٹہلنا چھوڑ کر وہیں بیٹھ گئی۔

""اگر اس نے انکار کر دیا تو؟"" دل کسی خدشے کے تحت دھڑکا۔ اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی۔ وہ ہرگز اپنی حرکتیں نہیں بھولی تھی جو اس سے اچھائی کی امید رکھتی، وہ جانتی تھی کہ وہ بھی اسی کی بہن ہے، بدلے کا موقع ضائع نہیں کرے گی۔

""ایک دفعہ کوشش کر لیتی ہوں!"" وہ کسی نتیجے پر پہنچتی تھک کر چارپائی پر گر گئی۔ چھوٹی سی شرارت وبال جان بن گئی تھی۔

****

ڈائری لکھنا پسند ہے آپ کو؟"" وہ اندر داخل ہوئی تو اسامہ نے ہاتھ "" میں پکڑی ڈائری فوری طور پر بند کی اور دراز میں رکھ دی۔ نشال نے آنکھیں ترچھی کر کے دراز کی طرف دیکھا اور دوسری طرف سے آ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔

ہمم بچپن سے۔"" نشال نے متاثر کن انداز میں سر ہلایا۔ اور بیڈ "" کراؤن سے ٹیک لگا گئی۔ اور آہستہ سے اپنا سر دبانے لگی۔ سر درد اب شدت اختیار کرنے لگا تھا۔ یہ درد کافی پہلے کا تھا مگر پچھلے چند مہینوں سے اب اس درد نے شدت اختیار کر لی تھی، اور بعض اوقات تو درد ناقابلِ برداشت بھی ہو جاتا تھا مگر وہ ڈھیٹ بنی رہتی۔

""" آریواوکے؟""" وہ ایکدم چونکی جب اسامہ نے اسے پکارا۔ بوجھل ہوتی پلکوں سے اسے دیکھتے اس نے بمشکل سر کو اثبات میں ہلایا اور ساتھ ہی ہلکا سا مسکرا دی تاکہ وہ مطمئن ہو جائے۔ مگر وہ شاکی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا کہ نشال بے ساختہ نظریں چراتی رخ موڑ کر لیمپ آن کرتی کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔

""" تم ڈائٹنگ پر ہو؟""" نیا سوال اسے سرخ کرتا مزید مشکل میں ڈال گیا۔ اس نے آنکھیں میچتے کمفرٹر پر گرفت مضبوط کی۔ یہ شخص جادوگر تھا جو فاصلے پر ہونے کے باوجود اندر تک اتر نا خوب جانتا تھا۔

""" نشال""" اس نے جواب نا پا کر زرا سختی سے پکارا۔ کیا وہ اسے اتنا نوٹ کرتا تھا؟ اس نے بے ساختہ سوچا۔

جی۔"""وہ جو منہ میں آیا بول دی۔دوسری طرف خاموشی تھی۔ """

نشال نے کافی دیر اسکے بولنے کا انتظار کیا مگر دوسری طرف سے ہنوز سکوت تھا۔اسے محسوس ہوا کہ لائٹ بند ہوئی ہے اور اپنے سے زرا سے فاصلے پر اسکا لیٹنا بھی بخوبی محسوس ہوا تھا۔

اب نہیں کروگی۔"""اس کا استحقاق بھرا لہجہ نشال کو شاکڈ کر گیا۔وہ """ اسکی طرف مڑنا نہیں چاہتی تھی مگر اسکے لہجے پر بے ساختہ اس نے کروٹ بدل کر اسامہ کو دیکھا جو چت لیٹا فون پر کچھ کر رہا تھا۔

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے کچھ دنوں سے،پہلے ٹھیک ہو """ جاؤ پھر جو مرضی کرنا۔"""اس نے اسکی حیرت بھری نگاہیں دیکھتے آرام سے جواب دیا اور فون کی طرف متوجہ ہو گیا۔نشال کئی لمحے اسے دیکھتی رہی اور پھر سیدھی ہو کر لیٹ کر چھت پر نظریں جما گئی۔

دماغ میں منفی سوچوں کا جال بچھنے لگا۔ کیا وہ اسکی مصنوعی خوبصورتی کی طرف راغب ہو رہا تھا؟

کیا اسے اب اسکے جھوٹے حسین چہرے سے محبت ہو رہی تھی؟

کیا وہ بھی عام مردوں کی طرح حسن کا پجاری تھا؟

"""" حسن کا پجاری ہوتا تو ایک اشارے سے بازار حسن سے ہزاروں حسین لڑکیاں اپنی خواب گاہ میں لا سکتا تھا۔ تم سے میں نے پہلے بھی اظہار نفرت نہیں کیا تھا اور نہ ہی اب اظہارِ محبت کر رہا ہوں۔ فضول سوچنے کی بجائے میرا خیال ہے تمہیں سو جانا چاہیے کیونکہ کل میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر جانے والا ہوں۔ گڈ نائٹ """" نشال اسکے اتنی درست اندازے پر اپنی جگہ ساکت رہ گئی۔ شرمندگی کے احساس سے زرد چہرہ لہو چھلکانے لگا، اس نے بے ساختہ اپنی آنکھیں میچ لیں۔ شرمندگی اتنی تھی کہ اسے لگا کہ وہ اس سے نگاہیں ہی نہیں ملا پائے گی۔ وہ اسکے لیے اتنا کچھ کر چکا تھا اور

وہ اسکے بارے میں کتنے منفی خیالات رکھتی تھی۔اسکا دل چاہا چلو بھر پانی میں ڈوب مرے۔

ڈرتے ڈرتے اس نے اپنے دائیں جانب دیکھا، وہ اسکی طرف رخ کیے پر سوچ گہری نگاہیں اس پر ٹکائے اسے دیکھ رہا تھا۔اسکی پلکیں لرز گئیں شرمندگی اور حیا کے ملے جلے احساس سے۔

اس سے پہلے اسکی آنکھیں نم ہوتیں، اسامہ نے آگے بڑھ کر اس کی آنکھوں کو بند کیا، وہ ناچاہتے ہوئے بھی بے ساختہ آسودگی سے مسکرا دی۔

Zubi Novels Zone

****

""""اسفندیار چھوڑ دو اسے، ایسے ہی بیچاری کے پیچھے پڑ گئے ہو؟"""" دونوں اس وقت ٹی وی پر کوئی موی دیکھ رہے تھے جب اسے فون میں گم دیکھ کر

،اس انجان لڑکی کی متوقع حالت سوچتے گل نے ہمدردی سے کہا۔ اسکا ایسا کہنا تھا کہ اسفندیار نے گھور کر اسے دیکھا۔

"""" اگر کوئی لڑکا ایسا کرے تو بھی لڑکی مظلوم، اور اگر لڑکی ایسا کرے تو بھی لڑکی ہی مظلوم۔ حد ہے ویسے، یہ تم لوگ عورت ہونے کا بڑا نا جائز فائیدہ اٹھاتی ہو۔ """"

"""" میں صرف اتنا کہہ رہی ہوں کہ تم اسے سمجھا دو ایک دفعہ اور تصویر ڈیلیٹ کر دو، مجھے یقین ہے وہ جو کوئ بھی ہے دوبارہ اس طرح نہیں کرے گی۔ """" گلِ رعنا نے اسے سمجھانا چاہا۔

"""" خوش فہمی ہے تمہاری ڈیئر۔ خیر تصویر میں ڈیلیٹ کر چکا ہوں بس گیلری کا سکرین شاٹ موجود ہے، میرا مقصد صرف اسے سبق سکھانا ہے

تاکہ دوبارہ نہ کرے۔اس کیلئے اسے ڈرانا ضروری ہے۔"" گل نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

"" سوشل میڈیا کے اس دور میں کسی ایک جنس کو موردالزام ٹھہرانا کتنا غلط ہے مجھے آج اندازہ ہوا۔مانا کہ مرد عورتوں کو جال میں پھنسا کر انکی تصاویر کا غلط استعمال کرتے ہیں مگر لڑکیاں بھی اتنی نیک پارسا نہیں ہیں۔ جرم کا تعلق مجرم سے ہوتا ہے جنس سے نہیں۔"" گلِ رعنا نے پر سوچ انداز میں کہا تھا۔

"" ویسے میسجز تو پڑھاؤ"" اس نے کچھ سوچتے ہوئے فوراً سے کہا۔ اسفندیار نے گڑبڑا کر اسے دیکھا۔اگر اسے اندازہ ہو جاتا کہ وہ کس قدر لوفرانہ طریقے سے اسے بلیک میل کر رہا تھا، تو یقیناً اسکا خوب مزاق بناتی۔

کونسے میسجز؟""" اسکی معصومیت پر وہ عش عش کر اٹھی۔ آگے بڑھ """ کر فون کھینچنا چاہا مگر اسفندیار نے اسکا ارادہ بھانپتے ہوئے فون سائیڈ پر رکھا اور اسکا اپنی طرف بڑھا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے اسے اپنے ساتھ بٹھایا، کہ وہ بے ساختہ اسکے ساتھ صوفے پر جا گری۔

اسفندیار """ وہ اس اچانک افتاد پر بازو سہلاتی چلائی۔ اسفندیار مسکراتا """ ہوا اسکے گرد بازو حائل کرتا سامنے لگی سکرین کی طرف متوجہ ہوئی۔

Zubi Novels Zone

ویسے تم نے بتایا نہیں کہ تم نے معاف کیا یا نہیں!""" وہ بات بدلتا """ بولا۔ مقصد اسے موضوع سے ہٹانا تھا۔ وہ اسکی بات پر ہمیشہ کی طرح ہنس دی۔

نہیں۔""اس نے شرارت سے ناک چڑھاتے جواب دیا کہ وہ گھور "" کر رہ گیا۔

"" سامنے دیکھو۔نہیں مانگتی تم سے فون،نہ ہی کوئی شوق ہے مجھے میسیجز پڑھنے کا۔""اسنے اسکا چہرہ پکڑ کر سکرین کی طرف موڑا،وہ اسکے اتنے درست تکے پر بے ساختہ ہنس دیا۔

""چالاک ہو تم ""

"" تم ذہین اور عقلمند بھی کہہ سکتے تھے۔""گل نے ناک چڑھا کر اسے دیکھا۔

****

نشال کہاں ہے؟"""وہ اسے ہر جگہ دیکھنے کے بعد ملازمہ سے پوچھنے """ لگا۔چہرہ اس وقت غصے اور ضبط سے سرخ پڑ رہا تھا۔مٹھیاں بھینچے وہ ملازمہ کو گھورتا، تسلی بخش جواب نہ پا کر کسی خدشے کے تحت پورچ کی طرف بڑھا ،جہاں ماہین کی گاڑی غائب تھی۔

اسامہ نے لب بھینچ کر ایک قہر بھری نگاہ پورچ میں کھڑی باقی گاڑیوں پر ڈالی اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس کمرے کی طرف جانے لگا کہ معاً مسز لغاری کے بلانے پر رکا۔

جی مام۔"""اسکا لہجہ نرم ہونے کے باوجود غصے کا عنصر چھپانے میں """ ناکام رہا تھا۔

کیوں ڈھونڈ رہے ہو اسے؟""" ان سے بیٹے کی بے قراری اس فریبی """
چہرے والی لڑکی کیلئے بلکل برداشت نہ ہوئی تو ناگواری چھپائے بغیر تیز لہجے
میں بولیں۔

بیوی سے سو کام ہوتے ہیں مام۔""" اس نے ماتھے پر بل ڈال کر کہا۔ """

ہنہہ تف ہے تمہاری چوائس پر مسٹر پرفیکٹ۔""" وہ پھٹ پڑیں۔ """
اسامہ ٹھٹک کر رکا اور کچھ کہنے کی بجائے لب بھینچ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ دیکھنا
چاہتا تھا کہ اس کی ماں جو پوری سوسائٹی میں ایک رحم دل خاتون سمجھیں
جاتی تھیں، انکے دل میں ایک بے معصوم لڑکی کیلئے کتنی نفرت ہے۔

کیا ہو گیا ہے اسامہ تمہیں، دیکھا نہیں اس لڑکی نے کیسے تمہاری """
قربت کیلئے، تمہارے ساتھ جڑے رہنے کیلئے اپنی زات اور شخصیت مسخ کر

دی۔اس بدصورت لڑکی کیلئے تم اتاولے ہو رہے ہو جس نے چہرے اور وجود پر فریب اور دھوکے کی چادر چڑھالی ہے۔""وہ ہنوز سرخ چہرہ اور لہو چھلکاتی نگاہوں سے انہیں دیکھتا خاموش کھڑا تھا۔

""تم سے بات کر رہی ہوں میں!""وہ تیز آواز میں بولیں۔اسامہ نے گہری سانس کھینچی۔

""ابھی جو بھی کہا وہ دوبارہ مت کہیے گا پلیز۔بیوی ہے وہ میری،اس نے جو بھی کیا وہ میرا اور اسکا معاملہ ہے۔اگر آپ کو پسند نہیں تو کوئی بات نہیں اسے میں الگ رکھ لوں گا۔""نشال کے ہاتھ سے شاپنگ بیگ چھوٹ کر گرا۔اسامہ اور مسز لغاری دونوں نے پلٹ کر اسکے بے یقین چہرے اور ساکت وجود کو دیکھا۔ماہین ساتھ کھڑی مسکرا رہی تھی۔

"""" پاگل ہو گئے ہو تم اسامہ، یے کیا یہ، او قات کیا ہے اسکی؟ """"

مسز اسامہ لغاری ہے وہ۔ یہ او قات کافی ہے یا نہیں؟""""اس نے """" انہیں لاجواب کر دیا تھا۔ جبکہ سامنے کا منظر دیکھتے نشال کو خواب کا گمان گزرا۔ وہ آنکھیں اسامہ پر ٹکائے ایک جگہ پر جم سی گئی تھی۔

اوپر آؤ تم۔""""وہ جاتے جاتے نشال کو کہتا اوپر بڑھ گیا۔ """"

چلو بنورانی، بلاوا آیا ہے۔""""ماہین نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے آنکھ """" دبائی۔ اسکے چہرے سے خوشی چھلک رہی تھی۔ نشال ہنس بھی نہ پائی حالانکہ وہ اپنی ذات پر دل کھول کر ہنسنا چاہتی تھی۔

سنو۔""""نشال جاتے جاتے پلٹی۔ """"

کہا تھا نہ کوئی آئے گا تمہارا ہاتھ تھام کر نئی دنیا میں لے جائے گا، جہاں """ کوئی دکھ کوئی غم نہیں ہوں گیں۔ بس یہ سمجھ لو اس کو آنے میں تھوڑی سی دیر ہو گئی مگر وہ آگیا ہے۔""" اسکا لہجہ شدت جذبات سے لڑکھڑا گیا۔

مجھے لگتا ہے اسے بہت دیر ہو گئی ہے۔""" اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے وہ """ استہزایہ ہنسی ہنس دی۔ ماہین نے اسکا ہاتھ تھامتے نفی میں سر ہلا یا۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

نہیں۔ مجھے لگتا ہے تمہاری زندگی میں بہار آچکی ہے، مجھے لگتا ہے تم """ بہت خوش رہو گی۔ زندگی کا کوئی غم اب تمہارے پاس نہیں آئے گا۔""" نشال اس معصوم لڑکی کو دیکھتی رہ گئی۔ ایک انجان لڑکی اسے جہنم سے نجات دلوا کر لائی تھی نہ صرف نجات دلوائی بلکہ ہر ممکن کوشش کی کہ دنیا

جہاں کی ساری خوشیاں اسکی گود میں ڈال دے۔وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتی آنسو چھپاتی تیزی سے اوپر بڑھ گئی۔ماہین نے جھک کر شاپنگ بیگز اٹھائے۔

"""دعا ہے زندگی کا کوئی غم تمہارے پاس نہ آئے نشال۔""" اس نے اوپر دیکھتے صدق دل سے دعا کی۔

****

"""آپ نے بلایا تھا؟""" دروازہ بجا کر وہ اندر آئی تو اسامہ اسے کھڑکی کے پاس پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا نظر آیا۔آہستہ سے دروازہ بند کر کے اس نے فون بیڈ پر پھینکا اور اسکے پاس جا کھڑی ہوئی۔

کہاں تھی؟"""یہ سوال بڑا غیر متوقع تھا۔ وہ فوری طور پر کوئی جواب نہ دے پائی۔

"""کل بتایا تھا نا کہ ہم ڈاکٹر کے پاس چل رہے ہیں؟""" تھوڑی دیر اسکے جواب کا انتظار کرنے کے بعد وہ دوبارہ بولا۔ نشال کا چہرہ پھیکا پڑا۔ صد شکر تھا کہ وہ دوسری طرف منہ کیے کھڑا تھا ورنہ وہ اسکے چہرے کے بدلتے رنگ ضرور دیکھ لیتا۔ نشال نے حلق تر کرکے اسکی پشت کو دیکھا اور بولنے کیلئے الفاظ اکٹھے کرنے لگی۔

"""ہلکا سا بخار تھا وہ ٹھیک ہو گیا ہے، ڈاکٹر کی کیا ضرورت ہے. ویسے مجھے ڈاکٹر فوبیا ہے، مجھے ڈاکٹر کے پاس جانا بلکل نہیں پسند۔""" وہ زبردستی مسکراتی ہوئی، بڑے عام سے لہجے میں بولی۔ اسامہ نے بے ساختہ مڑ کر

اسے دیکھا، اسکا دیکھنا تھا کہ نشال حسین کی مسکراہٹ سمٹی، چہرے کی رنگت متغیر ہو گئی۔

""جھوٹ بلکل نہیں بولنا آتا تمہیں۔"" وہ یونہی جیب میں ہاتھ ڈالے آگے بڑھا۔ نشال چاہ کر بھی قدم پیچھے نہ کر پائی۔

""جھوٹ موٹ ہنسنا بھی نہیں آتا تمہیں۔ چچچچ افسوس۔"" اس نے نشال کی ٹھوڑی پکڑ کر اسکا چہرہ اپنے روبرو کیا، اس نے بے ساختہ نظریں اٹھا کر اسکی گہری آنکھوں پر ٹکا دیں جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

""دو دن میں مجھے تم ٹھیک چاہیئے ہو ورنہ نہ صرف تمہیں ٹھیک کروں گا بلکہ تمہارا فوبیا بھی ٹھیک ہو جائے گا۔"" یہ فکر تھی یا دھمکی تھی، جو بھی تھی مگر مقابل کا انداز بڑا دلربا تھا۔

جی۔""اس نے محض اتنا کہنے پر اکتفا کیا۔ ""

رات کو کیا سوچ رہی تھی تم؟""وہ کچھ یاد آنے پر بولا۔ نظریں اسکے "" تاثرات پڑھنے میں گم تھیں۔نشال کی نگاہیں فرش پر جا ٹھہریں۔شرمندگی ہی اتنی تھی اسے لگا وہ پلکیں اٹھا نہیں پائے گی۔

کچھ ن نہیں۔""ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا ہوئے۔ ""

اتنا منفی کیوں ہوتی جارہی ہو؟""اسے لگا جیسے مقابل کا لہجہ ہارا ہوا "" ہے۔یوں جیسے وہ اسے سنبھالنے کی کوشش میں ناکام ہو کر مایوس ہو رہا ہے۔

سوری۔""چار حرفی لفظ کسی دھچکے سے کم نہیں تھا۔اس نے جھٹکے "" سے سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔

تم سے وعدہ کر کے اکیلے چھوڑ کر جانے کیلئے۔""اسکی حیرت سے "" پھیلی آنکھوں کو انگلی سے چھوتے ہوئے بولا۔

یہ سوچنے کیلئے کہ میرے گھر میں تم پر سکون رہو گی، مگر مام نے تمہیں "" پر سکون نہیں رہنے دیا۔""نشال کی آنکھوں سے پانی کا قطرہ ٹوٹ کر گرا۔

تم سے رابطہ ختم کرنے کیلئے۔""وہ اچانک ضبط کھو بیٹھی اور خود پر قابو "" نہ پاتی مقابل کے سینے سے جا لگی۔اس نے بڑی خوبصورتی سے اسکے گرد بازو باندھتے اسے خود میں سمیٹا۔اسے صرف اس آخری بات کا غم تھا۔وہ پانچ سے دس منٹ جو وہ فون کال کے ذریعے اسے روز دیا کرتا تھا وہ نشال

حسین کیلئے کسی مرہم سے کم نہیں ہوتے تھے، پھر ہجر کے لمحات میں ایسے لمحات بھی آئے جب وہ ساری ساری رات فون دیکھتی رہتی مگر فون کی سکرین خالی رہتی۔ یہ لمحات کتنے ازیت ناک تھے کوئی نشال حسین سے پوچھتا۔

بے شک وہ اسے کوئی حق نہیں دے رہا تھا مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ اسکی بیوی تھی اور اسکے وقت پر اسکا پورا پورا حق تھا جس سے وہ اسے محروم نہیں رکھ سکتا تھا۔

اسے آج بھی وہ اذیت بھری رات یاد تھی جب اسکی یاد میں غمزدہ، اسکے ہجر میں خود کو بے بس محسوس کرتے رات کے پچھلے پہر جب ہر ذی روح خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا تب اس نے پہلی بار دھڑکتے دل کے ساتھ اسکے کمرے کا جائزہ لیا تھا۔ اسکی ایک ایک چیز کو نجانے وہ کتنی بار دیکھتی رہی تھی۔ چھو کر محسوس کرتی رہی۔ وارڈروب دیکھتے ہوئے اسے

ایک ڈائری ملی جس کے بیچ و بیچ پین پڑا تھا۔ تجسّس کے مارے وہ اسے وہیں سے کھول کر پڑھنے لگی۔

""" تم شادی کر رہی ہو اور میں کچھ بھی نہیں کر پا رہا۔ یہاں رہا تو میری ہار مجھے ازیت دے گی، اور یہ اذیت میں تم پر بھی انڈیلوں گا۔ اس لیے منظر نامے سے غائب ہونا ضروری ہے، بے حد ضروری۔

یہاں سے جا رہا ہوں مگر واپس آؤں گا، ضرور آؤں گا۔""" وہ جہاں کھڑی تھی وہیں کی وہیں کھڑی رہ گئی۔ آنسو ادھر ادھر بہنے لگے تھے۔ وہ جو خوش گماں تھی کہ وہ آفس کے کام کے سلسلے میں گیا ہو گا، یہ پڑھ کر اذیت محسوس ہونے لگی کہ وہ ناکام محبت کا درد مٹانے کیلئے دیار غیر میں ہجر کاٹ رہا تھا۔ اس رات وہ ایک بار پھر بے تحاشہ روئی تھی، رب سے بے تحاشا شکوے کیے تھے۔ جو بھی تھا، حقیقت جاننے کے باوجود بھی اس میں ہمت نہ تھی اسامہ کو بانٹنے یا کھونے کی۔

اگروہ خوبصورت ہوتی تو شاید اسکا شوہر اسکی طرف مائل ہو جاتا۔

کاش وہ خوبصورت ہوتی! دل سے ایک آہ نکلی تھی۔

اگلے ہی روز خود پر بے حسی کی چادر چڑھائے اس نے انٹرنیٹ سے سکن ٹریٹمنٹ اور سرجریز کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر چند ہی روز میں اپنی سوچ کو عملی جامہ پہناتے خود پر فریب کی خوبصورت چادر چڑھاتے نا ختم ہونے والی بے سکونی مول لے لی۔

اسکے سینے سے لگی وہ ماضی کو یاد کرتے خوفزدہ سی ہو کر روتی ٹوٹتی بکھرتی وحشت زدہ ہو رہی تھی۔

"" مجھے کسی سے کوئی شکوہ نہیں کوئی گلا نہیں۔مجھے صرف سکون چاہیے اسامہ۔میں بہت بے سکون ہوں۔مجھے لگتا ہے اللہ نے مجھے سزا دی ہے، میں نے اسکے بندوں کو سبق سکھانے کے چکروں میں اسکی بنائی گئی چیز میں

ترمیم کی، بدلے میں اس نے مجھے بے سکونی دے دی۔""" وہ ہچکیوں کے درمیان بولتی واقعی بے سکونی کا شکار لگ رہی تھی۔

ششششش، کچھ نہیں ہوا۔ تم صرف اوور سینسٹو ہو رہی ہو""" اسکے بال """ سہلاتا وہ اسے پر سکون کرنے لگا اور حیرت انگیز طور پر وہ واقعی پر سکون ہو رہی تھی۔ اسکے اعصاب ڈھیلے پڑنے لگے تھے۔

مجھے چھوڑیے گا مت۔ میں اکیلی رہ جاؤں گی۔""" وہ اس میں سمٹتی کسی """ خوف کے تحت بولی۔

میں پہلے بھی تمہیں نہیں چھوڑنے والا تھا۔""" وہ اسکے بالوں پر غیر """ محسوس انداز میں لب رکھتا بولا۔

بس کچھ حساب بے باک کرنے ہیں، پھر زندگی کا ایک نیا باب شروع """" کریں گیں۔ جہاں کوئی بے سکونی نہیں ہو گی۔

اگر حساب بے باک کرتے کرتے دیر ہو گئی تو؟""" وہ آنکھوں میں """" انجانا سا خوف لیے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

میں کوشش کروں گا سب حساب کتاب جلدی سے بے باک کر """" دوں۔"""اس نے اسے مطمئن کرنے کی خاطر نرمی سے کہا۔ وہ جو سوچ رہی تھی کہ مقابل کہے گا کہ میں حساب کتاب وقت اور حالات پر چھوڑ دوں گا اسکی بات پر سخت مایوس ہوئی تھی۔

""" میں دعا کروں گی کہ حساب کتاب بے باک کرتے کرتے دیر نہ ہو جائے۔""" وہ بھرائے لہجے میں کہتی اس میں مزید سمٹ گئی۔وہ ہنوز اسکے بالوں کو سہلا رہا تھا۔

""" مجبوری میں رشتہ نبھا رہے ہیں نا؟""" وہ شاید آج ہر سوال کا جواب جاننا چاہ رہی تھی۔وہ اسکی بات پر ہنسا۔

""" مرد اور مجبور، ہنہہ سب سے بڑا جھوٹ ہے یہ۔""" وہ استہزایہ ہنسا۔

""" لیکن نکاح کے تین بول مرد کو ضرور مجبور کر دیتے ہیں، محبت کرنے پر، ساتھ نبھانے پر، قدم سے قدم ملانے پر۔ یہ مجبوری بھی مجبوری کم دلی رضامندی زیادہ ہوتی ہے۔""" وہ دوسری طرف سے کافی دیر تک کوئی

سوال یا جواب نا پا کر جھک کر دیکھنے لگا مگر وہ اسکے سینے سے چپکی آنکھیں موندے پر سکون اعصاب کے ساتھ اسکی انگلیوں کا لمس اپنے بالوں میں محسوس کرتی نیند کی وادیوں میں کھو چکی تھی۔اسے دیکھتے وہ آسودگی سے مسکرادیا۔

****

کہاں جارہی ہو؟""فرحت حسین نے اسے چادر اوڑھتے دیکھ کر "" پوچھا۔وہ بیگ میں چیزیں اور فون ڈالنے لگی۔

نشال سے ملنے۔""اسکے جواب سے فرحت حسین کو دھچکا لگنا یقینی "" تھا۔وہ اگلے ہی لمحے اسکے سر پر تھیں۔جب سے نشال کی شادی ہوئی تھی، انہیں اپنی اس لاڈلی بیٹی کے کرتوت نہ صرف نظر آنے لگے تھے، بلکہ محبت

کا خمار بھی اترنے لگا تھا۔ یہ نہیں تھا کہ نشال سے محبت جاگ گئی ہو، لیکن اسکی خوبیاں ضرور نظر آنے لگی تھیں۔
وہیں عیشال میں اب برائیاں واضح ہونے لگیں تھیں۔

"" کیوں جانا ہے وہاں ؟"" انہوں نے زرا سا سختی سے کہا۔ عیشال شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر بالوں کو جوڑے میں باندھنے لگی۔
"" کام ہے اس سے۔ محبت میں نہیں کھنچی چلی جا رہی۔ ""
رسی جل گئی مگر بل نہیں گیا تھا۔ اسکا تو یہ سوچ سوچ کر برا حال ہو رہا تھا کہ وہ کیسے اسکے سامنے مدد کی بھیک مانگے گی۔ جس نشال حسین کو ساری زندگی جوتے کی نوک پر رکھا تھا اسی نشال حسین سے مدد مانگتے ہوئے عجیب تو لگنا ہی تھا۔ اور سب سے بڑا کھٹکا تو یہ تھا کہ انکار کی صورت میں وہ کیا کرے گی؟ نشال کے سامنے شرمندگی الگ اٹھانی پڑے گی، وہ شخص (اسفندیار) الگ اسکی بچی کھچی عزت کی دھجیاں بکھیرے گا۔

"" کوئی ضرورت نہیں ہے وہاں جانے کی۔وہ آئے گی مہینے دو تک تب کہہ دینا جو کہنا ہو۔وہ بڑے لوگ ہیں ہمیں اندر بھی نہیں گھسنے دیں گیں۔ ""

"" کیوں نہیں گھسنے دیں گیں وہ میری بہن کا گھر ہے کوئی روک کر تو______ "" وہ بل کھا کر مڑی اور تیزی سے بولی مگر تیز تیز چلتی زبان ایک جھٹکے سے رکی جب احساس ہوا کہ وہ کیا اور کس کے بارے میں کہہ رہی ہے۔ادھ کھلے لب بھینچتے وہ جوتا نکال کر پہننے لگی۔

"" عیشال سچ سچ بتا کیا چل رہا ہے تیرے دماغ میں؟ ""

"""بس کر دے اماں، کچھ نہیں چل رہا ہے میرے دماغ میں، آپ کی لاڈلی سے ملنے جا رہی ہوں، کوئی کام ہے اس سے، زہر دینے نہیں جا رہی۔ حد ہے۔""" وہ بد تمیزی سے کہتی باہر نکل گئی، آج پہلی بار فرحت حسین نے نشال اور عیشال کا موازنہ کیا تھا اور پلڑا انشال کا بھاری رہا تھا۔ حقیقت سے نظریں چراتے وہ دروازے کو کنڈی لگانے کیلئے باہر نکل گئیں۔

****

"""کیوں آئی ہو یہاں؟""" سامنے کھڑی انگلیاں چٹخاتی عیشال کو دیکھ کر وہ نخوت سے بولا۔ اسکی بے حسی کے بے شمار قصے وہ ماہین کی زبانی سن چکا تھا اس لیے اس لڑکی کو دیکھتے ہی نفرت سی محسوس ہوئی تھی۔

اپنی بہن سے ملنے آئی ہوں۔"" مقابل کے سرد لہجے پر وہ حلق تر کرتی ""

رعب سے بولی۔

او و بہن؟ مطلب بھی پتا ہے اس لفظ کا۔ ""

خیر نہیں ملے گی وہ تم سے۔"" اس نے دو ٹوک انداز میں انکار کیا۔

کیوں نہیں ملے گی؟"" اسکا لہجہ لمحوں میں تلخ اور تیز ہوا جس کا اسے ""

فوراً احساس ہوا کیونکہ اگر وہ اس طرح کرتی تو اسے یقین تھا کہ مقابل اسے

کبھی بھی نشال سے نہ ملنے دیتا۔

اتنے برے دن بھی نہیں آئے میرے کہ تمہیں جواب دوں۔"" "" ""

اس کے لہجے اور الفاظ سے عیشال کا چہرہ متغیر ہوا۔

ایک دفعہ ملنے دیں اس سے، آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔""""" وہ التجایہ "" انداز میں بولی، اس وقت اگر اسفندیار نامی تلوار نہ لٹکی ہوتی تو کبھی بھی منتیں نہ کر رہی ہو ہوتی۔

نہیں۔"""" وہ سرد لہجے میں یک لفظی جواب دیتا باہر نکل گیا۔ مطلب """ صاف تھا کہ وہ بھی یہاں سے نو دو گیارہ ہو جائے۔ پیچھے کمرے کے بیچ و بیچ کھڑی وہ اپنی بے عزتی پر تلملا کر رہ گئ۔ لیکن یہاں کھڑے رہنا بھی بے سود تھا۔ اس لیے پیر پٹختی باہر نکل گئ۔

ابھی گیٹ سے کچھ فاصلے پر ہی تھی کہ کانوں سے مانوس سی آواز ٹکرائی۔

عیشال۔"""اس نے گردن گھما کر آواز کے تعاقب میں دیکھا جہاں """ بالکونی میں کھلے بالوں اور ہلکے گلابی سوٹ میں ملبوس وہ آنکھوں میں حیرت

کا جہاں لیے اسے دیکھ رہی تھی۔عیشال نے رشک سے اسے دیکھا۔وہ اسے رکنے کا اشارہ دیتی منظر سے غائب ہوئی، جس کا عیشال کو احساس ہی نہ ہوا کیونکہ اسکی پھٹی پھٹی نگاہیں تو اس خوش قسمت نشال پر تھیں جو اس سلطنت کی مالکن کی طرح پورے حق سے اس سلطنت میں کسی شہزادی کی طرح کھڑی تھی۔

اگلے ہی لمحے وہ اسے سیڑھیوں پر بچھے سرخ مخملی قالین پر تقریباً بھاگتے ہوئے اپنی طرف آتے ہوئے دکھائی دی۔

Zubi Novels Zone

"""تم یہاں کیا کر رہی ہو؟اماں ابا ٹھیک ہیں؟یوں واپس کیوں جا رہی ہو مجھ سے ملے بغیر؟""" وہ ہانپتی کانپتی ایک ساتھ کئی سوالات کر گئی۔عیشال دنگ رہ گئی۔وہ جو سوچ رہی تھی کہ یہ اسے دھتکارے گی،اس پر ہنسے گی، غرور کرے گی،اسکی فکر پر زندگی میں پہلی بار ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا تھا یا شاید مشکل میں تھی اس لیے احساس ہو رہا تھا۔

"""" نشال اندر جاؤ۔"""" معاً پیچھے سے اسامہ لغاری کی آواز آئی جو نشال کو نرم مگر وارن کرتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔عیشال نے بے ساختہ زندگی میں پہلی بار نشال کا ہاتھ تھاما کیونکہ وہ پہلا اور آخری موقع ہر گز نہیں گنوانا چاہتی تھی۔نشال نے ایک نظر اپنے ہاتھ پر اور دوسری اسامہ پر ڈالی، فیصلہ نہایت مشکل تھا۔کیونکہ اسے یقین تھا کہ اگر عیشال نے اگر اسکا ہاتھ تھاما ہے تو کوئی بڑی وجہ ہے ورنہ وہ کبھی ایسا نہ کرتی۔وہ چاہتی تو اسے دھتکار دیتی مگر وقت اور حالات اسے بے حس بنانے میں ناکام رہے تھے۔فیصلہ لمحوں میں ہوا تھا۔

"""" تھوڑی دیر۔پلیز۔""""اس نے اسامہ کی طرف دیکھتے اجازت چاہی، وہ تنے تاثرات سے عیشال کو دیکھتا اثبات میں سر ہلا گیا اور واپس مڑ کر اندر چلا گیا۔

بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔""نشال اسے لیے لان میں آگئی۔ ""

کام ہے تم سے۔"" وہ انگلیاں چٹخاتی فورا مدعے پر آئی، شرمندگی، "" بے بسی، ہتک اور توہین کا احساس اسکا چہرہ سرخ کر رہا تھا۔

جانتی ہوں۔""نشال آہستہ سے مسکرائی۔اس پر نہیں خود پر۔ ""

مدد کر سکتی ہو تو بتا دو، نہیں کر سکتی تو پھر بھی بتا دو۔"" لہجے میں ابھی "" بھی رعب اور غرور تھا، عادتیں بھی بھلا بدلا کرتی ہیں؟

اگر تمہیں لگتا کہ میں تمہاری مدد نہیں کروں گی تو تم یہاں آتی؟"" "" "" وہ اسے لاجواب کر گئی تھی۔لہجے میں ایک مان تھا۔عیشال حلق تر کرتی

Zubi Novels Zone

بولنے کیلئے الفاظ ڈھونڈنے لگی۔ پھر آہستہ آہستہ اسے سب بتانے لگی۔
شرمندگی اتنی تھی کہ نظریں اٹھانا محال لگنے لگا۔
نشال کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔ وہ اتنی بے وقوف اور کمزور لمحوں میں بہہ جانے والی ہوگی اسے ہرگز اندازہ نہیں ہوگا۔

تم نے بھیج دی تصویر؟"""نشال نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔ """
دل نے شدت سے خواہش کی تھی کہ وہ انکار کردے۔

ہاں۔"""اسے بمشکل سنائی دیا۔ """

لیکن!"""وہ کہتے کہتے رکی۔ """

لیکن؟""نشال نے بے چینی سے پوچھا۔ ""

تمہاری بھیجی ہے۔""وہ صدمے کے مارے کئی لمحے کچھ بول ہی نہ ""
پائی۔یہ بہن تھی یا بہن کے نام پر ڈائن۔
اسے سانس لینا مشکل لگنے لگا۔گہرے گہرے سانس لیتی وہ لب دبائے خود
کو چلانے اور رونے سے باز رکھنے لگی۔

کبھی مجھ پر ترس نہیں آیا تمہیں؟""اسکا لہجہ کپکپا گیا کہتے کہتے۔ ""

گلی میں بھیک مانگنے والا ہوتا تو اسے دیکھ کر بھی ترس آجاتا ہے،تم مجھے ""
بہن نہ سمجھتی،فقیرنی ہی سمجھ لیتی۔کم از کم میرے وجود پر ترس تو کھا لیتی
عیشال حسین۔
کتنی اذیتیں دو گی مجھے،کتنی اذیتیں؟

تم دعا کیوں نہیں کرتی کہ اللہ مجھے اٹھا لے تا کہ تمہاری بھی جان چھوٹے اور میری بھی۔"""وہ ناچاہتے ہوئے بھی رودی۔یہ سوچ سوچ کر ہی دل پھٹ رہا تھا کہ اسکی بہن نفرت میں اتنا آگے جا چکی ہے۔

اب کیوں آئی ہو؟ مجھ پر ہنسنے؟ مجھے مزید اذیت دینے؟ """

اگر ہاں تو مبارک ہو کامیاب ہو گئی ہو؟"""اسکا سانس اکھڑنے لگا، سر کا درد جسم میں سرائیت کر گیا،وہ کھڑی ہونے لگی مگر چکرا کر واپس کرسی پر گر گئی۔

"""میری جان چھڑوادو """

تمہاری جان پھنسی ہی کب ہے؟"""وہ بے بسی سے بولی۔ """

اگر سب کو پتا چلا تو میں ہی پھنسوں گی کیونکہ تمہارا شوہر اور اماں ابا """ جانتے ہیں کہ تو ایسے کام نہیں کر سکتی۔""" نشال بے ساختہ ہنس دی۔اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ بے حد چالاک لڑکی تھی۔

""" اگر میں تمہارے جتنی چالاک ہوتی تو کیا ہی بات تھی؟ """

مطلب تم کچھ نہیں کرو گی؟""" وہ ناگواری سے بولی۔ """

کیا کروں؟""" نشال ہارے لہجے میں بولی۔ """

""" بات کرو اور بولو کہ تصویر ڈیلیٹ کر دے۔ """

""" یہ کام تم بھی تو کر سکتی ہو """

"""" اگر میں مزید پھنس گئی تو؟"""" وہ خود غرضی کی انتہا کو چھوتی اسے ساکت کر گئی۔ وہ کہنا چاہتی تھی کہ اگر میں پھنس گئی تو؟ لیکن کہا نہیں کیونکہ اس خود غرض لڑکی سے کچھ بھی کہنا فضول تھا۔

"""" تم جا سکتی ہو۔"""" وہ لمحوں میں فیصلہ کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ ہی بے وقوف تھی جو بار بار خود غرض لوگوں سے محبت کی امید لگا لیتی تھی۔

"""" تم نے کہا تھا تم مدد کرو گی۔"""" وہ لمحوں میں بپھر گئی۔

"""" میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔ ء"

دیکھو ہم دونوں پھنسیں گیں اسلیے بہتر ہے مل کر اس مسلئے کا حل نکلوا """ لیں۔""" وہ اب منت سماجت کے ساتھ ساتھ اسے خوفزدہ کر رہی تھی۔

نشال نے نفی میں سر ہلایا۔

مجھ پر اس پوری دنیا میں صرف دو لوگوں کو بھروسہ ہے، ایک میرا """ شوہر دوسری میری دوست۔ اور ایک تصویر کے وائرل ہونے کے بعد بھی ان دونوں کو بھروسہ رہے گا کیونکہ وہ مجھے جانتے ہیں۔ اس لیے تم اپنا سوچو""" وہ اسی کی طرح خودغرضی سے بولی۔

اور ہاں تم محبت کے قابل ہی نہیں ہو۔ تمہارے ساتھ وہی رویہ اپنانا """ چاہیے جو تم میرے ساتھ اپناتی ہو۔ ماہین ٹھیک کہتی ہے تمہارے بارے میں، تم ڈائن ہو جو صرف خوشیاں چھیننا جانتی ہے۔""" عیشال خوفزدہ چہرے کے ساتھ آنے والے وقت کا سوچتی وہیں کی وہیں کھڑی رہ گئی۔

جبکہ وہ کہہ کر رکی نہیں تھی بلکہ جس طرح تڑپ کر بھاگتی ہوئی آئی تھی اسی طرح بھاگتی ہوئی اندر چلی گئی تھی۔

دشمنوں سے کیا شکوہ؟

کیا گلہ رقیبوں سے؟

یہ سانپ آستینوں میں

ہم نے خود ہی پالے ہیں

ناپوچھ پری زاروں سے

یہ ہجر کیسے جھیلا ہے

یہ تن بدن تو چھلنی ہے

اور روح پر بھی چھالے ہیں

****

چند دن بعد۔

"""کیا ضرورت ہے اسکی؟ پہلے کبھی میں نے برتھڈے سیلیبریٹ نہیں کی یار، اسلیے عجیب لگے گا مجھے""" وہ کچھ جھینپ کر بولی۔ ماہین اسکی بات پر بے ساختہ ہنس پڑی۔

"""بیٹا اب سے ہم سال کریں گیں تو عادت ہو جائے گی۔ تم جلدی سے بتاؤ کونسا کلر پہننا ہے صرف ایک دن باقی ہے۔ اگر کپڑوں کا مسئلہ نہ ہوتا تو کبھی بھی نہ بتاتی سرپرائز کا لیکن پھر سوچا کہ کپڑے تو تمہاری پسند کے ہونے چاہیے۔"""

"""تم میری عادتیں خراب کر رہی ہو۔""" وہ ہنس کر بولی۔ ماہین نے اسے گھور کر دیکھا۔

دوائی کس چیز کی کھا رہی تھی؟ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟"""وہ کچھ """ یاد آنے پر اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر چیک کرنے لگی۔جب وہ کمرے میں آئی تو اسے لگا جیسے اس نے دوائی چھپائی ہو مگر اپنا وہم سمجھ کر نظرانداز کر ئی۔

ہاں بس جسم میں درد ہو رہا تھا۔ تھکن فیل ہو رہی تھی۔"""وہ عام سے """ لہجے میں بولی۔

کافی دن سے ڈاؤن لگ رہی ہو تم۔ بر تھڈے کے بعد ڈاکٹر کے پاس """ ضرور جانا۔"""اس نے مشورہ دیا،نشال نے محض اثبات میں سر ہلا دیا۔

بال گر رہے ہیں کیا؟"""اس نے ہاتھوں میں نشال کے بال لیتے """ پوچھا۔وہ لب بھینچتی نہ میں سر ہلا گئی۔

سنو۔""نشال نے ایکدم اسے پکارا۔اس نے ہوں کہہ کر پکارنے کی "" وجہ پوچھی۔

عشق وشق ہو گیا ہے کیا؟""ماہین چونکی،پھر بے ساختہ ہنس پڑی۔ ""

"" تم اتنی بھی معصوم نہیں ہو۔ ""

سو تو ہے۔""وہ کھلکھلا دی۔ ""

محبوب کسی اور پر عاشق ہے۔""وہ آرام سے بولی مگر لہجے میں چھپا دکھ "" نشال سے چھپا نہیں رہا تھا۔

پھر کسی بنگالی بابا کے پاس جاؤ تا کہ محبوب قدموں تلے آئے۔"""وہ """ عادت اور مزاج کے برخلاف شوخ لہجے میں بولی۔

قدموں تلے کیوں، دل میں چاہیے مجھے۔"""وہ جوابا بے شرمی سے """ آنکھ دبا کر بولی۔دونوں کا مشترکہ قہقہہ بے ساختہ تھا۔

پھر تو جلد تمہارے روبرو ہوگا وہ، صرف تمہارا بن کر۔"""وہ ہنستے """ ہوئے اسکی بے قراری دیکھتی بولی۔

تمہارے منہ میں گھی شکر۔"""وہ ہنس پڑی۔ """

****

کیسی ہو گل میڈم؟ تم تو اب فون ہی نہیں کرتی۔ خیریت؟""""اس """"
نے میسج ٹائپ کر کے بھیجا اور کمر کے بل لیٹ کر جواب کا انتظار کرنے لگی۔
میسج لمحوں میں سین ہوا اور اگلے ہی لمحے سکرین پر کال ابھرنے لگی۔اپنے
شکوے پر اتنی جلدی عمل درآمد ہوتا دیکھ کر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔

کیا سپیڈ ہے یار! مان گئی میں۔""""وہ ہنستے ہوئے تکیہ سیٹ کر کے ٹیک """"
لگا کر اٹھ کر بیٹھ گئی۔

کاش تم بھی کبھی اتنی ہی جلدی بات مان لو یا سن لو۔""""جواباً شکوہ آیا """"
تھا۔

گل میری جان۔شکوے شکایت کا دفتر مت کھولنا۔""""ہانیہ نے بدمزہ """"
ہوتے دوٹوک مگر نرم لہجے میں کہا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

شکوے نہیں کر رہی صرف اتنا بتا رہی ہوں کہ فطرت کبھی نہیں """ بدلتی انسان کی۔اور وہ شخص دنیا کا سب سے بڑا احمق ہوتا ہے جو ایک شخص سے بار بار دھوکا کھائے۔""اس نے اپنی بات پر زور دے کر سمجھانا چاہا۔

گل پلیز اتنی بدگمانی بھی اچھی نہیں ہوتی۔""وہ جیسے کچھ بھی نہیں """ سننا چاہتی تھی۔

""" دعا ہے تمہاری آنکھوں پر بندھی پٹی جلد ہی اتر جائے۔ """

میری بھی یہی دعا ہے کہ تمہاری آنکھوں پر بندھی بدگمانی کی پٹی جلد """ ہی اتر جائے۔""اس نے اسی کے انداز میں کہا۔گلِ رعنا نے گہری سانس کھینچی۔

پچھتاؤ گی۔""اس نے گویا وارن کیا تھا۔ ""

فلحال تو تم سے بات کر کے پچھتا رہی ہوں۔ پلیز گل گرواپ! ٹیپیکل ""
عورت مت بنو۔
سارا موڈ خراب کر دیا ہے، بعد میں کرتے ہیں بات۔""وہ کہتی اسکی سنے
بغیر فون رکھ گئی۔ گلِ رعنا کئی لمحے فون کی تاریک سکرین کو دیکھتی رہی
تھی۔

****

ماہین تم مجھے آج سے پہلے کبھی اتنی بری نہیں لگی۔""ساڑھی سے ""
الجھتی وہ نے زاری سے بولی۔

"""" اور تم مجھے اتنی اچھی کبھی نہیں لگی۔"""وہ جوابا لب دبا کر بولی۔

"""" یار یہ کیا تھان ہے؟میں بالکل نہیں چل پاؤں گی اس میں،اور اوپر سے ہیل۔گاڈ!"""وہ تھک کر صوفے پر گر گئی۔

"""" کچھ نہیں ہوتا میری جان۔ویسے بھی تمہارا ہیرو ہے نا تمہارے ساتھ۔"""وہ مسکراہٹ چھپاتی آج بھی اسے چھیڑنے سے باز نہیں آئی تھی۔

"""" نکلو یہاں سے۔میری مرضی تو ایسے پوچھ رہی تھی کل جیسے میری بری بات مانتی ہو۔"""وہ سرخ ہوتی اسے باہر کا راستہ دکھانے لگی۔ماہین

اسکے گال پر لب رکھتی جلدی سے باہر نکلی کیونکہ ابھی اسے خود بھی تیار ہونا تھا۔

وہ جیسے ہی باہر نکلی تو اسامہ سے ٹکراتے ٹکراتے بچی جو جانے کونسے ہواؤں کے گھوڑے پر سوار تھا۔

بیسٹ آف لک۔""وہ مسکراہٹ چھپا کر کہتی لمحوں میں نظروں سے "" اوجھل ہوئی تھی۔وہ ٹھٹک کررکا مگر وقت کی قلت کا خیال کرتا سر جھٹکتا عجلت میں اندر داخل ہوا تو اسے دیکھ کر بری طرح چونکا۔کالے رنگ کی ساڑھی میں ملبوس وہ صوفے پر بیٹھی پاؤں میں جوتے پہننے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی مگر ہیلز کے سٹریپس بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

وہ ساری جلد بازی سائیڈ پر رکھتا ہاتھ باندھ کر اسے دیکھنے لگا جس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ سخت جھنجھلائی ہوئی ہے۔

""""ماہین کی بچی۔""""اس نے دانت پیسے۔اسامہ نے اسکے لبوں کی حرکت محسوس کرتے سننے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔

""""کہاں پھنس گئی ہوں۔""""وہ روہانسی ہوتی پیر سیدھے کرتی صوفے پر سر گرا گئی۔وہ بمشکل مسکراہٹ چھپاتا اسکی جھنجھلاہٹ سے محفوظ ہو رہا تھا۔

""""مدد کروں؟""""نشال نے چونک کر سر اٹھایا جہاں وہ سامنے دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا اسے فرصت سے تک رہا تھا۔پہلے وہ اسکی اچانک آمد پر

حیران ہوئی پھر اسکی آفر پر اس نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو
' 'واقعی؟

"" why not? ""

کچھ سوچتے بال پیچھے کرتی وہ مسکراہٹ دباتی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔اسامہ
نے مسکراہٹ چھپا کر اسے دیکھا اور اسکی طرف بڑھا۔

جوتے اتارو""نشال نے شکی نگاہوں سے اسے دیکھا۔اسے پہلے ہی ""
یقین تھا کہ وہ صرف باتیں بنا رہا ہے اب اسکی حرکت پر شک یقین میں بدل
گیا تھا۔

ان کو سائیڈ پر رکھو۔""اگلا حکم آیا تھا جس کی اس نے تعمیل کی۔مگر ""
الجھی نگاہیں اسی پر جمی تھیں۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

اب جوتے پہنانے کیلئے گلووز چاہئے کیا؟ میں خود کرلوں گی۔""وہ "" ناراضگی سے کہہ کر جوتے دوبارہ پہننے لگی، اسکی بات سنتے اندر کچھ ڈھونڈتے اسامہ نے پلٹ کر دروازے سے اسے گھورا مگر وہ جلد باز لڑکی دوبارہ نیچے جھکی جوتوں میں الجھی ہوئی تھی۔

تھوڑا صبر کرلیتا ہے بندا""اس نے آتے ہی طنز کیا اور گھٹنوں کے بل "" اسکے پاس بیٹھا۔ وہ رک سی گئی اسکی حرکت پر، اور دھڑکتے دل سے اسے دیکھنے لگی جو کالے ٹیکسڈو سوٹ میں ملبوس ہاتھوں میں خوبصورت فلیٹ جوتا پکڑے اسکے روبرو اسکے پاس بیٹھا تھا۔ ساری زندگی دوسروں کی ٹھوکروں پر گزارتے ہوئے اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ کوئی اسکے قدموں میں بھی آسکتا تھا۔

میں کر لوں گی۔"""اس نے ہوش میں آتے ہڑبڑا کر بے ساختہ اپنا """ پاؤں پیچھے کھینچا۔

جیسے پہلے کر رہی تھی؟"""اس نے مسکراہٹ چھپاتے میٹھا سا طنز کیا۔ """ نشال نے گھور کر اسے دیکھا۔معاً وہ اٹھا اور اس کے پاس جھک کر دونوں ہاتھ اسکے ارد گرد ٹکا کر اسکے سامنے دیوار بن کر حائل ہو گیا۔نشال اسکی حرکت پر بے ساختہ پیچھے ہٹی اور صوفے کی پشت سے جا لگی۔

ہیپی برتھڈے وومین"""اس نے آہستہ سے کہتے اسکے ماتھے پر """ عقیدت سے بوسہ دیا تھا۔اسکی جان لیوا حرکت پر وہ تھم سی گئی۔اس رشتے میں کی گئی اس کی پہلی پیش قدمی پر وہ.جی جان سے لرز اٹھی تھی۔سانسوں کا تنفس ایکدم بگڑا تھا۔اسکی خوشبوؤں کے حصار میں قید وہ دھڑکتے دل

کے ساتھ بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھنے لگی جو خود بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ قربت کے یہ لمحات بڑے جان لیوا تھے۔ معاً اسے اپنے حلق میں کچھ اٹکتا ہوا محسوس ہوا، وہ اسکا حصار توڑتی جلدی سے واشروم کی طرف بھاگی تھی۔ راستے میں گرتے گرتے بچی، واش بیسن پر جھک کر اس نے قے کی۔

نشال۔"""وہ بے چینی سے دروازہ بجانے لگا۔ نشال نے کافی دیر بعد """ روتے شیشیے سے نظریں ہٹا کر واش بیسن میں دیکھا جہاں تھوڑے تھوڑے خون کے نشانات بھی تھے۔ اذیت سے اس نے پانی کھول دیا اور دیوار کے ساتھ ٹیک لگاتی گہرے گہرے سانس لیتی ایک ہاتھ سے اپنے ماتھے کو چھوتی اسکا لمس محسوس کر رہی تھی۔ گویا سکون محسوس کر رہی ہو۔

مس نشال سرجری ضروری ہے۔آپ بہت دیر کر رہی ہیں۔نہ """"
صرف آپ کا ٹیومر بڑھ رہا بلکہ آپ کا سکن کینسر بھی ڈائگنوس ہوا ہے۔وہ
ابتدائی سٹیج پر ہے،اسلیے اتنا خطرناک نہیں ہے مگر آپکا برین ٹیومر اب کافی
بڑھ چکا ہے۔""""ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں بنا لگی پٹی کے اسے اسکی بیماری
کے بارے میں بتارہی تھی اور اسکی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو
نہیں۔

برین ٹیومر، سکن کینسر؟""""یہ دو الفاظ اتنے بھاری تھے کہ لفظوں کی""""
ادائیگی اسے مشکل لگی تھی۔

جی مس نشال،آپ پلیز تھوڑا جلدی سرجری کروالیں۔""""ڈاکٹر کا """"
لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

یہ کب سے ہے؟""اس نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔ ""

ٹیومر کافی پرانا ہے، لاسٹ سٹیج پر ہے۔ جبکہ سکن کینسر ابھی ابتدائی "" سٹیج پر ہے۔""ڈاکٹر شاید آج اسے پے در پے صدموں سے مارنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

کیا آپ نے رسینٹلی کوئی سکن ٹریٹمنٹ لیا ہے؟""ڈاکٹر رپورٹ "" دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ وہ سٹپٹا کر نفی میں سر ہلانے لگی۔ جواباً ڈاکٹر نے جن نظروں سے اسے دیکھا تھا اسے لگا وہ شرمندگی کے مارے نظریں تک نہیں اٹھا پائے گی۔ یقیناً وہ اسکا جھوٹ جان چکی ہوں گیں۔

"" مجھے پین ریلیف میڈیسن دے سکتی ہیں آپ؟ ""

"""" نہیں۔میں آپکی رپورٹس پر فوری سرجری کا لکھ رہی ہوں۔ """"

"""" کتنے چانسز ہوں گیں زندہ رہنے کے """"

زندگی کے چانس نہیں ہوتے۔یہ اللہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔موت """" کے ڈر سے علاج نہ کروانا موت کو خود گلے لگانے کے مترداف ہے۔""""وہ میکانکی انداز میں اسکی بات سن کر سر ہلا گئی۔

نشال۔""""دروازہ اب کی بار زرا زور سے بجایا گیا تھا۔وہ جلدی سے """" منہ ہاتھ صاف کرنے لگی۔برش اٹھا کر بال ٹھیک کیے،چہرے پر روز واٹر سپرے کر کے خود کو نارمل کرتی باہر آئی جہاں وہ پریشان سا فوری اسکی طرف بڑھا۔

Zubi Novels Zone

کیا ہوا؟ تم ٹھیک ہو؟""" وہ اسکا ماتھا چھوتا پریشانی سے پوچھنے لگا۔ وہ """ مسکرا بھی نہ پائی۔ خوشیوں کی عمر اتنی مختصر ہوتی ہے کیا؟ اگر ہاں تو کاش اسے خوشیاں ملتی ہیں نا۔

ٹھیک ہوں۔ ان کپڑوں میں الجھن سی ہو رہی تھی اسی لیے دل بوجھل """ سا ہو رہا ہے اوپر سے پرفیوم کی خوشبو کافی تیز ہے۔""" وہ اسے مطمئن کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگی تھی۔

****

لان میں منعقد کی گئی تقریب اپنے عروج پر تھی۔ رنگ و بو کا سیلاب سا امڈ آیا تھا۔ نگاہوں کا مرکز صرف وہ دونوں ہی تھے جو کالے رنگ میں محفل کی جان بنے ہوئے تھے۔

اس دنیامیں لوگوں کی نظروں میں اپنا مقام بنانے کیلئے دو چیزیں بے """" حد ضروری ہیں۔""""مہمانوں سے ملتے وہ ہلکا سا مسکرائی۔لوگ اسے اتنی عزت اور تکریم دے رہے تھے کہ اسکا دل چاہ رہا تھا یہاں کھڑی ہو کر بھری محفل میں سب کے بیچ و بیچ کھڑی ہو کر قہقہے لگائے۔

"""" ایک بے شمار دولت۔""""

اسامہ تمہاری وائف کی چوائس بڑی کلاسیکل ہے،اسکے وجود پر موجود """" ایک ایک چیز یہاں کھڑے ہر شخص کی حسرت ہی ہو گی۔
کیا یہ برانڈ کا نشتیس ہیں؟""""ایک مہمان خاتون اس سے ملتی تعریف کیے بنا نہ رہ سکی۔وہ آنکھیں گھما کر رہ گئی۔

برانڈ؟ جمعہ بازار سے ٹو پیس سوٹ خرید کر محلے کی درزن سے سلوانے والی کو بھلا کیا پتا برانڈ کیا ہوتا ہے۔

نمبر دو۔ بے پناہ حسن۔"""اسکی نظریں جو ادھر ادھر بھٹک رہی تھیں """ کہ ایک منظر پر تھم سی گئیں جہاں اسکے ماں باپ اور بہن کھڑی تھی۔ انکی آنکھوں میں ستائش دیکھ کر وہ ہنس پڑی۔

عیشال تو پلکیں جھپکے بنا اسے دیکھ رہی تھی جو کالے رنگ میں کوئی اپسرا ہی لگ رہی تھی۔ وہ ایک شان سے نگاہیں موڑ گئی۔ عیشال کا سکتہ ٹوٹا۔ وہ شرمندہ سی اس بڑی سی پارٹی میں موجود لوگوں کو دیکھتی اپنے ماں باپ کے ہمراہ ایک کونے والی میز پر بیٹھ گئی۔ بھلا انکے لباس اس قابل تھے کہ وہ وہاں موجود لوگوں کا مقابلہ کر سکتے؟

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نشال جانتی تھی کہ مہمانوں کو بلانے کی زمہ داری ماہین کی تھی اور اسی نے اسکے گھر والوں کو سبق سکھانے کیلیئے یہاں بلایا ہوگا۔جو بھی تھا اسے دل میں ایک کمینی سی خوشی ہوئ تھی سب کو یہاں اپنی فتح کے جشن پر دیکھ کر چاہے اس فتح کا دورانیہ کتنا ہی مختصر کیوں نہ تھا۔

"""" دنیا بھی کتنی عجیب ہے میری کالی رنگت پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتی تھی،اوراب اس کالے رنگ میں مجھے دیکھ کر میرے صدقے واری جارہی ہے۔اففففف انکے دوہرے معیار۔""""اسامہ کے کسی دوست کی بیوی نے ملتے ہوئے اسکے گال کا بوسہ لیا تو وہ گہری سانس بھرتی سوچ کر رہ گئی۔

""""اووگاڈ!""""اسامہ کی بدحواس سی آواز پر وہ سوچوں سے نکلتی چونک کر اسکی طرف مڑی۔

کیاہوا؟""""وہ فکر سے بولی۔ ء"

ماہین۔""""اس نے نظرانداز کرتے تیز لہجے میں سامنے کھڑی ماہین کو """" پکارا جو جلدی سے اس تک آئی۔

"""" کیا ہوا بھائی؟ """"

میری سیکرٹری کو تم نے بلایا؟"""وہ غصہ دباتا ایک ایک لفظ چبا کر """" بولا۔

جی کیوں کیا ہوا؟ آفس کا سارا اسٹاف انوائیٹ کیا ہے اس میں کیا پرابلم """" ہے؟""""وہ کندھے اچکاتی نارمل انداز میں بولی۔

ڈیم۔""" وہ اسے قدم قدم اپنی طرف آتا دیکھ کر بے ساختہ رخ موڑ """
گیا۔

کیسی ہو ماہین ؟""" وہ اس تک آتی ماہین سے ملنے لگی۔اسامہ نے """
دوسری طرف رخ کیے ہاتھ کی مٹھی بنا کر منہ پر رکھی۔

میں ٹھیک۔ تھینکس آنے کیلئے۔""" اس نے خوشدلی سے کہا۔ """

بس اسامہ سر کی برتھڈے تھی تو سوچا آنا چاہیے۔""" وہ ہلکا سا ہنس کر """
بولی نشال کو اسکا لہجہ کچھ پراسرار اور عجیب لگا۔

ارے سویٹ ہارٹ بھائی کی برتھڈے نہیں ہے۔ بلکہ میری بیسٹی """
اور بھابھی کی برتھڈے ہے۔ مسز نشال اسامہ لغاری۔""" اس نے نشال

کے گرد باز و باندھا اور عام سے لہجے میں اس پر تہلکہ خیز انکشاف کر گئ۔
ہانیہ کی آنکھوں کے گرد اندھیرا چھا گیا۔اسے لگا تھا کہ اسکی سانسیں بند ہو جائیں گیں، پیروں کا کھڑا رہنا محال لگا۔ایک ہی جملہ دماغ پر ہتھوڑے کی طرح برس رہا تھا۔

مسز نشال اسامہ لغاری۔
مسز نشال اسامہ لغاری۔
مسز نشال اسامہ لغاری۔
مسز نشال اسامہ لغاری۔

یعنی جس شخص کے خواب وہ اپنی پلکوں پر سجائے بیٹھی تھی اس شخص کے نا صرف وجود بلکہ نام کی حقدار بھی اسی زمین پر موجود تھی جو بڑی شان سے

اپنی تمام تر نزاکت اور وجود کی رعنائیاں لیے کالے رنگ کی ساڑھی میں ملبوس محفل کی جان بنی ہوئی تھی۔

اووو۔ہیپی برتھڈے مسز اسامہ۔""""آخر میں اسکا گلا رندھ گیا۔ """"
پھول اس نے آگے کیے مگر گفٹ آگے نہ کر پائی کیونکہ وہ تو اسامہ کیلئے تھا اسے سوچ کر لیا گیا تھا۔

مجھے لگا اسامہ سر کی ہے،تو گفٹ بھی ان کیلئے لیا،آئی ایم سو سوری۔"""" """"
وہ لب کاٹتی،آنسو پر بند باندھتی اذیت سے بولی۔معاً اسامہ مزید برداشت نہ کرتے مڑا۔

اٹس اوکے میں ایڈوانس گفٹ سمجھ کرر کھ لیتا ہوں۔""" ماہین ہلکا سا """ مسکرادی جبکہ نشال کی نگاہیں اسکے متغیر چہرے پر ٹھہری تھیں جوان دونوں کو کالے رنگ میں ایک ساتھ کھڑا دیکھ کر ہو گیا تھا۔

پرفیکٹ کپل۔""" اسکے لبوں سے اچانک سرگوشی نما انداز میں نکلا اور """ وہ خود ہی کہہ کر تھم سی گئی۔ماہین نے بھی چونک کر اسکے کھوئے کھوئے انداز کو دیکھا۔

مجھے جانا ہے۔انجوائے دانائٹ۔""" وہ جبرا مسکرا کر منظر سے ہٹ گئی """ اور تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں سے نکل چکی تھی۔اسامہ کی پشیمان نگاہوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا وہیں نشال کی پرسوچ نگاہیں بھی اسکے تعاقب میں تھیں۔

باہر آتے ہی وہ فضا میں گہرے گہرے سانس لیتی دمے کی مریضہ لگ رہی تھی۔ تیزی سے سانس لیتے بیچ بیچ میں سانس اکھڑنے لگی تھی۔ غم عاشقی اتنا اذیت ناک ہوتا ہے، اسے دونوں کو ساتھ دیکھ کر اندازہ ہو گیا تھا۔

معاً اس نے ہاتھ میں پکڑا کارڈ دیکھا جہاں واقعی مسٹر کی بجائے مسز اسامہ لغاری لکھا تھا۔ اس نے کارڈ توڑ موڑ کر وہیں پھینک دیا۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی اپنی گاڑی کی طرف آئی اور سیٹ پر بیٹھتے ہی تھکے، پیاسے، لٹے مسافر کی طرح سیٹ کی پشت پر سر ٹکا کر تنفس سمبھالنے لگی۔

Zubi Novels Zone

کانپتے ہاتھوں سے فوراً کوئی نمبر ملایا۔

گل """اس نے سسکی بھری۔ رات کے بارہ بجے اسکی اچانک کال وہ """ بھی جب دونوں کے مابین ناراضگی کا دورانیہ چل رہا تھا، اوپر سے اسکا رونا

،گلِ رعنا جو ابھی سوئی تھی اسکی نیند بھک سے اڑی اور فورا بستر سے نکل کر باہر آئی اور تیزی سے دروازہ بند کرتی بالکونی میں نکل گئی۔

"" کیا ہوا ہے ہانیہ ؟ تم ٹھیک تو ہو ؟ کیا ہوا ہے ؟ مجھے بتاؤ۔ ہانیہ کچھ بولو یار ""

"" میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔

ہانیہ کو اسکی فکر مزید رونے پر مجبور کر گئی۔

"" شادی شدہ ہے وہ۔ "" وہ کپکپاتے لہجے میں بولی۔ گلِ رعنا تھم سی گئی۔ "" نام سننے کی ضرورت ہی نہیں تھی، وہ جانتی تھی کہ کس کی بات ہو رہی ہے۔ کیا وہ شخص اتنا گھٹیا تھا کہ بیوی بہن کے ہوتے ہوئے بھی دوسرے کی بہن بیوی کے ساتھ کھیل رہا تھا۔

ہاں وہ اتنا ہی گھٹیا تھا۔

سب ختم ہو گیا۔ گل میں نے جان بوجھ کر محبت نہیں کی تھی، سچی جان """ بوجھ کر نہیں کی۔ """وہ یوں بولی جیسے گل کو اپنے کردہ گناہ کی صفائی پیش کر رہی ہو۔

خود ہی ہو گئی""" وہ کہتے کہتے رو دی۔ """

واپس آجاؤ۔ """وہ صرف اتنا ہی بولی اور دیوار کے ساتھ نیچے بیٹھ گئی۔ """ دوسری طرف اسکے سانسوں میں ایک لمحے کیلئے وقفہ آیا۔احساس سوہان روح تھا۔

وہاں رہو گی تو اذیت ہو گی۔ """گلِ رعنا اسکی حالت کے پیش نظر اسکو """ نرمی سے سمجھانے لگی۔

سوری تمہیں اس وقت ڈسٹرب کیا۔میں سوچتی ہوں کیا کرنا ہے۔ """"

""""معاؔوہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولی۔گلِ رعنا مسکرادی اسکی معصوم ادا

پر۔

میں تمہاری وجہ سے کبھی ڈسٹرب نہیں ہوسکتی ہے۔سوجاؤ،کچھ نہ """"

سوچو۔شاباش۔""""اسے مزید ہدایات دیتے گل نے فون بند کردیا۔

اللہ نے تمہاری رسی کافی زیادہ ہی دراز کردی ہے اسامہ لغاری،مگر """"

جب وہ کھینچے گا تم آہ بھی نہیں کرپاؤ گے۔""""وہ فون بند کرتی زمین پر ہاتھ

سے لکیریں کھینچنے لگی۔

دوسری طرف روشنیوں میں سجے لغاری ہاؤس کی طرف ایک نظر دیکھتے

سسکی بھرتی گاڑی زن سے بھگا کر لے گئ۔آنسو لڑیوں کی صورت بہتے

چلے جارہے تھے۔

****

اختتامی حصہ۔

مزید چند دن بعد۔

سر یہ آفاق کنسٹرکشن کمپنی کے ساتھ آپ کی میٹنگ کی ڈیٹیلز۔"" ""

سیگریٹ عنابی لبوں میں پھنسائے گہری سوچوں میں غرق وہ کرسی پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا جب ہانیہ نے اسکے آگے فائل کی۔اس نے دوبارہ مخاطب کیا مگر جواب ندارد۔

ہانیہ نے تیسری دفعہ سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو دل کی دھڑکنوں میں انتشار پھیل گیا۔وہ کسی شاعر کی غزل، کسی مجسمہ ساز کا شاہکار لگ رہا تھا۔وجاہت کا شاہکار وہ مرد ساحر تھا۔اس میں جانے کونسی کشش تھی کہ وہ اس رات کا

منظر اور تلخ حقیقت ایک پل کیلئے بھول کر اسے دیکھتی رہ گئی۔ مگر اگلے ہی لمحے اسکے ساتھ کوئی نازک سا سراپا خیال میں ابھرا، اسکی آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگیں۔ اس نے اس سے نظریں ہٹاتے چہرے کے تاثرات سرد کر لیے۔ اسے خود پر حیرت تھی کہ ریزائن کیوں نہیں دیا.

کیا وہ 'اسکی' باتوں کے زیر اثر فتح کی امید میں ہے؟ اسکے دماغ میں ایک ملاقات ابھرنے لگی اس سے پہلے کردار واضح ہوتے اسامہ نے سیگریٹ لبوں سے نکال کر ایش ٹرے میں مسلی اور اچانک اس کی طرف دیکھا کہ وہ جو اسے دیکھتے ہوئے کچھ دنوں پہلے اپنی اور 'اس' کی ملاقات کے بارے میں سوچ رہی تھی ہڑبڑا کر رخ موڑ گئی۔ اسکی حرکت پر اسکے لب نا چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ میں ڈھلے۔ اس مسکراہٹ میں شرمندگی اور ترس کے رنگ بھی نمایاں تھے۔ اسے افسوس تھا اس لڑکی کو مہرہ بنانے پر، مگر وہ کیا کرتا اسکے علاوہ گلِ رعنا جیسی مضبوط اور گھنڈی لڑکی سے بدلا لینے کا کوئی طریقہ نہیں تھا۔

مس ہانیہ کافی پینے چلیں۔""وہ کرسی سے اٹھتا شرٹ کے بازو فولڈ "" کرنے لگا۔ہانیہ نے ایکدم حیرت سے اسے دیکھا۔وہ بھلااسکے ساتھ کیوں کافی پینے جائے گی؟ جبکہ گھر میں اسکی بیوی بھی موجود تھی۔وہ عیاش مرد لگتاتونہیں تھا۔اس نے بے ساختہ سوچا۔

"" جی؟ ""

"" Can I have coffee with you? ""

اسکی کرسی کے پاس میز پر دونوں ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے اس نے آہستہ سے اپنے الفاظ دہرائے۔ہانیہ پھٹی نگاہوں سے اسکا یہ روپ دیکھنے لگی۔ اشتعال کی ایک لہر اسکے وجود میں سرائیت کر گئی۔

لیکن یہ میری جاب کا حصہ نہیں ہے۔""اس نے تڑخ کر انکار کیا۔ ""

ہم بہت سے ایسے کام کرتے ہیں جو ہمارے مزاج یا جاب کا حصہ نہیں "" ہوتے، تو پھر کافی پینے میں کیا حرج ہے۔آپ کہتی ہے تو چائے پی لیتے ہیں۔کیا خیال ہے؟""دل حقیقت جاننے کے باوجود بغاوت پر اترتا اسکی زرا سی قربت پر بے حال ہو رہا تھا، ساتھ ہی اسکے ساتھ جانے کیلئے مچل رہا تھا، جبکہ دماغ بعض رکھ رہا تھا۔وہ اسکا نہیں تھا، بلکل بھی نہیں تھا۔وہ اسکے ساتھ کیسے جا سکتی تھی۔

جبکہ اسکا دوبارہ انکار سنتے وہ اشتعال دباتا ماہین پر سخت غصہ تھا جس نے اسکا بنا بنایا کھیل بگاڑ کر رکھ دیا تھا۔اس سے پہلے یہ کھیل مزید بگڑتا اسے کچھ نہ کچھ کرنا تھا۔

اسلام آباد جانا ہے ایک میٹنگ کے سلسلے میں""وہ پیچھے ہٹتا بے تاثر"" لہجے میں بولی۔ہانیہ 'اوکے' کہتی فائلز سمیٹنے لگی۔وہ خاموشی سے اسکے تاثرات دیکھتی رہا۔پہلے والی رونق ماند پڑ چکی تھی اور وجہ وہ اچھے سے جانتا تھا۔

کب جانا ہے سر؟""ہیل کی تک ٹک ایکدم رکی،ساتھ ہی اس نے"" پلٹ کر سوال کیا۔

آج۔""وہ ایک لفظی جواب دیتا کھڑکی کے پاس کھڑا ہو کر سیگریٹ"" سلگانے لگا،دروازہ کھلا اور ساتھ ہی بند ہوا تھا۔اسامہ نے اسکے جاتے ہی دروازے کی جانب دیکھا تھا۔

مس ہانیہ کے ساتھ تم سے ملنے کیلئے اسلام آباد آرہا ہوں۔امید ہے کہ """ ہماری ملاقات اچھی رہے گی۔تیار رہنا۔""" گلِ رعنا کے نمبر پر میسج چھوڑتے وہ لیپ ٹاپ اور کوٹ اٹھا کر باہر نکل گیا۔

****

""" کہاں جارہے ہیں؟""" اسے آفس سے اتنی جلدی واپس آتا دیکھ کر اور فوراً سٹڈی میں جاتا دیکھ کر وہ باہر ہی رک گئی،اسے مناسب نہ لگا اسے ڈسٹرب کرنا۔وہ باہر نکلا اور چینج کرنے چلا گیا۔اب جب وہ شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال سنوار رہا تھا تو وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی۔دل کی حالت صبح سے ہی عجیب ہو رہی تھی۔یوں جیسے کچھ عجیب ہونے والا ہے۔

""" اسلام آباد۔""" اس نے گھڑی پہنتے ہوئے جواب دیا۔

"""کیوں؟""" لہجے میں ڈر اور خوف سمٹ آیا۔ جانے کیوں؟ """

"""کام ہے یار۔ صبح چھ بجے واپس تمہارے پاس ہوؤں گا۔""" وہ اسکا گال تھپتپاتا نرمی سے بولا جبکہ اسکی سانسیں اسکے جانے کا سن کر بکھر گئیں۔

"""اگر میں کہوں کہ پلیز نہ جائیں۔""" وہ اچانک اسکا بازو تھام گئی۔ وہ تھم سا گیا اسکے لہجے اور انداز پر۔

"""جانا ضروری ہے ڈئیر۔ اور یہ آخری بار ہے، زندگی کے سب تاریک باب ختم کر کے واپس آؤں گا صرف تمہارے لیے۔""" اس نے آنکھیں موند کر اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکرا دی مگر اسکے دل کو کسی صورت قرار نہ آیا۔

چند گھنٹوں کی بات ہے پھر تم سو جانا، صبح تمہارے جاگنے سے پہلے تم """"
مجھے یہاں پاؤں گی۔"""" وہ اسے بہلا رہا تھا یونہی پیشانی سے پیشانی ٹکائے۔
مگر اسکی سانسیں پھولنے لگی تھیں جنہیں وہ چھپانے کی ناکام سی کوشش کر
رہی تھی۔ معاًوہ فون کی آواز سنتا پیچھے ہٹا۔ نشال پیچھے ہوتی بیڈ پر گر گئی۔

خدا حافظ۔ صبح ملتے ہیں۔"""" وہ واپس آیا اور اسکے پاس کھڑا ہوتا اسے """"
الوداع کہنے لگا۔ وہ خالی خالی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

جلدی آیئے گا پلیز۔"""" اسکی ٹھوڑی کپکپا گئی۔ اسامہ نے ہلکا سا مسکرا """"
کر آگے بڑھ کر اسکے ماتھے پر مہر محبت ثبت کی وہ گہری سانس بھرتی خود کو
ڈھیلا چھوڑ گئی۔ اسے اندازہ ہی نہ ہوا کہ وہ کب اسے اپنے جادو میں قید کر
کے چلا گیا۔ وہ اسکی غیر موجودگی پر تڑپ کر اٹھی اور جلدی سے بالکونی کی

طرف بڑھی۔اسکی گاڑی گیٹ سے اوجھل ہو رہی تھی۔وہ وہیں کھڑی ہو کر اسے دیکھنے لگی، گاڑی گیٹ سے نکلی، گارڈ نے دروازہ بند کیا وہ تھکے قدموں کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔اسے ٹھنڈے پسینے آ رہے تھے۔

وہ سٹڈی میں کیا کر رہا تھا اتنی دیر؟"""دفعتاً اسے کچھ یاد آیا تو جلدی سے """ اٹھی اور سٹڈی روم کا ایک ایک حصہ دیکھنے لگی مگر کچھ نہ ملا۔لیکن اسکا دل کہہ رہا تھا کہ یہاں کچھ ہے۔دراز کھولنے سے وہی ڈائری ملی جسے کچھ دن پہلے اس کے آنے پر اسامہ نے دراز میں چھپایا تھا۔وہ لب دبا گئی۔
کیا یہ ٹھیک تھا؟وہ پہلے بھی ڈائری پڑھ کے کافی اذیت سہہ چکی تھی،اب نہیں سہنا سکتی تھی۔
مگر دل کی خاطر کھولی۔

""" نئی زندگی کا آغاز ایک پرانے ہمسفر کے سنگ، یہ آغاز بہت خوبصورت ہے کیونکہ اسکا آغاز بغیر کسی رشتے کے نہیں بلکہ ایک جائز تعلق کی بنیاد رکھنے کے بعد ہو رہا ہے۔

کیا مجھے اس سے محبت ہو رہی ہے؟ اسکے ساتھ کی عادت ہو رہی ہے؟ روز صبح بائیں جانب اسے دیکھنا اچھا لگ رہا ہے؟

اگر ہاں تو پھر وہ کیا تھا جو گل کے ساتھ تھا؟ شاید ضد یا شاید وقتی کشش۔

ہاں وہ محبت ہوتی تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ مرد محبت سے دستبردار ہو جائے۔

ناممکن! مرد مر تا مر تا مر جائے مگر غیرت کا مارا محبت کو کسی اور کے پہلو میں نہیں دیکھ سکتا۔ وہ واقعی محبت نہیں تھی۔""" اسکے لب آسودگی سے مسکرائے، اس نے صفحہ پلٹا۔

""" وہ بدل گئی ہے، بقول اسکے وہ حسین ہو گئی ہے مگر وہ مجھے حسین نہیں لگتی۔ وہ آج بھی وہی سانولی سی نشال لگتی ہے جو دوپٹے میں چھپی انگلیاں

چٹخاتی بات کرنے سے پہلے سو دفعہ ہکلاتی تھی۔ جس کے لمبے کالے بال چوٹی کی صورت میں اسکے وجود کا احاطہ کیئے ہوئے ہوتے تھے۔ میرے لیے وہ نہیں بدلی اور نہ ہی میری آنکھوں کیلیئے۔ """"

اب کی بار وہ بے ساختہ ہنس دی۔ زخمی تڑپتے دل کو سکون مل رہا تھا جیسے اسکے الفاظ نہیں کوئی مرہم ہو جو اسکے وجود پر رکھا جا رہا ہو۔ وہ آہستہ آہستہ شروع سے ڈائری پڑھنے لگی۔

"""" اسے پتا چل گیا میری شادی کے بارے میں، اسے پتا چلنا ہی تھا مگر اس مقام پر آکر میں ہرگز نہیں چاہتا تھا اسے پتا لگے۔ اگر سارا کھیل خراب ہو گیا تو؟

مجھے پہلی بار خوف آیا، کھیل خراب ہونے کے ڈر سے نہیں بلکہ نشال کی دعا رد ہونے سے اس نے کہا تھا کہ

'میں دعا کروں گی کہ حساب کتاب بے باک کرتے کرتے دیر نہ ہو جائے '

اگر واقعی مزید دیر ہو گی تو اسے بہت اذیت ہو گئی اسلیے میں مزید دیر نہیں کرنا چاہتا۔"""" یہاں آکر اسکی آنکھیں حیرت اور خوف کے مارے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں اور وہ دم سادھے بار باران الفاظ کو پڑھ رہی تھی۔ کیا وہ اس حساب کتاب کے چکر میں دو لوگوں کی زندگیوں سے کھیل رہا تھا۔ایک بار پھر اسکا سانس اکھڑنے لگا۔

آہہہ آخر آہی گیا وہ دن، سب حساب کتاب بے باک ہو جائیں """" گیں۔وہ میری چوکھٹ پر آئے گی مجھ سے رحم کی بھیک مانگے گی، روئے گی گڑگڑائے گی اپنی جان سے پیاری دوست کیلئے، بخدا کیا حسین منظر ہو گا۔ ایک سال کی ساری اذیتوں کا بدلہ لوں گا تم سے گلِ رعنا، میں نے کہا تھا نا کہ تمہیں جھکا کر توڑ دوں گا، دیکھو آج شام تک جھکو گی میرے سامنے۔ کہا تھا نا کہ اسامہ لغاری اپنی ضد کا بڑا پکا ہے چاہے اس ضد کے نتیجے میں کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہو! ویسے کیا نقصان ہو گا؟ اب تو سب کچھ ٹھیک ہو

جائے گا۔ہاں بلکل سب سے ٹھیک ہو جائے گا۔ کل صبح ایک نئے سورج کے ساتھ ساتھ ایک نیا آغاز ہو گا بغیر کسی نقصان کے۔انشاللہ۔""" وہ سن ہاتھوں سے ڈائری کو دیکھتی رہ گئی ہے۔وہ ضدی شخص،اس قدر آگے نکل گیا تھا اور اسے اندازہ بھی نہ ہوا۔اچانک اسے کھانسی کا دورہ پڑا۔اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے میز تھاما اور وہاں پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلنے لگی۔آنکھوں کے سامنے اسکے الفاظ ناچ رہے تھے۔

""""اور ہاں میں جب تک بدلا نہ لے لوں مجھے سکون نہیں ملتا۔بدلے کے چکر میں میں نے بہت نقصان اٹھائے ہیں، مگر پھر بھی میں نہیں سدھر پایا"""" اس نے سوکھے لبوں سے پانی لگایا کئی چھینٹے نیچے اور کئی گردن پر پھسلتے چلے گئے۔وہ وہیں بیٹھ گئی اور سانسیں ہموار کرنے لگی۔اسے ایکدم قے آنے لگی مگر اس نے منہ پر سختی سے ہاتھ جمایا۔اس میں واشروم تک جانے کی بلکل ہمت نہ تھی۔

کیا کیا آپ نے اسامہ ؟ضد کی خاطر دو لوگوں کو برباد !اووو خدا۔"""" """"

اسکے سامنے ہانیہ کا چہرہ لہرایا۔ جبکہ گلِ رعنا کو اس نے نہیں دیکھا تھا مگر پھر بھی اس سے ہمدردی ہوئی تھی۔

وہ رونے لگی اپنی حالت کی پرواہ کیے بغیر۔

اسامہ۔""""وہ حلق کے بل چلائی۔ """"

معاً اسے اپنے ارد گرد فون کی آواز سنائی دی وہ ایک لمحے کیلئے ساکت ہوئی اگلے ہی لمحے ہوش میں آتے گردن گھمائی۔ ٹیبل پر اسامہ کو فون پڑا تھا۔

اس نے جلدی سے اٹھایا مگر اوپر موجود نام دیکھ کر تنفس بگڑنے لگا۔

کانپتے ہاتھوں سے فون یس کر کے کان کو لگایا۔

اسامہ لغاری اللہ پوچھے تمہیں ظالم انسان، کہاں لے کر گئے ہو ہانیہ """"
کو۔ چھوڑ دو اسے وہ معصوم ہے کیا بگاڑا ہے اس نے تمہارا، میں نے کیا بگاڑا
ہے تمہارا، کیوں کر رہے ہو یہ؟
تم مجھ جھکانا چاہتے تھے، میں تیار ہوں، ٹوٹنے کیلئے بھی تیار ہوں، بس اس
سے بات کروادو میری، واپس بھیج دو اسے، تمہیں اللہ کا واسطہ ہے۔ وہ پہلے
ہی تمہاری محبت میں پاگل تھی اب تو مر ہی جائے گی۔ یا اللہ۔ """"فون
اٹھاتے ہی کسی لڑکی کی نم آواز اُبھری جو اسکا دل چھلنی کر گئی اُس نے جلدی
سے فون بند کر دیا اور وہیں نیچے بیٹھے بیٹھے میز کے ساتھ ٹیک لگا کر رو دی۔
اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کرے تو کیا کرے۔

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے اسی کا فون اٹھا کر اسکے دوسرے نمبر پر کال
ملائی۔ جو ہر وقت آن رہتا تھا کیونکہ وہ اسکا ذاتی فون اور ذاتی نمبر تھا جبکہ
اس فون پر کوئی بھی اس سے رابطہ ہر سکتا تھا۔

اسامہ۔""کال اسکی توقع کے عین مطابق فوراًاٹینڈ ہوئی تھی۔اس "" نے ہچکی بھری۔

اسامہ نے بے چینی سے ایک نظر ڈرائیو اور ساتھ بیٹھی ہانیہ پر ڈالتے چہرہ شیشے کی طرح کیا۔

""وو،،اپس آج،،جائیں،ں پپ،،پل،،یز۔مم،،میں ٹٹ،،ٹھیک نہیں ہوں،چ،،چھوڑدیں،،،ضد،،،بب،،بدلہ،،پلیز،،""

کیاہورہاہے تمہیں نشال؟کہاں ہو تم؟""وہ ٹیک چھوڑتا دھاڑا تھا۔ "" اسکی بکھرتی سانسیں اسکی سماعتوں سے ٹکراتی اسے لمحوں میں بے چین کر گئیں۔

مم،،میرا،،دد،،دم،،گھٹ،اسامہ،،واپس،،،،پلیز،،،چھوڑدیں """

اسے،،،،اسامہ۔"""وہ ٹوٹے پھوٹے لہجے میں بولی۔کیسا بدلہ؟

کیسی ضد؟

کون گلِ رعنا؟

کون ہانیہ؟

کونسی مات؟

Zubi Novels Zone

.یادرہاتواسکا بکھراوجود

گاڑی واپس موڑو جلدی۔سپیڈ تیز کرو!"""وہ دھاڑا تھا۔دوسری """

طرف نشال نے ہچکی بھرتے پر سکون سانس لی۔

****

لیکن سر؟""ہانیہ پریشان ہوئی۔ مگر وہ اسکی طرف متوجہ ہی کب تھا ""
اسکا پور پور فاصلے پر موجود نشال کی طرف متوجہ تھا۔

نشال کچھ بولو ڈیم،،""ہانیہ نے اذیت سے آنکھیں موندتے سیٹ ""
سے ٹیک لگادی۔ وہ شطرنج کی بساط پر مہرہ بنی یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ
میٹنگ کا جھوٹ بول کر در حقیقت اسے اندھیر نگری میں جھونکنے جارہا تھا،
جہاں نا صرف اسکی محبت کا شیش محل زمین بوس ہونا تھا بلکہ وہ گلِ رعنا
سے بھی نظریں نہ ملا پاتی۔

اسامہ،،،""اس نے رکتی سانسوں سے اسے پکارا۔ ""

"""میں آرہاہوں، کچھ نہیں کررہامیں، پلیز تھوڑی دیر۔ تم پانی پیو۔""" وہ ڈرائیور، گارڈ، ہانیہ سب کو نظرانداز کرتا بے قراری سے اسے مخاطب کرتا کوئی دیوانہ ہی لگا تھا۔

"""اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ اففففف میں نے کیوں اسکی بات مان کر دھیان نہیں دیا۔""" اسامہ نے ہاتھ کی مٹھی بنا کر ماتھے پر ماری۔

"""نشال۔""" اسکی سانسوں کو محسوس کرتا وہ آنکھیں بند کئے بے قرار لہجے میں بولا۔

"""میرے وجود،،،پ،،،پر،،ج،، جلن ہورہی ہے،، مم،،میرا،، سر""" وہ آنسوؤں کے درمیان کہتی اسے بے چین کر گئی۔

آئی لو یو۔""اسکی رگوں میں بہتا خون اسکی اگلی مدھم سر گوشی نما آواز ""
پر منجمد ہو گیا۔

آئی لو یو ٹو۔""اسکی آواز بھی کسی سر گوشی سے زیادہ نہ تھی،جو کسی کو ""
نہیں سنائی دی تھی سوائے نیچے میز کے ساتھ سر ٹکا کر سینا مسلتی، گہرے
گہرے سانس بھرتی نشال کے۔
یہ ایک غیر ارادی عمل تھا۔
آہھھھہ۔""وہ ایکدم کراہی۔اگلے ہی لمحے صبح کا کھایا پیا قے کی ""
صورت میں باہر آیا تھا۔

نشال تم ٹھیک ہو؟ کیا ہوا ہے؟ایک منٹ فون بند مت کرنا""اس ""
نے جلدی سے ماہین کو کال ملا کر اسکے کمرے میں جانے کا کہا۔

نشال۔ ""جواب ندارد۔ ""

نشال۔ ""خاموشی۔ ""

نشال۔ ""خوفناک سناٹا ""

نشال ""دروازہ کھلنے کی آواز اُبھری۔ ""

Zubi Novels Zone

نشال۔ ""ایک اور آواز اسکی آواز کے ساتھ ملی تھی۔ وہ آواز ماہین لغاری کی تھی۔ فون ایک دم بند ہوا تھا۔ اس نے کئی بار کوشش کی ملانے کی مگر نا ماہین نے فون اٹھایا، نہ ہی اس نے۔ ""

وہ ڈوبتے دل کے ساتھ ڈرائیور پر دھاڑتا سڑک پر نگاہیں ٹکا گئی۔ ہانیہ کو پہلی بار اسکی حالت دیکھ کر خوف آیا، دماغ میں 'اسکی' آواز اُبھری تھی مگر اس نے جلدی سے سر جھٹک دیا۔

****

گاڑی جونہی گیٹ کے باہر رکی وہ موقع کی دیر کیے بغیر اندر بھاگا، ہانیہ کے قدم بھی نا چاہتے ہوئے اسکے پیچھے اٹھے۔

نشال۔"" وہ سیڑھیوں پر بھاگتا دروازہ کھولتا گھر کے اندر داخل ہوتا "" دھاڑا۔ مگر اسکی دھاڑ دیواروں سے ٹکرا کر واپس آ گئی۔

نہ کوئی سانولا وجود نظریں جھکائے ابھرا نہ ہی کوئی خوبصورت وجود روٹھا روٹھا سا سامنے آیا۔

اسکی سانسیں تھمنے لگیں۔

نشال نیچے آؤ۔ """اس نے ہنس کر کہا کہ وہ اسکا حکم نہیں ٹالے گی۔ مگر """
وہ نہ آئی۔

نشال میں اوپر آیا تو سزا دوں گا تمہیں """ اسکا لہجہ ایکدم بھاری ہوا تھا۔ """
وہ اب بکھرے حلیے میں سرخ مخملی قالین پر لڑکھڑاتے قدم رکھتا
سیڑھیاں چڑھ رہا تھا، اسکے پیچھے ہانیہ بھی چلنے لگی۔

نشال۔ """وہ کمرے کے دروازے کے سامنے ایک آخری امید کے """
تحت رک گیا۔ آہستہ سے ناب گھمائی ہلکی سی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا۔
خالی کمرے نے اسکا منہ چڑایا۔

نشال۔""""اس نے نگاہیں کمرے میں گھمائیں۔ نظریں سٹڈی کے کھلے """"
دروازے پر جا کر رک گئیں۔وہ مردہ قدموں سے آگے بڑھا،دل چیخ کر
روک رہا تھا،آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا،جونہی سٹڈی روم میں
قدم رکھا اور نگاہ سینٹر ٹیبل کے ساتھ گری ہوئی نشال پر گئیں اسکی فلک
شگاف چیخ بے ساختہ تھی۔وہ آنکھیں موندے بکھری حالت ارد گرد
بکھری چیزوں کے پڑی تھی۔اسکے ہونٹوں پر آسودگی سے بھرپور
مسکراہٹ تھی۔چہرے پر بلا کا سکون تھا۔

Zubi Novels Zone

ماہین ساکت وجود کے ساتھ وہیں دیوار کے پاس ٹیک لگائے کھڑی تھی۔نہ
رو رہی تھی،نہ ہل رہی تھی،گویا سکتہ چھا گیا تھا۔بے یقینی ہی بے یقینی
تھی۔

"""" مجھے لگتا ہے اسے بہت دیر ہو گئی ہے۔ """"

"" مجھے چھوڑیے گا مت۔میں اکیلی رہ جاؤں گی۔ ""

"" اگر حساب بے باک کرتے کرتے دیر ہو گئی تو؟ ""

میں دعا کروں گی کہ حساب کتاب بے باک کرتے کرتے دیر نہ ہو جائے۔ ""

"" اگر میں کہوں کہ پلیز نہ جائیں۔ ""

"" جلدی آیئے گا پلیز۔ ""

وہ بے یقین سا آہستہ سے اسکی طرف بڑھا، ٹشو سے اسکا چہرہ صاف کیا جیسے وہ سو رہی ہو۔

""اٹھو یہاں سے، بیڈروم میں سونے کا کہا تھا نیچے تھوڑی۔""وہ ہنسا۔ ""

ہانیہ نے بمشکل اپنی چیخ کا گلا گھونٹا۔ماہین کی نظریں تو اس پر جمی ہوئی تھیں۔ اور وہ خود ہل بھی نہیں رہی تھی۔

""نشال میں نے تم سے کیا کہا ہے سنا نہیں؟""وہ ٹشو باکس پھینکتا چیخا۔ ""

""چھوڑ دیے سب حساب کتاب، چھوڑ دی ضد، دیکھو کسی کو کچھ نہیں کہا۔

اب تم کیوں ضد کر رہی ہو؟ کیوں نہیں مان رہی میری بات؟ اٹھو نا! نشال اٹھ جاؤ۔ ""

وہ آہستہ سے اسکے ماتھے کے ساتھ ماتھا ٹکا گیا۔

آنکھوں کھولو نشال، آنکھیں کھولو"""وہ اسے جھنجھوڑنے لگا، مگر نشال """ کی مسکراہٹ جوں کی توں تھی۔

نشال میں نے تمہیں نہیں چھوڑا، اور تم نے ________""" اسکے """"" بعد لغاری ہاؤس نے اس مغرور اور ضدی شخص کی آہیں چیخیں، سسکیاں خود میں سمیٹیں تھیں۔ سب ملازمین اور اسکے ماں باپ اسے روتا دیکھ کر ساکت رہ گیے تھے وہ اسکا سر اپنی گود میں رکھے دیوانہ وار چومتا نجانے کیا کیا کہہ رہا تھا۔

تم نے چند گھنٹے میرا انتظار کیوں نہیں کیا؟ مجھے نئے دن کا سورج """ تمہارے ساتھ دیکھنا تھا۔ نشال کیوں؟"""وہ دھاڑیں مار کر رو رہا تھا اسے

کوئی فرق نہیں ہڑ رہا تھا کہ وہاں کون کون ہے۔اسکا ایک نقش چومتا وہ اسے خود میں جزب کر لینا چاہتا تھا۔اسکی پکڑ مضبوط ہوتی جارہی تھی جب مسز لغاری کو مجبوراً آگے آنا پڑا مگر وہ دھاڑ کر انہیں دور کرتا نشال سے شکوے شکایت کر رہا تھا۔

اووو خدا میری ضد کی اتنی بڑی سزا۔ نہیں"""وہ حلق کے بل چلایا۔ """

"""پتا ہے ماہین میں نے سنا تھا کہ مرنے کے بعد سب سے آخر میں سننے کی حس ختم ہوتی ہے۔یہ چیز مجھے سکون بخشتی ہے کہ میں سن سکوں گی کہ کون ہے جو میرے مرنے پر غمگیں ہے لیکن پھر سوچتی ہوں کہ جنہیں زندگی میں مجھ سے کوئی محبت نہ تھی وہ میرے مرنے کے بعد کیا خاک روئیں گیں؟ """

ایکدم ماہین کا سکتہ ٹوٹا تھا اور اتنی زور سے چیخی تھی کہ درختوں سے پرندے پھڑ پھڑا کر اڑ گئے۔

وہ گرنے کے انداز میں اسکے پاس جا کر گری اور اسکا ہاتھ تھامتے اس قدر روئی کہ وہاں موجود ہر شخص دہل گیا۔

وہ دونوں بہن بھائی اسکے لاغر بے جان وجود کے پاس دھاڑیں مار کر روتے اذیت میں تھے۔انکے دل شدت غم سے پھٹ رہے تھے۔

"""" مجھے زندگی میں صرف دو لوگوں سے محبت ہے۔ماہین لغاری اور

""""_____

اور""""ماہین نے شرارت سے کہا۔ """"

اسامہ لغاری۔"""وہ جذب کے عالم میں بولی تھی۔ """

ماہین کی سسکیوں آہوں دھاڑوں میں اضافہ ہوا تھا۔

اسامہ لغاری سے ملنا ہے""" پھولوں کے پاس کھڑی نشال کے کانوں """ سے نسوانی آواز ٹکرائی۔آواز سے صاف واضح تھا کہ وہ جو بھی تھی اسکا گلا خراب ہے۔اس نے غیر ارادی طور پر پلٹ کر دیکھا،سفید ٹاپ اور نیلی جینز میں ملبوس وہ لڑکی کوئی اور نہیں ہانیہ محمود تھی۔

وہ اسے پہچان گئی تھی کیونکہ کچھ دنوں پہلے ہی تو وہ اس سے اسامہ کی سیکرٹری کے طور پر ملی تھی۔

آنے دیں۔"""ہاتھوں میں پھول پکڑے وہ خود ہی آگے بڑھی،جب """ ہانیہ نے اسے دیکھا۔وہ کئی لمحے حسرت اور دکھ سے اسے دیکھتی رہی اور پھر آگے بڑھ کر سلام کیا۔

وعلیکم السلام۔کیسی ہیں؟""نشال اسے اپنے ساتھ لیے لان میں ہی جا "" بیٹھی۔

اسامہ سر سے ملنا ہے۔""اسکا دم گھٹ رہا تھا،اس شخص کی بیوی کے "" سامنے بیٹھتے ہوئے جس کے حوالے سے کئی خواب دیکھ کر وہ اسلام آباد سے کراچی آئی تھی۔ لیکن وہ شخص تو پہلے سے ہی کسی اور کا ہو چکا تھا۔گلا رونے کے باعث بیٹھ چکا تھا۔نشال بغور اسکی سرخ آنکھیں دیکھنے لگی۔

ریزائن کرنے آئی ہو؟""اسکے ہاتھ میں پکڑی فائل دیکھ کر اس نے "" پوچھا۔ہانیہ نے چونک کر اسے اور پھر فائل کو دیکھا۔

جی۔""" آنکھیں چھلکنے کو بے تاب تھیں۔ مگر وہ زبردستی مسکرادی۔ """

نشال اسکی جھوٹی مسکراہٹ پر مسکرادی۔

اس نے آگے بڑھ کر ہانیہ کے ہاتھ سے فائل پکڑی اور ریزیگنیشن لیٹر (استعفیٰ) نکال کر دیکھا اور پھر اسکو فولڈ کر کے کئی تہوں میں بدل دیا۔

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ ریزائن مت کرو ڈیئر۔ """

کامیاب ہو جاؤ گی ایک نا ایک دن۔ """ اس نے آہستہ سے کہا اور آسودگی سے مسکراتے ہوئے وہ لیٹر اسے واپس کر دیا۔

ہانیہ دروازے کے پاس کھڑی اس کا پر نور چہرہ دیکھتی منہ پر ہاتھ رکھ کر خود کو چلانے سے روکنے لگی۔

کیا اسے پتا تھا کہ وہ جانے والی ہے؟

اسکا دل چاہا وہ بھی ان دو وجودوں کی طرح دھاڑیں مار کر روئے۔ دو دفعہ کی ملاقات میں جانے کی کشش تھی کہ اسکا دل شدت غم سے پھٹا جا رہا تھا۔ اس لڑکی کو دیکھتی تو آنسو خود بخود بہنے لگ جاتے۔

آئی لو یو"""دوسری طرف اسکا سر اپنی گود میں رکھے اسکی آخری """ سرگوش یاد کرتے اسامہ لغاری کا پورا اکھو کھلا ہو گیا۔ وہ یاد کرتے اسکے ہاتھ کی مٹھی کو اپنے مضبوط ہاتھ میں لیے اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکراتا ایک بار پھر بری طرح ضبط کھو بیٹھا تھا۔

اسے دو لوگوں سے محبت تھی، دو لوگوں پر اعتماد تھا، دو لوگوں سے انسیت تھی اور اسکے مردہ وجود پر خود بھی مر جانے والے بھی صرف دو ہی لوگ تھے۔

اسامہ لغاری اور ماہین لغاری۔

اور دور کھڑا تیسرا وجود ہانیہ محمود جسے وہ صبر کی تلقین کر چکی تھی اور اشاروں میں اسے اسامہ کے ملنے کا بھی کہہ چکی تھی۔

وہ جا چکی تھی۔

اتنی جلدی؟

کیوں؟

شاید اسے جانا ہی تھا۔

اسے آزاد ہونا تھا ہر طرح کی نفرت سے۔

اسے آزاد ہونا تھا خود پر چڑھی مصنوعی چادر سے۔

اسے آزاد ہونا تھا ہر تکلیف ہر درد سے۔

اسے آزاد ہونا تھا ہر محرومی سے۔

اسے آزاد ہونا تھا احساس کمتری سے۔

اسے آزاد ہونا تھا لوگوں کے طعنوں سے۔

اسے آزاد ہونا تھا جھوٹی محبتوں سے۔

اسے آزاد ہونا تھا ہر طرح کی بے سکونی سے۔

اسے آزاد ہونا تھا خود غرض لوگوں کے چنگل سے۔

سو وہ ہو گئی۔

مگر اس آزادی کے چکر میں وہ دو لوگوں کو اپنے وجود میں قید کر گئی تھی کبھی آزاد نہ کرنے کیلیئے۔

ماہین لغاری اور اسامہ لغاری کو۔

ایک اسکے ماتھے پر ماتھا ٹکائے بیٹھا ہوش و حواس سے بیگانہ تھا تو دوسری اسکا ہاتھ ہونٹوں سے لگائے ہوش و خرد سے بیگانی بس روئے چلے جا رہی تھی۔

نشال اسامہ لغاری کا باب ختم ہوا تھا، اس کی زندگی ایک ناول کی کہانی کی مانند تھی، پورے ناول میں اذیتیں، آخر میں خوشیاں اور پھر ناول ختم، فرق صرف اتنا تھا کہ یہاں ناول نہیں ختم ہوا تھا وہ خود ختم ہو گئی تھی۔

****
******

کچھ سالوں بعد۔

Assistant Commissioner Maheen Laghari

باہر بورڈ پڑھ کر اسکے لب پھیلے تھے۔وہ جانتا تھا کہ اس سے ملاقات ضرور ہو گی مگر اسکا نام اور عہدہ پڑھ کر لب خود بخود مسکرائے تھے۔اس نے بے ساختہ ٹائی ڈھیلی کی اور اندر داخل ہوا۔شلوار قمیض میں ملبوس گلے میں دوپٹہ ڈالے وہ میز پر جھکی تیزی سے قلم چلا رہی تھی۔

ہیلو اسسٹنٹ کمشنر صاحبہ""اور مقابل کا ہاتھ ساکت ہو گیا اس آواز "" پر۔ایک پل کیلئے وہم سمجھا مگر جب نگاہیں اس سے ٹکرائیں تو ہر چیز گویا ساکت ہو گئی۔یہ اسکا وہم نہیں تھا بلکہ حقیقت تھی۔

تم""وہ چیخی تھی،خوشی سے۔مگر پھر گڑبڑا کر سیدھی ہوئی۔ ""

زاویار یوسف۔اپوائنٹمنٹ ہے محترمہ ایسے نہیں آتا میں۔""اس نے "" جتا کر بتایا وہ بس گھور سکی۔

بیٹھیے۔""چبا کر کہا ورنہ اس کمیٹڈ اور اسلام آبادی چھچھورے کو اتنی "" عزت دینی بنتی تو نہیں تھی۔

تشکر۔""""وہ ہلکے پھلکے لہجے میں کہتا سامنے بیٹھنے کی بجائے صوفے پر """"
ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا۔

کیا کام ہے؟""""وہ بمشکل ضبط کرتی بولی۔ورنہ دل تو چاہ رہا تھا کہ کھینچ """"
کر دو لگائے جو اسے ازیت کی بھٹی میں جھونک کر خود مزے کی زندگی گزار
رہا ہو گا اور اب اسے سامنے دیکھ کر اسکے زخموں پر نمک چھڑک رہا تھا۔

میں جس جگہ کمپنی بنا رہا ہوں وہ حکومتی اراضی نہیں ہے۔میرے """"
باپ کے حق حلال کی کمائی سے خریدی گئی زمین ہے،اور مجھے دو نوٹس مل
چکے ہیں۔کیسی اسسٹنٹ کمشنر ہو تم یار___ """"

یار نہیں۔""""وہ لب بھینچ کر بولی۔ """"

ویسے کیوں ؟"""وہ سوچنے کے انداز میں انگلی ہونٹوں پر رکھتا بولا۔ """
ماہین نے مٹھیاں بھینچیں۔

مسئلہ بتاؤ۔"""اسی کے انداز میں بولی بقول اسکے اسے عزت راس """ نہیں تھی۔

تم نے ہی ٹوکا۔"""وہ شان بے نیازی سے بولا۔ """

ہاں تو میں کہہ رہا تھا یار دوسری بار نوٹس آچکا ہے،یہ کیا بات ہوئی پہلے """ اپنا ریکارڈ تو ٹھیک کرلو کیونکہ میرے پاس پورا ریکارڈ موجود ہے۔""""اس نے کاغذات کی فائل اسکے سامنے رکھی۔ماہین نے شکی نگاہوں سے اسے گھورا اور فائل کھول کر دیکھنے لگی.

دو تین دن تک سارا ریکارڈ نکلوا کر چیک کرتی ہوں۔"""وہ ماہرانہ """ انداز میں بولی۔

نوازش ہو گی۔مجھے جلدی سے کمپنی بنانی ہے اسٹیبلش کرنی ہے اور """ پھر شادی کرنی ہے پھر____"""اس سے پہلے وہ مزید گوہر افشانی کرتا ماہین نے غصے اور ضبط سے سرخ پڑتے چہرے سے اسے روکا۔

""" شٹ اپ۔ """

ہاؤ روڈ"""وہ ناک چڑھاتا کوٹ کے بٹن بند کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔ """

شادی نہیں کی؟"""وہ بے ساختہ اسے پیچھے سے پکار گئی۔ """

کس نے؟"""وہ معصوم بننے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔ """

""" تمہارے دادا نے۔ """

""" وہ تو کب کی کرلی،وہ نہ کرتے تو ابا کیسے آتے؟اور ابا نہ آتے تو میں کیسے آتا اور تمہارے سامنے کھڑا ہوتا۔"""اس نے دانتوں کی نمائش کی مگر وہ ماہین کو سخت زہر لگا تھا۔

""" میں تمہارا پوچھ رہی ہوں۔ """

""" اے سی بن کر مغرور ہو گئی ہو لڑکی۔ویسے گاڑی تو ٹھیک چلتی ہے نا جو حکومت نے دی ہے؟"""وہ شرارت سے بولا۔اسے جب سے پتا چلا تھا کہ

وہ اسلام آباد پوسٹڈ ہے وہ اس سے ملنا چاہتا تھا، صد شکر تھا کہ کام نکل آیا اور ملنے کا مضبوط بہانہ مل گیا۔

"""" اب خراب ہوئی بھی تو کسی کو نہیں بلاؤں گی، ایویں کچھ کچھ ہو گیا اور اگلا بندہ کمیٹڈ ہو تو؟"""" اسکے منہ سے بے ساختہ پھسلا۔ پھر فورا شرمندہ ہوتی کاغذ پلٹنے لگی۔ زاویار کو اسکے لہجے کا دکھ اور کرب چبھا تھا۔

"""" سنوا سے سی ماہین لغاری۔"""" اس نے ایک جذب کے عالم میں پکارا۔

"""" اگر بریک اپ ہو جائے کمیٹڈ شخص کا تو؟"""" وہ میز پر کہنیوں کے بل جھکتا پوچھنے لگا اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

تمہارا بریک اپ ہو گیا؟""اسکی خوشی اور بے چینی دیکھتے زاویار کا ""
قہقہہ بے ساختہ تھا۔وہ ایک بار پھر جھینپ گئی۔

بتاؤنا؟""وہ ضدی ہوئی۔ ""

ہاں یار لگتا ہے تمہاری بدعا لگی ہے۔""وہ سر کھجاتا یہاں وہاں دیکھتے ""
لب دبا گیا۔

کھاؤ میری قسم""وہ ابھی بھی بے یقین تھی۔ ""

مر جاؤ گی یار""ماہین کی مسکراہٹ سمٹی۔ ""

بد تمیز انسان۔ آفس سے نکلو اس سے پہلے گارڈ کو بلاؤں۔""" اسکا لہجہ """ نم اور تیز ہو گیا۔ وہ شخص پھر اسے بے وقوف بنا گیا تھا۔

ارے یار اب بار بار بتاؤں کہ بریک اپ ہو گیا ہے، سمجھا کرو انسان """ ہوں ایویں سنگل ہونے کا دکھ محسوس ہو گا۔""" ماہین کی اٹکی سانس بحال ہوئی اور پھر اگلے ہی لمحے وہ بے ساختہ ہنس دی۔

یعنی ویکنسی خالی ہے؟""" وہ ہنستے ہوئے کرسی پیچھے کر کے اٹھی۔ زاویار """ ہنس دیا۔ اسے اسکی ایک ایک بات یعد تھی۔

ہاں ہے تو۔""" اس نے کندھے اچکائے۔ """

سی وی جمع کرواوں؟""" وہ لب دباتی بولی۔ وہ ہنس دیا۔ """

سوچ رہا ہوں ابا اور گل کو بھیج دوں، ان کے ہاتھ سی وی بھجوا دینا۔"""" """"

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی، سمجھ آنے پر جھینپ کر ہنس دی۔

تمہیں کوئی مسئلہ نہیں کہ میرا بریک اپ ہوا ہے؟ یا میں پہلے کمیٹڈ """"
تھا۔"""" وہ کھوجتی نگاہوں سے دیکھتا پوچھنے لگا۔

مجھے تو خوشی ہے کہ بریک اپ ہوا ہے"""" وہ سچے دل سے بولی اور وہ """"
اسے دیکھتا رہ گیا۔

اچھی لگ رہی ہو اس عہدے پر۔ شکر ہے مجنوں نہیں بنی مجھ جیسے """"
ہینڈ سم منڈے کیلئے۔"""" وہ سنجیدگی سے کہتا آخر میں پٹڑی سے اتر آیا۔

کیونکہ مجھے اپنی بددعاوں پر یقین تھا۔""وہ بے خودی میں بولی،اگلے "" ہی لمحے سٹپٹا گئ۔

میرا مطلب دعاؤں۔""اس نے بال کان کے پیچھے کیے اگلے ہی لمحے "" دونوں کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

پھر تو جلد تمہارے روبرو ہوگا وہ، صرف تمہارا بن کر۔""کانوں میں "" خوبصورت سی آواز گونجی تھی،اسکی مسکراہٹ سمٹی،ساتھ ہی آنکھوں میں نمی ابھرنے لگی۔

کیاہوا؟""وہ پریشانی سے پوچھنے لگا۔وہ زبردستی مسکراتی سامنے پڑی "" اپنی اور اسکی تصویر پر نگاہیں ٹکا گئی۔

وہ آگیا پر تم چلی گئی بے وفا۔""اسکے لبوں سے سرگوشی نما انداز میں """
نکلا تھا۔

****

وہ لان میں پول کے پاس سیگریٹ سلگائے آنکھیں موندے اسکی یاد میں گم تھا۔اذیتوں میں مزید اضافہ تب ہوا جب اسکی موت کے بعد میڈیکل رپورٹس ملی اور اپنی غفلت پر اسکا دل چاہا خود کو شوٹ کر لے۔ سزا کے طور پر اس نے خود پر زندگی مشکل بنا دی تھی، آفس کام اور صرف کام۔
اور جو وقت بچتا وہ یا تو قبرستان میں گذارتا یا پھر اسکی یاد میں،، جسے کاغذ پر اتارنا اسے اچھا لگ رہا تھا۔

وہ اس پر ایک کتاب لکھ رہا تھا تاکہ دنیا والوں کو بتا سکے، جھنجھوڑ سکے کہ بے حس لوگوں رنگ کی تفریق کرتے کرتے اگلے کو قبر تک پہنچا دیتے ہو اور تم لوگوں کو اندازہ بھی نہیں ہوتا اگلے کی اذیت کا۔ وہ لوگوں کو بتانا چاہتا تھا کہ اگر وہ زبان سے زہر اگلنا نہیں چھوڑیں گیں تو قبرستانوں میں نشال حسین جیسی لڑکیوں کی لائن لگ جائے گی۔

وہ لوگوں کو بتانا چاہتا تھا کہ ہر کوئی مضبوط نہیں ہوتا کہ الفاظ کے خنجر سہہ لے، دوسروں کو مضبوط رہنے کا درس دینے کی بجائے اگر اپنے الفاظ کو خنجروں سے آزاد کروا کے ان پر مٹھاس چڑھا دیں تو بہت سی احساس کمتری کی شکار نشال حسین کو ڈھارس ملے گی۔

اندر مہمان جمع تھے، ماہین کے رشتے کیلئے۔ آج گلِ رعنا بڑی شان سے یہاں آئی تھی، مگر اس نے اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا، نہ ہی کوئی احساس

تھااسکے دل میں۔وہ بس خاموشی سے ان سے علیک سلیک کر کے باہر آگیا تھا۔

""""تم نے کہا تھا کہ تم مجھے اپنی چوکھٹ پر آنے پر مجبور کر دو گے۔"""" معاً پیچھے سے اسکی تیز، طنز میں ڈوبی آواز آئی، وہ یونہی آنکھیں موندے لبوں میں سگریٹ دبائے پڑا رہا۔

""""لو میں آگئی۔"""" وہ استہزایہ ہنسی۔اسامہ نے ایک کرب اپنے اندر اُترتا محسوس کیا۔

""""لیکن جھکنے نہیں، بلکہ بڑی شان سے ایک بھائی کی بہن بن کر، تمہاری لاڈلی بہن لینے۔ہاہاہاہاہا۔"""" وہ اسکے زخموں پر نمک چھڑک رہی تھی اور وہ اسے ٹوک بھی نہیں رہا تھا بلکہ یونہی پڑا رہا۔

"""" مجھے افسوس ہے تمہاری بیوی کا۔ """"

اسکی ضرورت نہیں۔""""اس نے تیزی سے اسکا جملہ کاٹتے سیگریٹ """" پول میں پھینکی۔وہ اسکے جنون پر تھم سی گئی۔

محبت اس سے تھی تو میرے پیچھے کیوں پڑے تھے؟""""وہ خود کو """" پوچھنے سے روک نہیں پائی تھی۔

نہیں تھی اس سے محبت۔""""وہ مضبوط لہجے میں بولتا گل کو حیران کر """" گیا۔

وہ گئی ہے تو عشق ہو گیا ہے۔""اس نے بے ساختہ بے بسی سے سر ""
کرسی پر دے مارا۔ گلِ رعنا نے لب بھینچ لیے۔

""تم سے وقتی کشش تھی جو جنون اور پھر نفرت سے ضد میں بدلی، ضد پوری ہو جاتی پر عین موقع پر عشق نے بچھڑ کر جوگی کر دیا اور مجھے کسی قابل نہیں چھوڑا۔ ""وہ ہنستے ہنستے بے ساختہ رک سا گیا۔ اور سختی سے آنکھیں بند کر کے اذیت، آنسو، یاد، تڑپ، دکھ سب اپنے اندر قطرہ قطرہ کر کے اتارا۔

""تمہاری شادی کی رات جھوٹے لو ولیٹر بھیجے تھے میں نے تمہارے شوہر کو""اور گلِ رعنا کو لگا کسی نے پگھلا ہوا سیسہ اسکے کانوں میں انڈیل دیا ہے۔
شادی کی رات کا ایک ایک منظر اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔

تم""" وہ صدمے کے مارے بول ہی نہ پائی۔ """

مجھے لگا وہ غصے والا شخص تمہیں چھوڑ دے گا۔ پر نہیں چھوڑا اس نے """ تمہیں """ وہ اب جیسے اسکا مزاق اڑا رہا تھا۔

تمہارے ساتھ بہت اچھا ہوا۔ تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تمہیں تمہارا """ عشق ملے اسلیے اللہ نے چھین لیا """ وہ حد درجہ تلخی سے کہتی اسے ساکت کر گئی۔ جس کا اسے فوری احساس ہوا تھا۔ جو بھی تھا مرے ہوئے شخص کا حوالہ دینا غلط حرکت تھی۔ اس نے اپنے جملے کے نتیجے میں اسکے چہرے پر اسکی آنکھوں میں اذیتیں، وحشتیں امڈتی دیکھیں۔

شاید ٹھیک کہہ رہی ہو۔ """ وہ بھاری لہجے میں گویا ہوا۔ """

دوسروں کی بیوی کے لیے برا سوچ رہے تھے، اللہ نے اپنی بیوی ہی """ اٹھالی۔ہاہاہاہاہا۔"""وہ جان بوجھ کر اسکا ضبط آزمارہی تھی۔

زبان سنبھال کر۔"""جملہ کسی چابک سے کم نہیں لگا تھا۔ """ وہ اسے چند لمحے دیکھتی رہی پھر وہاں سے چلی گئ اور وہ ایک اور سیگریٹ سلگاتا پھر سے اسی زاویے میں بیٹھ گیا تھا۔

مجھے واقعی سزا ملی ہے۔"""اس نے کنپٹی مسلی۔آنسو بائیں آنکھ سے """ نکل کر شیو میں جذب ہو گیا۔

میری ضد، میری بے حسی، میری بھونڈی نفرت اسے مجھ سے دور کر """ گئ۔"""وہ جنونی ہوتا بالوں کو مٹھی میں جکڑ گیا۔

نہ میں باہر جاتا، نہ یہ نوبت آتی۔ میں تمہارا خیال رکھتا، تمہارا علاج """ کرواتا، آہہہ میں ایسا کیا کروں نشال کہ سب پہلے جیسا ہو جائے۔""" وہ پینک ہو رہا تھا۔

نشال۔ """
اگر تمہیں جانا تھا تو آئی کیوں؟
آئی تھی تو محبت کیوں ہونے دی؟
جب محبت ہو گئی تھی تو اظہار تو نہ کرتی نہ ہی کرواتی۔
جب اظہار بھی ہو گیا پھر تو جانا سراسر ظلم تھا یار۔""" تھک کر وہ روتا ہوا کرسی پر سر ٹکا گیا۔ لبوں سے اب بھی سرگوشی نما انداز میں ایک ہی لفظ نکل رہا تھا۔ اسکا نام بھی جیسے کوئی مرہم تھا۔ یہاں نام لیا وہاں سکون اپنے اندر اترتا محسوس کیا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اللہ مجھے اتنی بڑی سزا کیوں دی۔ کچھ اور لے لیتا مجھ سے، پر وہ۔"""" """"

الفاظ کھو گئے۔ لہجہ کپکپا گیا۔ ہر رات، ہر شام، ہر صبح کا سورج، ہر ڈھلتی

دوپہر، ہر اداس شام، ہر برستی بارش، اسکے غم اور فراق کی گواہ تھا۔ کون

سوچ سکتا تھا کہ عام سی نشال حسین کیلئے کوئی اتنا پاگل بھی ہو سکتا تھا۔ یقیناً

اگر نشال زندہ ہوتی تو خوشی سے ہی مر جاتی۔

لیکن وہ پہلے بھی خوشی سے ہی تو مری تھی، ورنہ اتنی اذیتیں سہنے کے بعد

بھی اسے کہاں موت آئی تھی۔ شاید خوشی اسے راس ہی نہیں آئی تھی، یا

شاید اگلے جہاں میں خوشیاں اسکی منتظر تھیں تبھی تو وہ اس فانی خوشیوں

سے منہ موڑتی وہاں چلی گئی تھی۔

شاید ایسا ہی تھا!

****

اداس لگ رہی ہو""اسفندیار نے پیچھے سے آتے اسکے اوپر شال دی ""
اور آہستہ سے پوچھا۔

نہیں تو۔""وہ مسکراکر اسکی طرف متوجہ ہوئی اور ہنس کر بولی۔ ""

"" مجھے ایسا کیوں لگا؟ ""

"" تم میں شکی بیوی کی روح آگئی ہے۔""

آپ بلالیا کرو یار۔شادی سے پہلے آپ آپ اور اب منہ پھاڑ کر تم۔ ""
""وہ اسے اپنے حصار میں لیتا شکوہ کرنے لگا۔گلِ رعنا اسکے شکوے پر ہنس پڑی۔وہ شاید آج کچھ زیادہ ہی خوش تھی۔اداسی تو بس وقتی تھی۔حقیقت معلوم ہونے پر دل سے ایک بڑا بوجھ سرک گیا تھا۔بلاشبہ اسفندیار ایک

اچھا انسان تھا جو اس نے ان جعلی خطوں کا کبھی زکر نہیں کیا تھا، ہاں لیکن پھر بھی شادی کی رات اسکا عمل بلکل غلط تھا۔

مگر وہ اسے معاف کر چکی تھی، ان سب خوشیوں کے بدلے جواب اسکا نصیب تھیں۔

"""" تم بھی تو بولا کرو آپ۔ پھر میں بھی بول دوں گی۔"""" گلِ رعنا شان بے نیازی سے بولی۔

"""" میں اور تمہیں آپ؟"""" وہ جیسے ہنسا تھا۔

"""" پھر میں کیوں کہوں؟"""" اس نے آنکھیں گھمائیں۔ وہ اسکی پشت کو دیکھتا رہا اور پھر ٹھوڑی اسکے کندھے پر ٹکائیں۔

"" I am blessed. ""

اسکا مخمور بھاری لہجہ گل کو ساکت کر گیا۔

معافی کب ملے گی؟""لہجہ مزید گھمبیر ہوا تھا۔وہ گہری سانس بھرتی ""
زرا سا کسمسائی۔

دل نے تو کب سے معاف کر دیا ہے۔""وہ قدرے ٹھہر کر بولتی ""
اسے ساکت کر گئی۔

اور میں نے بھی۔""وہ پلٹ کر اسکی آنکھوں میں جھانکتی جن لہجے ""
میں ایک جذب کے عالم میں بولی۔

رہی بات بھولنے کی،تو_____""وہ رکی۔ ""

اسفندیار نے تڑپ کر اسے دیکھا۔

""" اچھی سی اینیورسری کی یادیں ہیں نا میرے پاس۔انہیں یاد کر لیتی ہوں۔اس بھیانک یاد کی طرف دماغ جاتا ہی نہیں۔اور بھولنے کیلیے بھی تو یاد کرنا ضروری ہے نا۔جب یاد ہی نہیں تو کیسا بھولنا؟""" وہ اسے دنگ کر گئی تھی۔

اس نے بے ساختہ آگے بڑھ کر اسے خود میں بھینچا۔وہ اسکی الفت پر رب کے حضور شکر گزار ہوتی ہنس پڑی۔

****

نی جلدی لاروٹی، کدھر مرگئی ہے؟"""اسکی ساس نے ازلی حکمیہ اور """ غصے سے بھرے لہجے میں کہا۔وہ تیزی سے باہر آئی مگر پاؤں پردے میں اٹکااور کھانے کی ٹرے زمین بوس ہو گئ۔

اندھی

کام چور

بدکردار

ہڈحرام

***فاحش

منحوس

اور پھر ہمیشہ کی طرح تھپڑوں کے ساتھ گالیوں کا سلسلہ چل نکلا۔یہ کوئی نئ بات تھوڑی تھی،یہ تو روز کا تھا۔اسکی ساس جب مارمار کر تھک گی تو

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اسے اور اسکے گھر والوں کو کوستی ہوئی باہر نکل گئی اور وہ ازیت سے دوچار وہیں پڑی رہی۔ اتنی سکت نہ تھی کہ اٹھ سکتی۔

وہ رنگت، وہ حسن جس پر اسے ناز تھا وہ دو کوڑی کا بھی نہ رہا۔ جب حسن کے ساتھ اخلاق اور سگھڑ پن ہی نہ ہو تو کیا فایدہ اس حسن کا۔

عیشال حسین کو اب اندازہ ہوا تھا کہ زندگی حقیقتاً ہے کیا؟

کاش نشال تیری جگہ میں مر جاتی"""وہ پچھتاوے، کرب، دکھ، اذیت """ ، بے بسی سے بولی۔

لیکن وہ اس مقام پر آئی کیسے ؟

چلتے ہیں چند سال پیچھے اسی گھر اسی گلی اس محلے میں۔

فون کی بار بج چکا تھا مگر وہ چھت پر تھی تبھی سن نہ پائی۔

عیشال تیرا فون۔""" اسکے باپ نے اسے پکارا اگر وہ جانے کیا کر رہی """
تھی جو نیچے ہیں کہ آئی۔

"""عیشال """

حسین آگے بڑھ کر خود ہی فون دیکھنے لگا مبادا فون کے دوسری جانب موجود وجود کو کوئی ضروری کام نہ ہو۔

ہاں تو کیا سوچا ملنے کے بارے میں۔ میں ویسے بھی کراچی میں آیا """
ہوں۔""" دوسری طرف اسفندیار مسکراہٹ چھپاتا بولا۔ غیرت مند باپ کیلئے الفاظ نہ تھے چابک تھی جو اتنی زور سے لگی کہ وہ لمحوں میں بلبلا اٹھا۔
اس نے فون کان سے ہٹا کر دیکھا تو سامنے ہی میسنجر کالنگ سکرین پر اسفندیار اچکزئی لکھا تھا۔

کون ہے تونامراد؟""دوسری طرف وہ سیدھا ہوا۔اور کال کاٹ ""
دی۔

باقی کا کام اسکا باپ کر دے گا۔اب اسے وہی سمجھائے گا۔""وہ بڑبڑا ""
کر کہتا فون سے اسکی بابت ہر چیز ڈیلیٹ کر گیا۔

کاش یہ باپ جواب غیرت دکھائے گا پہلے ہی تھوڑی توجہ دے لیتا۔ ""
""فون بیڈ پر پھینکتا وہ واشروم میں بند ہو گیا۔عیشال حسین کی کہانی شروع
اس نے کی تھی،کلائمکس اسفندیار نے بنایا اب ختم اسکا باپ کرنے والا تھا۔

اور وہ اختتام اتنا اذیت ناک تھا کہ اسکی روح بلبلا اٹھی۔اسکے باپ نے
زندگی میں پہلی بار اس پر ہاتھ اٹھایا تھا اور اس قدر اٹھایا کہ وہ کراہ کر رہ گئی۔

""ملاقاتیں کرتی ہے غیر مردوں سے ""

"" فون پر عشق معشوقی کرتی ہے۔ ""

ہر جملے کے ساتھ اسکی ماں کا تھپڑ ہوتا تھا۔

ارے تجھ سے اچھی تو وہ نشال تھی۔ کم سے کم عزت تو تھی۔"""" مگر """"
اب تو دیر ہو چکی تھی۔ اگلے ہی روز اسے کسی بوجھ کی طرح اتار کر کسی کے
پلے باندھ دیا گیا تھا اسکی منتیں، چیخیں، التجائیں کچھ کام نہ آئیں۔ نشال کا
صبر، اسکی آہیں سب گھر والوں کے سامنے آئیں تھیں۔

چند روز بعد اسکے ماں باپ کو نشال کی موت کی خبر ملی وہ بھی تب جب اسکا چالیسواں تھا، وہ ماتھا پیٹ کر رہ گئے۔انہیں یہ تک نہیں پتا تھا کہ انکی بیٹی دفن کہاں ہے؟

لیکن کونسی بیٹی؟ کبھی بیٹی سمجھا تھا؟

اسامہ کی منتیں بھی کام نہ آئیں کیونکہ اس نے انہیں دھتکار کر نشال کے آخری ٹھکانے کا پتا دینے سے صاف انکار کر دیا تھا۔

یہ سزا کافی تھی انکے لیے کہ وہ پوری زمین پر پاگلوں کی طرح اپنی بیٹی کی قبر تلاش کرتے کرتے، بستر سے جا لگے مگر دیکھ بھال کیلئے کوئی نہ تھا۔

شاید اسی حالت میں ایک نا ایک دن روح قبض کر لی جاتی۔

ایک وجود مر گیا تھا ان میں سے، جبکہ پیچھے رہ جانے والے یہ تین وجود اسکے ماں باپ اور بہن نہ زندوں میں تھے نا مردوں میں۔

****

وہ کون تھی""" کے نام سے کتاب لانچ کی گئی تھی جس کو خریدنے کے"""

پیچھے ایک نام ہی کافی تھا"اسامہ لغاری"کا

اسکے قلم سے لکھی گئی یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ بکی تھی۔دوسرا ایڈیشن بھی

دیکھتے ہی دیکھتے ہر جگہ سے غائب تھا۔

""" خوشیوں سے روٹھی لڑکی کی کہانی۔ """

"""بد صورتی سے خوبصورتی کا سفر طے کرنے والی لڑکی کی کہانی """

"""زمانے کی دھتکار سہتی لڑکی کی کہانی """

"""ترسی لڑکی کی کہانی """

"""محبت کی بھوکی لڑکی کی کہانی """

"""بے سکونی کا شکار لڑکی کی کہانی """

"""مر کر عشق بن جانے والی لڑکی کی کہانی """

""""معصومیت کی پیکر، بے ضرر نشال حسین کی کہانی """"

کتاب کے پہلے صفحے پر لکھے الفاظ کہانی کا خلاصہ تھے، مگر پھر بھی لوگ اندر سے پڑھنا چاہتے تھے۔ تجسس تھا پڑھنے کا، اس لڑکی کی کہانی کو جسے لکھنے پر مشہور بزنس ٹائیکون مجبور ہوا تھا۔

اندر لکھے گئے الفاظ، اسکے الفاظ نہیں تھے، اسکے دل کے الفاظ تھے جو روح کو چھو لینے کی طاقت رکھتے تھے۔ کتاب کا مقصد اسکی ذات کا مذاق اڑانا نہیں تھا بلکہ یہ اسکا عشق تھا جو اسکے ہاتھوں نے خود بخود ایک کتاب تشکیل دے دی۔ یہ سراسر بے خودی ہی تھی۔ دوسرا یہ کتاب ایک خاموش پیغام تھی ہم میں سے بہت سے لوگوں کیلیئے، جو سیکھنا چاہیں۔

وہ کون تھی """کتاب کے کوور صفحے پر خوبصورت انداز میں لکھے گئے """ یہ تین الفاظ وہ جب بھی پڑھتا وجود میں ایک لہر دوڑ جاتی کیونکہ اگلے ہی

لمحے دماغ پر اسکا عکس ابھرتا۔دل کی دھڑکنیں اس لفظ پر تھم سی جاتیں تھیں۔

آنکھوں پر چشمہ لگائے وہ پچیسویں بار اپنی ہی لکھی گئی کتاب پڑھ رہا تھا مگر محویت ایسی تھی کہ شاید پہلی بار پڑھ رہا ہے اور کسی اور کی پڑھ رہا ہے۔

بے نور سی لگتی ہے اس سے بچھڑ کر یہ زندگی

زیداب چراغ تو جلتے ہیں مگر اجالا نہیں

(انتخاب)

اس نے کتاب بند کی اور چشمہ میز پر رکھتے آنکھیں موند لیں۔

دل میں ایک لڑکی قبضہ جمائے بیٹھی ہے """"

"""" نہیں جاتی ہے

اسکے کانوں میں ایک مترنم سی آواز گونجی اس نے بے ساختہ آنکھیں کھولیں اور سامنے دیکھا۔وہ آسودگی سے مسکراتی اسکے سامنے بیٹھ کراب کاغذ پر کچھ لکھ رہی تھی۔

تعجب ہے نہ کچھ سنتی ہے نہ کچھ کہتی ہے ""

"" نہیں جاتی ہے

اسکے لب مسکرائے۔اچھالگ رہا تھا اسکے بارے میں سننا۔

حسرت ہے سنے بھی کچھ ""

کہے بھی کچھ

حسرت بھی تو حسرت ہے

""نہیں جاتی

(انتخاب)

آخری شعر پر مسکراہٹ سمٹی تو کرب غالب آگیا۔ہاں اسکی حسرت ہی تو تھی اس سے باتیں کرنا۔

اسکی سننا،اسے سنانا۔

آپ نے کہا تھا اگلے ایڈیشن میں آخر میں کچھ اشعار کی ترمیم کرنا """" چاہتے ہیں۔تو یہ لکھا ہے میں نے۔کیسا ہے؟"""" ہانیہ نے اسکے سامنے خوبصورت لکھائی میں لکھا گیا کاغذ کیا۔

وہ اسکے تاثرات دیکھنے لگا،جہاں صرف نشال کیلئے دکھ اور محبت تھی اور کچھ نہیں۔اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوتا کہ اسکی محبت ایک عام سی لڑکی کو شاعرہ بنا گئی۔وہ ہنس دیا۔وہ تو اسے بھی لکھاری اور مجنوں بنا گئی تھی۔

جادوگر تھی تم نشال۔پر جادو کا اثر تمہارے جانے کے بعد ہوا۔""" وہ """ کرب سے بولا۔

سنو اے عام سی لڑکی """
مجھے تم خاص لگتی ہو
جو میری شاعری میں ہو
وہ اک احساس لگتی ہو
لبوں پر چاشنی تیرے
تم اک مٹھاس لگتی ہو
محبت کے سفر میں تم
بہت حساس لگتی ہو
میں ہوں جس کیلئے زندہ
مجھے وہ آس لگتی ہو

ہو کتنی دور تک مجھ سے

مگر تم پاس لگتی ہو

سنو اے عام سی لڑکی

جو ہو تم عام سی لڑکی

"" مجھے کیوں خاص لگتی ہو

(انتخاب)

Zubi Novels Zone

اسکے گھمبیر بھاری لہجے میں سرگوشی نما نکلتے الفاظ ہانیہ کا دل دھڑکا گئے۔وہ بس اسے دیکھتی رہ گئی۔

کیونکہ وہ خاص تھی،خاص ہے،اور خاص رہے گی۔ ""

ہیرے کی قدر ہر کسی کو ہونی شروع ہو جائے تو پھر ہیرے کی کیا قدر باقی رہے گی؟"""وہ بے ساختہ بولی۔اسامہ نے آنکھوں کی نمی صاف کی اور ہنس پڑا۔

میں چاہتا ہوں سب کچھ لکھ دوں، مگر کبھی الفاظ ساتھ چھوڑ دیتے ہیں """ تو کبھی قلم۔"""وہ کرسی کی پشت پر ٹیک لگا گیا۔حیرت کی بات ہے ہانیہ کو اسکا ذکر بلکل بھی تکلیف نہیں دے رہا تھا۔بلکہ وہ اس لڑکی کے بارے میں باتیں کرنا چاہتی تھے۔اسکے بارے میں جاننا چاہتی تھی۔

ریزائن کیوں نہیں کیا اب تک؟"""وہ جانے کیوں پوچھ بیٹھا۔ """

کرنا چاہتی تھی بہت پہلے،اس نے کہا کے مت کرنا۔"""اس نے """ عاجزی سے جواب دیا۔

تم کب ملی اس سے؟""وہ چونکا۔ ""

پرسنل ہے سر۔""وہ مسکراہٹ چھپا گئی۔اسامہ پہلی بار ہنسا بغیر کرب "" کے۔

وہ چیزیں سمیٹ کر جانے لگی جب دروازے پر پہنچی تو بے ساختہ اسامہ نے اسے روکا۔

سنو۔""وہ تھم گئی مگر پلٹی نہیں۔وہ اپنی جگہ سے اٹھا،آنکھیں میچیں "" اور اس تک گیا۔کندھوں سے تھام کر اس کا رخ اپنی طرف موڑا۔

قابل نہیں ہوں تمہارے۔خالی وجود ہے۔صرف نام کا دا گریٹ"""
اسامہ لغاری رہ گیا ہوں میں۔دماغ سے سوچو تو اندازہ ہو جائے گا۔"""اسکی
بات پر ہانیہ کی آنکھیں نم ہوئیں۔

دماغ استعمال کرتی تو آپ سے محبت کرتی؟"""وہ اسے لاجواب کر گئی """
تھی۔اسامہ لب بھینچے اسے دیکھتا رہا۔

""" کھوکھلے وجود کا کیا کرو گی؟ """

""" زندگی ڈالوں گی۔ """

""" تھک جاؤ گی۔ """

آپ کے سینے پر سر رکھوں گی تو تھکن دور ہو جائے گی۔""وہ رو دی "" تھی۔

دل و دماغ پر وہ قابض ہے۔""اس نے تاثرات جانچنے چاہے۔ ""

میرے بھی۔ہر وقت اسے سوچتی ہوں۔"""وہ پھر سے لاجواب کر "" گئی تھی۔

"" بہت اچھا ڈیزرو کرتی ہو تم۔ ""

""تبھی تو آپ کے پاس آئی ہوں ""

""ضدی ہو رہی ہو۔ ""

محبت کی بھیک مانگ____""اسکا جملہ مکمل ہونے سے پہلے وہ اسکے"" الفاظ روکتا اسکے منہ پر ہاتھ رکھ چکا تھا۔وہ تھک کر گہرا سانس بھرتی اسکے گلے لگی تھی۔اسامہ نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔

"" پھر سے محبت کرنے کی کوشش کروں گا تم سے، تمہارے لیے ""

نہیں چاہیے۔آپ کا وجود، آپ کا ساتھ، آپ کا مان، آپ کا بھروسہ، "" آپ کافی ہیں۔محبت صرف اسی سے کیجئے گا۔میں محبت چھیننے کیلئے نہیں آ رہی۔""وہ نم لہجے میں بولی۔

اس کی موجودگی بری نہیں لگے گی؟""وہ جانے کیوں پوچھ رہا تھا۔ ""

اگر کبھی وہ بیچ میں سے ہٹی تب برا لگے گا، میں چاہتی ہوں وہ ہمیشہ زندہ ""

رہے ہمارے ساتھ یاد بن کر۔

ایک خوبصورت یاد بن کر۔"" وہ صدق دل سے کہتی اسکی آنکھیں نم کر

گئی۔ یہ لڑکی محبت کا حق ادا کر گئی تھی۔

""______ اگر میری بیٹی ہوئی تو ""

اسکا نام نشال اسامہ لغاری ہو گا۔"" وہ اسکا جملہ کاٹتی فور آ سے کہتی ""

اسے حیران کر گئی۔ وہ زندگی کے ہر موڑ پر اب اسے حیران ہی کرنے والی

تھی۔

چلیں"" اس نے آہستہ سے پوچھا۔ ""

کہاں؟""" ہانیہ نے بے ساختہ پوچھا تھا۔ """

ایک نئے آغاز کیلئے۔ایک نئی کہانی شروع کرنے """وہ اسکا ہاتھ تھامتا """
گھمبیر لہجے میں کہتا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ریزائن مت کرو ڈئیر۔ """
کامیاب ہو جاؤ گی ایک نا ایک دن۔ """ہانیہ نے نم آنکھوں سے ساتھ چلتے
اسامہ کو دیکھا۔

""" بے ساختہ دل سے سوال نکلا تھا"""وہ کون تھی؟
آخر وہ کون تھی جو مر کر بھی نہیں مری تھی۔
اسکے قدردان پہلے بھی کم تھے آج بھی کم تھے، مگر جو تھے وہ جوہری تھے۔
ہیرے کی پہچان اور قدر بھی بھلا عام انسان کو ہوئی ہے؟

نشال حسین بھی تو ان عام پتھروں کے درمیان ایک ہیرا تھی جس کی قدر

چند گنے چنے جوہروں کو ہی تھی، باقیوں کو کیا پتا وہ کون تھی؟

باقیوں کیلئے اسکی زندگی اور موت اک بھی ایک سوال ہی تھی؟

اب ہر کوئی جوہری تھوڑی نہ ہوتا ہے۔!

THE END

Zubi Novels Zone

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لیئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

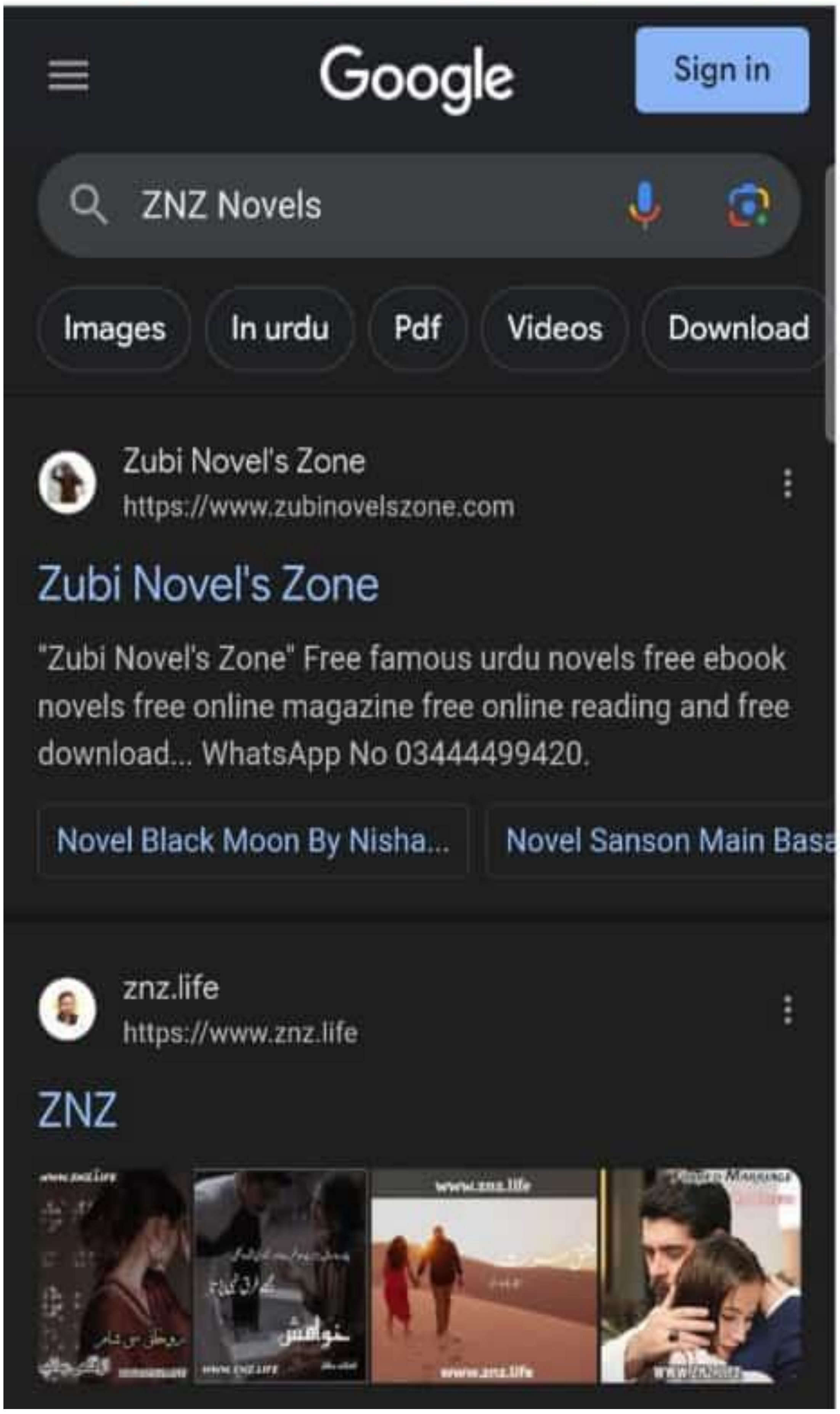

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کرکے
باآسانی ڈاؤنلوڈ کرکے پڑھ لیں
مذید کے لیئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول،افسانہ،کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ!اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now